دیوانِ شوق افزا

عرف

دیوانِ صابر

اردو کا ایک غیر مطبوعہ اور نایاب دیوان

تحقیق و مقدمہ

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

اردو سائنس بورڈ ۔ لاہور

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

دیوانِ شوق افزا

عُرف

دیوانِ صابر

اُردو کا ایک غیر مطبوع اور نایاب دیوان

تحقیق و مقدمہ

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

اُردو سائنس بورڈ

۲۹۹- اپر مال - لاہور
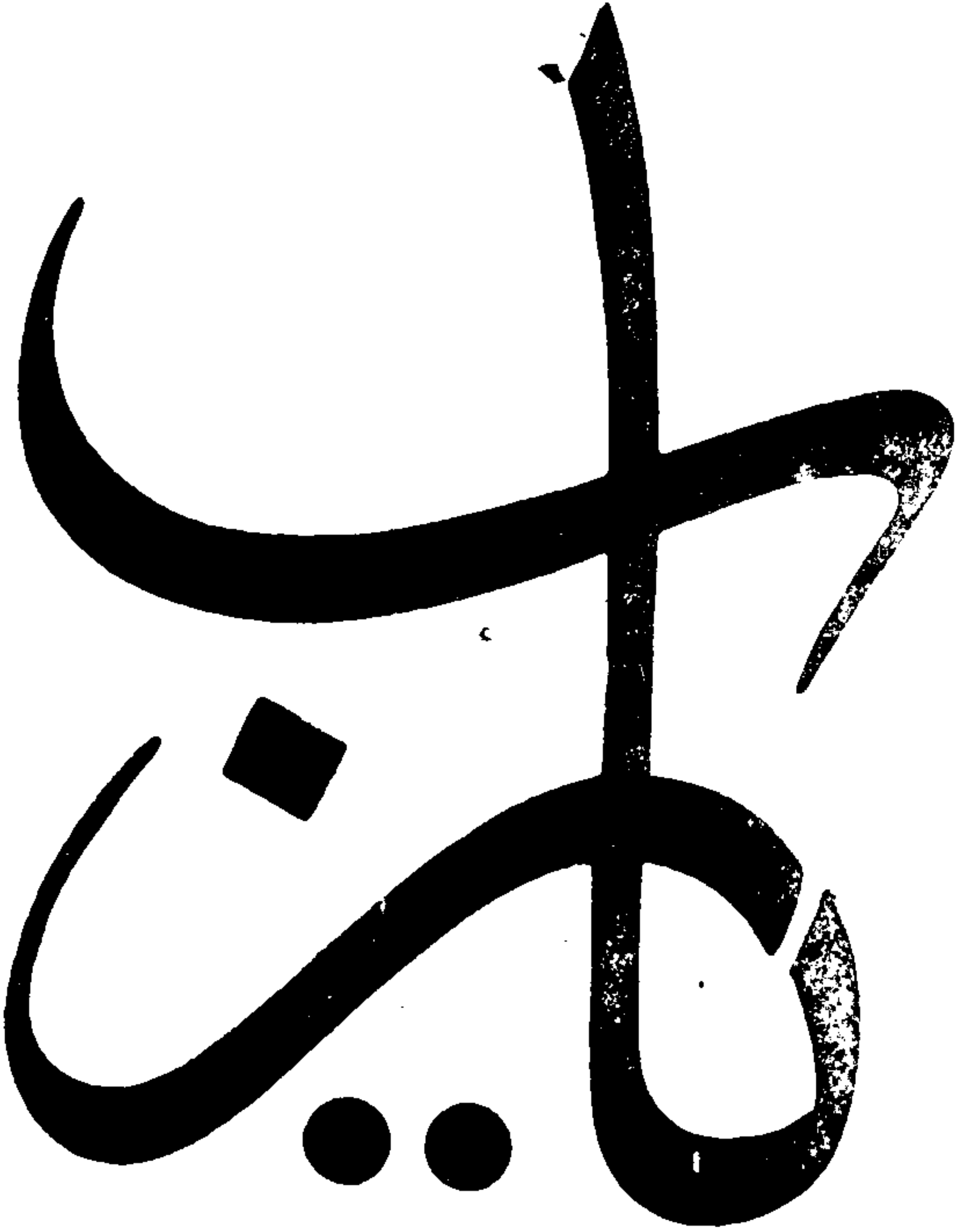
پیش گفتار

دیوان شوق افزا، اردو کا ایک غیر مطبوع اور نایاب دیوان ہے، جس کا دستیاب ہونا اردو شاعری بلکہ اردو زبان کے ارتقاء اور ترویج کی تاریخ کے سلسلہ میں ایک انکشاف سے کم نہیں۔

۱۹۵۸ - ۱۹۶۰ء کے دوران میں سندھ کے قدیم شہر نصرپور (ضلع حیدرآباد سندھ) کے تاریخی آثار کے مطالعے میں مشغول تھا کہ وہاں کے اُجڑے ہوئے کتب خانوں کی باقیات صالحات میں سے کچھ اوراقِ پارینہ ملے[1] جن کو میں نے محفوظ کر لیا، مگر سندھ یونیورسٹی میں اپنے فرائض منصبی اور دوسرے علمی مشاغل کی وجہ سے اس ذخیرے کو مطالعہ کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ ۱۹۶۲ء میں جب اس ذخیرے کی چھان بین کی تو اس میں 'دیوان شوق افزا' جیسا نایاب تحفہ نظر آیا، مگر یہ عقدہ حل نہ ہو سکا کہ اس دیوان کے شاعر المتخلص 'صابر' کون ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے فاضل رفیق و محقق ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی سے رجوع کیا، جنھوں نے اپنے وسیع مطالعے اور اس وقت حیدرآباد دکن سے شائع شدہ تازہ فہارس کی تفتیش کے بعد آخری طور پر اپنی رائے سے یوں مطلع فرمایا کہ "صابر غیر معروف لیکن باکمال شاعر ہے۔ یہ دیوان نایاب ہے اور شائع کرنے

---

[1] مرحوم قادر شاہ نصرپوری کی وساطت سے یہ اوراق وہاں کے رضوی سادات کے ایک اجڑے ہوئے کتب خانہ سے ملے۔

کے لائق ہے۔"

اس "غیر معروف مگر باکمال شاعر" کا سراغ لگانے کے لیے متعدد ماخذوں، تذکروں، مخطوطات کی فہرستوں کی ورق گردانی کی لیکن 'دیوان شوق افزا' یا 'دیوان صابر' کا نام کہیں نہیں ملا۔ البتہ 'صابر' نام یا تخلص والے بعض شعراء کا سراغ لگایا گیا۔ حافظ محمود خاں شیرانی مرحوم نے پنجاب میں اردو میں ایک 'صابر' اور ان کی والدہ خفیہ بیگم کا ذکر کیا ہے اور ان کو اندازاً بارھویں صدی کے آخری دور کا بتایا ہے، لیکن ان کے صحیح دور یا مقام سکونت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ ہمارے صاحبِ دیوان میر صابر یقینی طور پر میر صابر بن خفیہ بیگم نہیں ہیں، کیونکہ دونوں کے مقاصد، اسلوبِ بیان اور زبان میں فرق ہے۔ میر صابر بن خفیہ بیگم کی غزل جو حافظ محمود شیرانی نے نقل کی ہے وہ اس دیوان میں نہیں پائی جاتی۔ لفظ 'کسی' بمعنی 'نکلی' جو میر صابر اور خفیہ بیگم دونوں کی غزلوں میں تخسیس سے موجود ہے وہ ہمارے صاحب دیوان شاعر صابر کے اشعار میں کہیں نہیں ملتا۔ میر صابر بن خفیہ بیگم کی غزل میں وہ رنگینی اور شاعرانہ تخیل ناپید ہیں جو کہ صاحب دیوان شاعر صابر کی شاعری کی خصوصیات میں سے ہیں۔

۱۹۶۵ء میں تاریخی آثار کی تلاش و تحقیق کے سلسلے میں سندھ کے کلہوڑہ عباسی خاندان کے حکمران میاں نور محمد خدایار خان عباسی (وفات ۱۷۵۵ء) کے مقبرہ[1] پر جانے کا موقع ملا۔ جہاں پر اندرونی دروازے کے دائیں طرف اور متصل احاطہ کے بیرونی دروازے کے دائیں اور بائیں طرف فارسی میں تین کتبے نصب شدہ دیکھے۔ غور سے پڑھنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے دو تو ایک ہی کتبے کے دو ٹکڑے ہیں، اور مزید یہ کہ اس طویل قطعہ تاریخ کو نظم کرنے والا شاعر صابر ہے۔ اس وقت پہلی بار یہ خیال آیا کہ شاید 'دیوان شوق افزا' کا مصنف یہی صابر ہو۔ لہٰذا بیرونی تذکروں کے بجائے ان کو اندرونی سندھ کے ماخذوں میں

۱۔ یہ مقبرہ [illegible] سے [illegible] میل مشرق کو ضلع [illegible] شاہ میں واقع ہے۔

تلاش کیا جائے [۱]، کیونکہ 'دیوان شوق افزا' کا یہ قلمی نسخہ بھی سندھ کے شہر نصرپور ہی میں دستیاب ہوا تھا۔

یہ خیال آتے ہی مزید تحقیق کے لیے راہ روشن ہوگئی۔ چنانچہ میر علی شیر قانع کی تصنیف 'مقالات الشعراء' میں میر محمود صابر کا تذکرہ پایا [۲]، اور 'دیوان شوق افزا' کی داخلی شہادتوں اور خارجی مأخذوں کے تجزیے سے یہ متحقق ہوا کہ سید میر محمود ٹھٹوی المتخلص بہ 'صابر' ہی 'دیوان شوق افزا' کے مصنف ہیں۔

میر محمود صابر کے کلام سے متاثر ہو کر سندھ کے مقامی شعرا کے کلام کو جمع کرنے کا خیال آیا۔ چنانچہ ۱۹۶۶ء میں ایسے کلام کا کافی ذخیرہ جمع ہوگیا جس کو "سندھ میں اردو شاعری" کے عنوان سے کتابی صورت میں مرتب کیا گیا اور یہ کتاب ۱۹۶۷ء میں چھپی [۳]، میر محمود صابر کی مختصر سوانح اور 'دیوان شوق افزا' میں سے تقریباً بیس غزلوں کا انتخاب اس کتاب میں شامل ہے۔

---

[۱] اس جستجو کے دوران محترم نبی بخش قاضی، صدر شعبۂ فارسی سندھ یونیورسٹی نے ایک شاعر متخلص بہ 'صابر'، کے 'فارسی دیوان' کا ایک ناقص نسخہ دکھایا، لیکن اس کے مطالعے اور اس 'دیوانِ صابر' سے اس کے تقابلے سے متعین ہوا کہ اس 'فارسی دیوان' کا شاعر 'دیوان شوق افزا' کا مصنف صابر نہیں مگر اور کوئی صابر ہے۔

[۲] 'مقالات الشعرا' میں ایک اور شاعر محمد رضا صابر کا بھی ذکر ہے جو کہ فارسی کے شاعر تھے۔ وہ ہمارے صاحب دیوان شاعر سید میر محمود صابر کی تشہیر سے پہلے مغلیہ دور میں ٹھٹھہ کے نواب صادق علی خاں کے مختصر عہد (۱۱۴۹ — ۱۱۵۰ھ) میں کچھ عرصے کے لیے ٹھٹھہ میں نوکری کے ارادے سے رہے، لیکن پھر واپس چلے گئے۔

(مقالات الشعراء، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، باب الصاد، ص ۳۰۰)

[۳] کتاب 'سندھ میں اردو شاعری'، تیسری بار مجلس ترقی ادب لاہور کی سعی و اہتمام سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی۔ اس اشاعت میں میر محمود صابر کا تذکرہ ۲۱ - ۳۸ صفحوں پر موجود ہے۔

مخطوطے کی کیفیت :

مخطوطے میں شروع کے چند اوراق ضائع ہو چکے ہیں مگر باقی نسخہ آخر تک مکمل ہے' اور ۱۹۳ ورقوں (تسوید ۱/۲ ۶ × ۳/۴ ۳ انچ) اور ۲۸۵ صفحوں پر مشتمل ہے۔ ہر ایک صفحے پر ۷ اسطریں مکتوب ہیں۔ نسخہ صاف خط میں لکھا ہوا ہے، اور متن میں جا بجا علامات املا لگا کر الفاظ کو صحیح طور پر ضبط کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض جگہوں پر اصلی کتابت میں اگر کہیں ایک آدھ لفظ رہ گیا ہے تو نظر ثانی پر اس کو اصلی خط میں سُرخ روشنائی سے لکھ دیا گیا ہے۔ اس مخطوطے میں جملہ چھ سو سولہ (۶۱۶) غزلیں، ایک منقبت، چودہ رباعیاں' دو مستزاد، ایک غزل مستزاد، تین مخمس، ایک مسدّس بعنوان 'واسوخت'، ایک طویل ترجیع بند، ایک طویل نظم بعنوان 'ساقی نامہ'، ایک نظم 'صنف دوہرہ'، (مثنوی) بعنوان 'جوگنی اداسی بن باسی'، ایک 'سی حرفی دوہرہ'، پندرہ دوہرے، پانچ مختصر نظمیں (بعنوان برہنی بے چینی، ہوری، من بھوگی اور درخیال اہل خیال) اور آخر میں ایک خاتمہ بعنوان 'دیگر در اتمام شوق افزا کتاب تاریخ انتخاب' شامل ہیں۔

شاعر کے لکھے ہوئے خاتمہ سے واضح ہوتا ہے کہ انھوں نے اس دیوان کا نام 'شوق افزا' رکھا۔

شکر للہ ہوئی کتاب تمام — 'شوق افزا' رکھا ہے جس کا نام

خاتمہ کے آخری اشعار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیوان کے انتخاب کی تکمیل ۱۱۸۱ھ میں ہوئی۔ یہ سال "زہے خجستہ کلام" کے اعداد سے برآمد ہوتا ہے جو گویا اس دیوان کا تاریخی نام ہے۔ بالکل آخر میں سُرخ روشنائی سے بھی لکھ دیا گیا ہے کہ :

دل نے کرشاہ کی مدد سوں خیال — مدعا پایا اپنا فی الحال
سال تاریخ صابر از الہام — گفت ہاتف "زہے خجستہ کلام"

ظاہر ہے کہ اس نسخے کی کتابت سال ۱۱۸۱ھ میں ہوئی جو کہ اس کا سال تصنیف

ہے۔ نسخہ جس خوبصورتی سے لکھا گیا ہے اس سے گمان ہوتا ہے کہ یا تو خود صابر کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یا انھوں نے کسی کاتب سے لکھوایا ہے۔ آج کل کی ناقدانہ نگاہ سے دیکھا جائے تو گویا کاتب کم سواد ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے 'زندگی' کو 'زندکی' اور 'زندگانی' کو 'زندکانی' لکھا ہے۔ اس طرح بستہ کی (بستگی)، شکستہ کی (شکستگی)، مہک (مکھ)، دھکہ (دکھ)، کچھ (کچھ)، پوچھ (پوچھ) وغیرہ وغیرہ۔ کہیں کہیں صورت خط کی اغلاط بھی نظر آتی ہیں (مثلاً 'عمرو عنتر' لکھے کے بجائے 'امر و عنتر'، اور 'تلاطم' کے بجائے 'طلاطم')۔ لیکن ان شاذ و نادر اغلاط کے علاوہ باقی الفاظ کی غیر مانوس صورتیں حقیقت میں اس دور کی اردو املا کی آئینہ دار ہیں جن پر مقدمے میں مزید بحث کی گئی ہے۔ اس نسخے کا خط اور املا۔ اردو خط اور املا کی تاریخ میں دستاویزی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا مرکزی اردو بورڈ کی طرف سے اصل نسخے کے عکس کی اشاعت کا اہتمام قابلِ تحسین ہے۔

میں جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کا ممنون ہوں کہ انھوں نے اصل نسخے کو بغور دیکھا، شاعر میر صابر کو باکمال قرار دیا اور دیوان کی اشاعت کے حق میں رائے دی۔ مکرمی جناب ڈاکٹر سید محمد عبداللہ صاحب نے میری استدعا پر مقدمے کو ناقدانہ نگاہ سے دیکھا اور اسی کو پسند فرما کر میری ہمت افزائی کی۔ میں ــــــ بورڈ کے ڈائریکٹر جناب اشفاق احمد صاحب کا شکرگزار ہوں کہ انھوں نے اس دیوان کے نایاب نسخے کی اصلی صورت کو محفوظ کرنے کے لیے اس کے عکس کو احسن طریقے پر چھپوانے کا انتظام کیا۔

اسلام آباد
۲۸ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ
۱ فروری ۱۹۸۴ء

نبی بخش بلوچ

باسمہٖ تعالیٰ
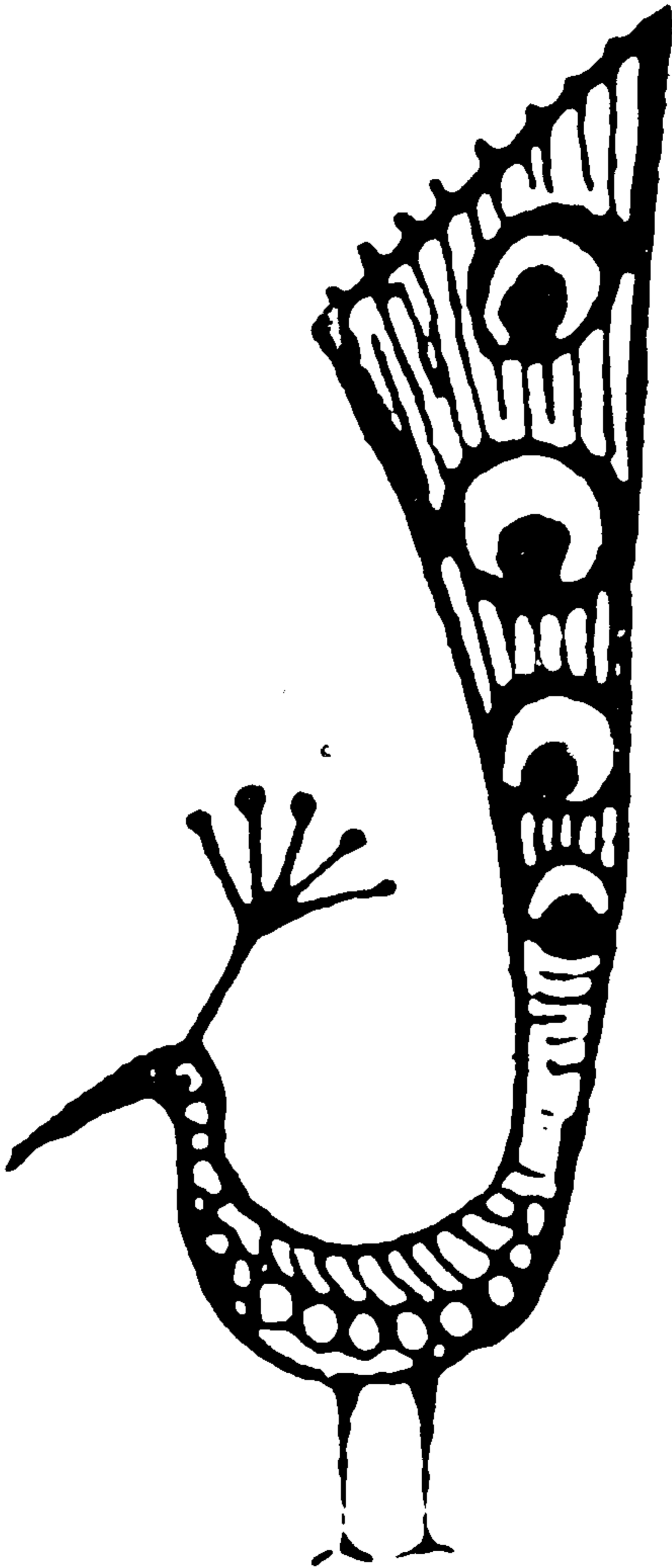
مُقدّمہ

اس دیوان "شوق افزا" کے باکمال شاعر سیّد میر محمود متخلص بہ صابرؔ ہیں جو دہلی میں تولد ہوئے اور غالباً نوجوانی تک وہیں رہے، مگران کی اسّی۔ نوّد سالہ زندگی کا باقی عرصہ ٹھٹھہ اور سندھ میں گزرا۔ ان کی سوانح کو مرتب کرنے کے لیے ہمارے یہاں تین مآخذ موجود ہیں۔ میر علی شیر قانعؔ ٹھٹھوی کا تذکرہ "مقالات الشعراء" صابرؔ کا یہ دیوان "شوق افزا" اور صابرؔ کے منظوم کردہ فارسی کتبات جو سندھ کی دو اہم تاریخی عمارات پر نصب ہیں۔ ان ماخذوں میں کلی طور پر جو تطابق پایا جاتا ہے، اس سے صاحبِ دیوان کے تخلص اور ان کی سوانح کے ادوار کے تعین میں ہماری رہنمائی ہوتی ہے۔

سوانحی ماخذوں میں تطابق

"مقالات الشعراء" میں میر علی شیر قانعؔ یوں رقمطراز ہیں:

" میر محمود نام، سید پاک عالی مرتبت۔ اصل میں استرآباد۔ ایران کے رضوی سادات کے معزز خاندان میں سے ہیں۔ ان کے والد ماجد جہاں آباد (دہلی) میں تشریف لائے اور صاحب موصوف (میر محمود) وہیں تولد ہوئے۔ ان کی قسمت اور دانے پانی کی کشش تھی کہ ائمہ پاک کی زیارت کی خاطر انھوں نے وطن کو چھوڑا،

زیارت سے مشرّف ہونے کے بعد شہر ٹھٹھہ میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں صاحب اہل و اولاد ہوئے۔ اکثر حضرات شہدا کی مرثیہ خوانی میں مشغول ہیں۔ ہندی اور فارسی میں متعدد دیوان، مرثیہ، غزلیات اور مناقب لکھ چکے ہیں۔ روضۃ الشہدا کو بھی منظوم کیا ہے۔ سرعتِ فکر کی یہ حد ہے کہ اس وقت تک تقریباً ایک لاکھ اشعار ان کی زبان فصاحت بیان سے برآمد ہو چکے ہیں اور ان کا کلام کافی مقبول ہے۔ یہ تخلص (صابر) ان کو خواب کے ذریعے حاصل ہوا۔ بیشک ان کی ذات بابرکات برگزیدوں میں سے ہے" [۱]

میر علی شیر قانع کی ان تصریحات اور سوانح، زمانہ اور زبان کے اعتبار سے "دیوان صابر" کی داخلی شہادتوں میں مکمل طور پر تطابق پایا جاتا ہے۔

(الف) میر محمود صابر ایران کے رضوی سادات میں سے تھے اور ائمہ کی زیارات کے لیے ہی انھوں نے وطن چھوڑا تھا۔ اس دیوان میں بھی صابر خود کو 'آل رسول' کہتے ہیں:

صابر مدح خواں نہ بھول اپنی میا مہر سوں
آل رسول گرچہ ہے لیک تیرا غلام ہے

ان کے اشعار میں ائمہ سے عقیدت نمایاں طور پر نظر آتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت امام رضا کے روضہ کی زیارت کے لیے جانے والے تھے۔

(ب) میر محمود صابر نے دہلی کو نوجوانی ہی میں چھوڑ کر ٹھٹھہ میں دائمی سکونت اختیار کر لی تھی، اور یہ ہی پس منظر اس دیوان کے بعض اشعار سے نمایاں ہے۔ چنانچہ صابر خود کو غریب الدیار لکھتے ہیں اور وطن چھوڑنے کا ذکر کرتے ہیں۔ انھوں نے ٹھٹھہ میں ہی شادی کر لی تھی اور وہیں پر وہ صاحب اہل و اولاد ہو گئے تھے۔

---

[۱] مقالات الشعرا، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، حیدرآباد سندھ، ۱۹۵۷ء، باب الصاد، تخلص صابر، شمارہ (۳۸۰)، ص ص ۳۵۴ - ۳۵۵

(ج) قانع نے میر محمود صابر کو ہندی (اردو) اور فارسی کا پُرگو شاعر بتایا ہے۔ اردو کا یہ دیوان ان کی باقیات صالحات میں سے ہے۔ ان کے فارسی اشعار میں سے میر علی شیر قانع نے ایک فی البدیہہ شعر اور ایک رباعی نقل کی ہے۔ صابر کا فارسی کلام یا دیوان دستیاب نہیں ہو سکا لیکن والئ سندھ خدایار خان نور محمد کلہوڑہ (عباسی) کے مقبرے اور مخدوم عثمان قلندر شہباز کی درگاہ کے بیرونی دروازے پر جو کتبے پائے جاتے ہیں، وہ صابر ہی کے منظوم کردہ ہیں جن سے مزید تصدیق ہوتی ہے کہ ان کو فارسی شاعری میں کلی طور پر دسترس حاصل تھی۔

(د) میر علی شیر قانع مزید لکھتے ہیں کہ صابر اکثر حضرات شہدار کی مرثیہ خوانی میں مشغول ہیں۔ اپنے اس دیوان میں بھی صابر اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ:

شہاں کی مدح خوانی میں کہ ہوں مشہور عالم میں
کئی صابر، کئی شاعر، کئی مرثیہ خواں کہتے

(ہ) قانع نے میر محمود صابر کا ذکر معاصرانہ انداز میں کیا ہے، کہ وہ رضوی سادات کے خاندان میں سے ہیں، مرثیہ خوانی میں مشغول ہیں، متعدد دیوان، مناقب وغیرہ لکھ چکے ہیں' قریباً ایک لاکھ اشعار ان کی زبان سے برآمد ہو چکے ہیں، اور ان کا کلام کافی مقبول ہے۔ بیشک اس کی ذات بابرکات برگزیدوں میں سے ہے۔ میر علی شیر قانع کا یہ بیان ۱۱۶۹ - ۱۱۷۴ھ کا ہے جب کہ انھوں نے تذکرہ "مقالات الشعرار" کو تالیف کیا۔ میر محمود صابر کے تاریخی آثار بالکل اسی زمانے کے ہیں۔ خدایار خاں کے مقبرے پر ان کا کتبہ ۱۱۶۷ھ کا ہے، درگاہ قلندر شہباز کے دروازے کا کتبہ ۱۱۷۳ھ کا ہے، اور اس "دیوان شوق افزا" کی تکمیل انھوں نے ۱۱۸۱ھ میں کی۔

(ر) قانع کے بیان سے مترشح ہوتا ہے کہ میر محمود صابر نوجوانی تک دہلی میں رہے لیکن اس کے بعد ٹھٹھہ میں آکر بس گئے اور ان کی زندگی کا لگ بھگ ساٹھ سال کا بڑا عرصہ سندھ میں گزرا۔ اس دیوان سے ظاہر ہے کہ دہلی کے ہونے کی وجہ سے صابر کی "ریختہ" میں کھڑی

بولی اور برج کا انداز پایا جاتا ہے اور سندھ میں ساٹھ سالہ زندگی بسر کرنے کی وجہ سے ان کی زبان میں سندھی اور سرائیکی کے الفاظ اور محاوروں کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

حالاتِ زندگی :

اس تعین کے بعد کہ 'دیوان شوق افزا' کے مصنف سید میر محمود صابر ٹھٹھوی ہیں، ہم جملہ خارجی اور داخلی شہادتوں کی روشنی میں، ان کی سوانح کو قدرے تفصیل سے مرتب کر سکتے ہیں۔

ولادت :

میر محمود کے والد ایران میں استرآباد کے رضوی سادات کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ اندازاً اورنگ زیب عالمگیر کے عہد (۱۰۶۸ - ۱۱۱۸ھ) یعنی گیارھویں صدی کے آخر اور اپنی جوانی کے دور میں ہندوستان آئے، اور یہیں پر شادی کر کے دہلی میں دائمی سکونت اختیار کر لی۔ ان کے فرزند میر محمود دہلی میں تولد ہوئے۔ غالباً دہلی کی روزمرہ کی زبان ان کی مادری زبان بنی۔

میر محمود کی ولادت اندازاً ۱۱۱۰ھ کے لگ بھگ ہوئی کیونکہ ۱۱۸۱ھ میں وہ بوڑھے پیر مرد تھے۔ اس وقت ان کی عمر کم از کم ۷۰ سال تصور کی جا سکتی ہے۔ میر علی شیر قانع (ولادت ۱۱۴۰ھ) میر محمود کا نام ایک معمر بزرگ کے طور پر عزت و احترام سے لیتے ہیں، اس سے بھی ان کی تاریخ ولادت سے متعلق یہی گمان کیا جا سکتا ہے۔

بچپن تا دورِ بلوغت :

میر محمود کا بچپن اور دورِ بلوغت دہلی میں گزرے۔ والد نے ان کو اچھی تعلیم دلوائی۔ اس

دیوان سے ان کی علمی لیاقت کا یہ اندازہ بخوبی ہوتا ہے کہ انھوں نے فارسی میں ایک منتہی سی تعلیم پائی تھی اور ویسے بھی فارسی ان کی آبائی زبان تھی۔ عربی سے بھی آشنا تھے اور اپنے ذاتی ذوق سے نجوم اور جفر کا بھی اچھا خاصا مطالعہ کیا تھا۔ چنانچہ ان علوم کی اصطلاحات کو انھوں نے اپنے اشعار میں خوبی سے نبھایا ہے ؎

علمِ جفر سُوں مشکل مخمّس کی طرح کر
دل پر لکھا ہوں نقش علیؑ العظیم کا

آئینہ میں مت دیکھ لٹاں چھوڑ کے مکھ پر
تا برج میں عقرب کے نہ دور آوے قمر کا

دورِ جوانی اور شادی :

اپنے خاندان کے ایرانی پس منظر سے اثنا عشری عقائد اور ائمہ کی محبت ان کو ورثے میں ملی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد نوجوانی میں دینی جذبے کے ماتحت میر محمود نے جہان آباد کو خیرباد کہہ کر ائمہ کی زیارت کا قصد کیا۔ وہاں سے واپسی پر سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں آکر زلفِ پیچاں کے دام میں گرفتار ہوئے، شادی کر لی اور پھر محبت کے اس بسیرے میں بس کر وطن (دہلی) کو بھول کر ہمیشہ کے لیے یہیں کے ہو رہے ؎

کب چین ہووے دل کوں پریشانی سوں صابرؔ
اس زلف کے سودا میں بسارا ہے وطن کو

پھر زلف کی لٹ سوں دل ناشاد نہ آیا
کیا صید ہوا جا کے وطن یاد نہ آیا

دل نے تج زلف میں بسیرا کر
آج بھولا وطن خدا حافظ

یہ اندازاً ۱۱۳۰ھ ــ ۱۱۴۰ھ کا زمانہ تھا جب کہ ٹھٹھہ پر دہلی کے شاہان مغلیہ کی طرف سے بھیجے ہوئے صوبہ داروں کی حکمرانی ابھی باقی تھی۔ البتہ یہ مغلیہ سلطنت کے زوال کا دور تھا۔ سندھ میں کلہوڑہ (عباسی) خاندان کی قائم کردہ آزاد حکومت کی بنیادیں روز بروز مستحکم ہوتی جا رہی تھیں۔ شمالی سندھ پر ان کا تسلط ہو چکا تھا اور بالآخر ۱۱۵۱ھ (۱۷۴۱ء) میں دہلی کی طرف سے جنوبی سندھ یعنی 'سرکار ٹھٹھہ' اور متصل علاقے بھی اجارہ داری پر میاں نور محمد کلہوڑہ (عباسی) کی تحویل میں دے دیے گئے۔ نئی آزادی کی فضا میں ٹھٹھہ کا مردم خیز شہر اپنی علمی اور فنی روایات میں اور آگے بڑھا۔

جب قانع "مقالات الشعراء" تصنیف کر رہے تھے (۱۱۶۹ ـ ۱۱۷۴ھ)، میر محمود صابر صاحب اہل و عیال تھے اور ان کا شمار ٹھٹھہ کے معزز باشندوں میں تھا: "الحق ذات بابرکات ایشاں از متبرکات است۔" کئی سال پیشتر ٹھٹھہ میں سکونت اختیار کر چکے تھے۔ ۱۱۶۷ھ میں صابر ٹھٹھہ کے ایک مانے ہوئے شاعر اور بااثر شخصیت کے مالک تھے۔ اسی سال (۱۴ صفر ۱۱۶۷ھ) سندھ کے حکمران میاں نور محمد کلہوڑہ الملقب بہ خدایار خان فوت ہوئے اور ان کے جانشین فرزند میاں غلام شاہ (بانی شہر حیدرآباد) نے ان کا مقبرہ تعمیر کروایا اور قطعہ تاریخ صابر سے منظوم کروایا گیا۔

بنا ز مصرع تاریخ تازہ شد صابر
ہوا ز خلد دزیدہ بطوف مرقد آں
ز سال فوت چو تاریخ خواستم دل گفت
حبیب نور محمد ولی خلد مکاں

۱ ۱ ۶ ۷

معاصرانہ علمی و ادبی ماحول :

ٹھٹھہ کے علمی اور ادبی ماحول نے میر محمود صابر کے شاعرانہ ذوق کو اور اجاگر کر دیا۔ اس وقت شہر ٹھٹھہ میں شعر و ادب کا چرچا تھا۔ مخدوم محمد معین (متوفی ۱۱۶۱ھ) جیسے عالم و ادیب اور محسن (متوفی ۱۱۶۵ھ) جیسے کہنہ مشق شاعر موجود تھے۔ مخدوم محمد معین سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ تھے۔ صوفی مشرب رکھتے تھے اور ائمہ اطہار سے بھی ان کو عقیدت تھی۔ وہ فارسی کے علاوہ ہندی (اردو) کے بھی ممتاز شاعر تھے اور 'بیراگی' تخلص کیا کرتے تھے[۱]۔ اپنے ان معاصر بزرگوں سے صابر کی صحبتیں ہوئیں۔

مغلیہ دور میں ٹھٹھہ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی اور مغل صوبہ داروں کے یہاں فارسی کے علاوہ ہندی۔ اردو شاعری کی روایت ٹھٹھہ میں جنم لے چکی تھی۔ صابر پر اپنے پیشروؤں کی اسی ڈیڑھ سو سالہ مقامی روایت کا جو اثر پڑا اس کا تجزیہ مزید تحقیق کا محتاج ہے۔ فارسی کے باکمال شاعر عبدالحکیم عطا ٹھٹھوی (وفات ۱۱۴۰ھ) نے غالباً سب سے پہلے ہندی۔ اردو اسلوب میں اشعار کہے[۲] جو تخلیقی انداز اور نکات آفرینی کی وجہ سے ٹھٹھہ میں زبان زد عام ہو چکے تھے۔ مثلاً

عطا اس بھوک سوں ہم لوک رہتا
بخوردن ساگ روٹی سوک رہتا

صابر کا یہ شعر عطا کے اسی شعر کی ہی صدائے بازگشت ہے ؎

---

[۱] ملاحظہ ہو مقالات الشعراء، باب التاء، زیر تخلص (تسلیم) نمبر ۱۱۶ ص ۱۲۱۔ ۱۲۷

[۲] عبدالحکیم عطا کی شاعری کی نشو و نما ۱۰۶۳ھ سے ہوئی جب کہ نواب مظفر خان ٹھٹھہ کے صوبہ دار مقرر ہوئے۔ عطا کی چند اردو نظمیں جو باقی بچ گئی ہیں ان کے فارسی دیوان (مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، ضمیمہ ص ۴۰۹۔ ۴۶۱) میں چھپ چکی ہیں۔

صابر مجھے قبول ہے کچکول فقر کا
الوان مزہ ہے جو کی چپاتی و ساگ میں

محسن ٹھٹھوی جو امامیہ مذہب رکھتے تھے، ان سے صابر کے قریبی تعلقات کا ہونا لازمی تھا
چنانچہ وہ محسن کے اشعار سے متاثر ہوئے۔ محسن کا شعر ہے ؎

ای شوخ چشم و زلفت در ملک دلستانی
شاہ جہان اوّل صاحب قران ثانی

صابر کہتے ہیں ؎

ز فوج خط کہ شاہِ حسن نے ملک دلاں گھیرے
کئی ثانی جہانگیر و کئی صاحب قراں کہتے

موسیقی سے شغف :

میر محمود دس پندرہ برس سے ٹھٹھہ کے باشندے بن چکے تھے۔ وہاں پر زندگی کے اس
بند ی دور میں وہ ٹھٹھہ کے علمی، ادبی، ثقافتی ماحول اور معاشرے سے متاثر ہوئے اور
وہاں کی زندگی سے انھوں نے پورا لطف اٹھایا۔ ٹھٹھہ ترخانی عہد سے موسیقی کی
محفلوں کا مرکز بن چکا تھا۔ آخری ترخان حکمران میرزا جانی بیگ اور ان کے فرزند میرزا غازی بیگ
کو موسیقی میں مہارت حاصل تھی اور راگنی توڑی سے خاص شغف تھا، جس کو انھوں نے
فنی طور پر کمال کی حد تک پہنچایا تھا[۱]۔ راگوں کی پہچان و طنبورہ نوازی میرزا غازی بیگ
[illegible] یہ روایات ٹھٹھہ میں ایک
بڑی مدت تک باقی رہیں چنانچہ بارہویں صدی کے [illegible]

[۱] میر علی شیر قانع: [illegible] ص ۱۰
[۲] میر علی شیر قانع: مقالات الشعراء [illegible] ص ۱۲۹

عالم کو بھی موسیقی کی محفلوں سے شغف رہا ۔ صابر جو ایک رنگین مزاج اور حساس شاعر تھا، موسیقی کے اس ماحول سے بہت کچھ متاثر ہوا۔ یہ دیوان حالانکہ انھوں نے بڑھاپے میں تصنیف کیا، تاہم صابر کو جو موسیقی اور رقص سے شغف تھا، اس پر اس دیوان کے اشعار شاہد ہیں۔ مثلاً ؎

دل ہے اداس بزم تماشا کی آس میں
مطرب کہاں کہ راگ سناوے بھباس میں

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ عہد ترخانی سے راگنی ٹوڑی کی مقبولیت ٹھٹھہ میں عام ہو چکی تھی۔ بعد میں غالباً 'حسینی ٹوڑی' کو ٹھٹھہ کی محفلوں میں خاص مقبولیت حاصل ہوئی۔ چونکہ 'حسینی' کے نام میں از روئے تلمیح امام حسینؓ کے نام کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے، اس لیے صابر نے اپنے اشعار میں 'حسینی نوا' کو خاص طور پر سراہا ؎

اے مغنّی دلم رہے ہے اداس
در حسینی نوا سناؤ بھباس

مغنّی شعر میرے گر حسینی ساز میں بولے
کہ د مہ رقص میں آوے کہ میری شعر حالی ہے

اس دیوان میں انھوں نے قافیہ (الف) کی پانچ غزلوں کے اوپر راگوں کے نام لکھے ہیں تاکہ گانے والوں کے لیے دھن انتخاب کرنے میں آسانی ہو۔ جیسا کہ 'ملاری، سورت، ردیپ بھیرو، بھیرو کلیان اور کلیان راگنی' (دو غزلوں کا عنوان)۔ ان میں سے 'سورت' اصل میں 'سورٹھ' ہے جو خاص سندھ کے خطے کی راگنی ہے۔ ہندوستانی موسیقی میں وہ 'دیس کار' سے ملتی ہے

۱؎ میر علی شیر قانع : تحفۃ الکرام، فارسی متن، ۳/۱ : ۲۲۹ اور 'دراسات اللبیب' مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، ۱۹۵۷ء، آخر میں مقدمہ ص ۲۰، ۳۵، ۴۳، ۴۴

رقص کی تعریف میں ایک خاص مخمس لکھا ہے جو اس دیوان میں موجود ہے۔ کہتے ہیں:

باجے ہے ڈھول یارو ہیں عشق کے جھکورے
ہوتے ہیں نقش دل پر مردنگ کے ٹکورے
بجتی ہے خوش پکھاوج غم کیوں نہ سرکوں تورے
مہ طلعتاں کھڑی ہیں سب پہن سرخ جوڑے
ناچے ہے آج موہن لگتا ہے تال خوش ہے

ٹھٹھہ کے ماحول میں صابر نہ صرف مستند موسیقی سے بلکہ مقامی لوک گیتوں کی لَے اور نغموں سے بھی آشنا ہو گئے۔ راقم نے ٹھٹھہ میں 'شیدی' (حبشی النسل) برادری کے رقص آمیز نغمے اور ساحل کراچی پر کشتی بانوں کے گیت اور نغمے سُنے ہیں۔ ان نغموں میں سے بعض میں ردیفانہ فقرے کچھ ایسے ہی تھے جیسے کہ صابر نے اپنی ایک غزل میں بطور ردیف استعمال کیے ہیں۔ مطلع ہے:

آج دل شاد ہے یلہ لے یلہ لا
درس کی یاد ہے یلہ لے یلہ لا

اصل میں یہ الفاظ صدائے 'یا اللہ' ہے اللہ' کی مسخ شدہ شکل ہیں۔ یہ نغمہ کشتی بان اپنی کشتیوں کو بندر سے سمندر کی طرف لے جانے کے وقت بطور دُعا گاتے ہیں۔ اس طرح شہر ٹھٹھہ میں راقم نے جو نغمہ سنا تھا وہ وہاں پر ولی بزرگ جمال شاہ کے عرس کے موقع پر گایا گیا تھا۔

زندگی کا آخری دور

۱۱۶۹ ... م ۱۱۰۰ ھ کے دوران میر محمود صابر کی عمر ساٹھ برس کے لگ بھگ تھی۔ مزاج میں رنگینی باقی تھی، مگر اب زندگی کے اس آخری دور میں وہ سعادت اخروی کی طرف زیادہ مائل تھے۔ ایک بزرگ شاہ قطب الدین کے دست بیعت ہوئے جو غالباً حج بیت اللہ اور زیارتوں کے سلسلے میں صابر کی تحت ٹھٹھہ میں وارد ہوئے تھے۔ اس دیوان کے اشعار سے اس حقیقت

کی تصدیق ہوتی ہے۔

رکھے جو عشق کے دریا میں بے مرشد قدم صابر
بہت مشکل ہے گر پہنچے سلامت اس کنارے کوں

بینوا دل سوں ہوا جو شاہ قطبُ الدّین کا
فقر کی دولت میں ہے فغفور ملک چین کا

جب سوں مُرشد نے دکھائی راہ باقی صابرا
در نظر ویراں لگی ہے منزل فانی مجھے

ان کی مرشد سے ارادتمندی کی وجہ سے، اس دیوان میں جا بجا صوفیانہ رنگ کے اشعار پائے جاتے ہیں۔ صابر خود کہتے ہیں کہ انھوں نے مجاز کو ترک کر کے مسلک حقیقی اختیار کر لیا ہے، اور اب ان کا شعر "قال" کے بدلے "حال" کا آئینہ ہے۔

سبق پڑھ پڑھ حقیقت کے درس سوں صدق بازی کا
دھولایا ہوں ز لوح چشم و دل دفتر مجازی کا

صابرا ترے شعر حالی ہیں!
مست ہے جس کوں شوق جامی ہے

اسی زمانہ میں وہ پھر ایک مرتبہ حضرت امام رضا کی زیارت کے لیے مشہد کو گئے۔

عزم ہے مشہد کی رہ کا صابرا
رہنما شوقِ رضا درکار ہے

چلا ہوں شاہِ خراساں کی طرف کوں صابر
رضا کے شوق سوں لے توشہَ توکّل فرض

اس کے بعد اس دیوان کی تالیف (۱۱۸۱ھ) تک، صابر نے اکثر گوشہ نشین ہو کر زندگی بسر کی اور فقر و قناعت کو اپنا شعار بنایا ؎

پیا کے عشق میں بے گوشہ ہوں بیگانہ عالم سوں
مزہ پایا ہے تنہائی میں صابر آشنائی کا

خبر لینا ہی صابر کی کہ تیرا،
گدا ہے، بندہ ہے، گوشہ نشیں ہے

شہاں کا مدح خواں ہوں، گوشۂ عزلت میں صابر ہوں
کروں گر فخر بر جا ہے کہ فقرا کی حمایت ہے

صابرا شکر خدا کا کہ میسّر ہے مجھے
دولتِ فقر و خوشی گوشۂ ویرانی میں

ہوا مشہور جب سوں فقر کی دولت سوں میں صابر
دیا حق نے مجھے عزّ و وقار آہستہ آہستہ

گوشہ فقر میں جس دن سوں کیا گھر صابر
پرورش کی شہ زمن نے مرتب مجھے

اب میر محمود صابر کی عمر ستر سال کے لگ بھگ تھی کہ ۱۱۸۱ھ میں یہ "دیوان شوق افزا" مرتب کیا جو غالباً ان کی زندگی کا آخری کارنامہ ہے۔ غالباً ۱۱۸۱ھ ـ ۱۱۹۰ھ کے دہانے میں فوت ہوئے۔

صابر کا اردو شاعری میں مقام :

سید میر محمود اردو اور فارسی کے پُرگو شاعر تھے۔ ان کے اس "دیوان شوق افزا" کا دستیاب ہونا ایک اتفاقی امر ہے۔ ممکن ہے کہ سندھ کے باقی ماندہ ذاتی ذخائر کتب میں سے ان کا مزید کلام مل جائے [1]۔ بقول قانع، ہندی (اردو) اور فارسی میں وہ متعدد دواوین کے مصنف تھے، یعنی کہ ۱۱۶۹ ـ ۱۱۷۴ھ کے دوران صابر کے دوسرے دواوین بھی موجود تھے جو ہم تک نہیں پہنچے۔ یہ "دیوان شوق افزا" ان پہلے دواوین کے علاوہ ایک 'نیا دیوان' (نو دیوان) تھا جو انھوں نے بڑھاپے میں مرتب کیا۔ خاتمہ میں کہتے ہیں ؎

وقت پیری ہے دست گیری کر
راہ باقی دکھا کے پیری کر

---

[1] راقم کو موضع سن۔ سادڑی (تعلقہ مورو۔ ضلع نواب شاہ) کے قاضیوں کے کتب خانے میں سے چند اوراقِ پارینہ ملے جن میں سے دو پر مندرجہ ذیل اشعار اور ولی کی ایک غزل اندازاً دو سو برس پہلے کی لکھی ہوئی ملی۔ ان کے اسلوب اور معانی سے کچھ ایسا گمان ہوتا ہے کہ شاید یہ اشعار میر محمود صابر کے ہوں۔ گل جعفری (مذہب جعفری) کی تلمیح سے اس گمان کی تائید ہوتی ہے۔ اشعار یہ ہیں ؎

در گلستان مذاہب بلبلِ طبع مرا
خوش نمی آید گلِ دیگر بغیر از جعفری

کیا ہے یار نے آکر مقام آنکھوں میں   خدا کرے جو رہیں تو مدام آنکھوں میں
تیری نگاہ میں بسمل ہُوا ہوں اے ظالم   میرا توں کام کیا سبھ تمام آنکھوں میں

شوق تاریخ ہے از نو دیوان
کہ رہے دوستاں کے پاس نشاں

لہٰذا اس دیوان کو ہم صابر کے آخری دورِ زندگی ۱۱۷۴ھ سے ۱۱۸۱ھ تک، کی تصنیف شمار کر سکتے ہیں۔ اس طرح بارہویں صدی ہجری کے نصف آخر میں سید میر محمود صابر بحیثیت اردو شاعر کے شہر ٹھٹھہ میں ایک استاد کی حیثیت رکھتے تھے۔ میر علی شیر قانع نے لکھا ہے کہ پرسرام بھاٹیہ جو کہ فارسی میں 'مشتری' تخلص کیا کرتے تھے، ہندی (اردو) میں میر محمود کے شاگرد تھے اور اس زبان میں وہ 'بیربل' تخلص کیا کرتے تھے [۱]۔

ولی اور صابر:

میاں نور محمد خان کلہوڑہ کے دورِ حکمرانی (۱۱۵۱ - ۱۱۶۷ھ) میں میر محمود صابر ٹھٹھہ کے زمرۂ شعرا میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کر چکے تھے۔ یہ دور ولی کی وفات (۱۱۱۹ھ) کے تقریباً تیس برس بعد شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ ولی کی شاعری کے اختتام اور صابر کی شاعری کے عروج میں بھی تیس سال کا فرق ہے۔

بارہویں صدی کا ربع اوّل خاص طور پر ولی کا دور تھا اور اس دور میں ولی کی شاعری سے نزدیک و دور ہر خطہ متاثر ہوا۔ ولی سندھ کے ہمسایہ خطہ گجرات میں نغمہ زن رہے۔ لہٰذا ان کی نغموں کی گونج کا سندھ تک پہنچنا آسان تھا اور یہ ٹھٹھہ میں صابر تک بھی پہنچا ؎

سن ریختہ ولی کا دل خوش ہوا ہے صابر
حقا کہ فکر روشن ہے انوری کے مانند

صابر نے نہ صرف ولی کو کماحقہٗ داد دی بلکہ ولی کی زمین میں دل کھول کر طبع آزمائی کی۔ اس کی تصدیق اس دیوان کی کئی غزلوں سے ہوتی ہے۔ لیکن ولی کی سبقت اور

---

[۱] مقالات شعراء [illegible] ص [illegible]

شاعرانہ کمال کو مانتے ہوئے بھی صابر کو خود اپنے فن پر بجا طور پر ناز تھا۔ ان کی بعض غزلوں سے مترشح ہوتا ہے کہ انھوں نے ولی کا معارضہ کیا ہے اور خوب کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سوائے ولی کے صابر کی نظروں میں ریختہ کا اور کوئی معاصر شاعر جچتا ہی نہیں تھا۔ اگر کوئی تھا تو ولی تھا اور پھر صابر ہی تھے اور ولی سے کچھ کم نہ تھے ؎

گر ریختہ ولی کا لبریز ہے شکر سوں
مضمون شعر صابرؔ قند و شکر تری ہے

صابر کو اپنے شاعرانہ فن کے کمال کا احساس برابر رہا اور آخر تک رہا، چنانچہ اس 'دیوان شوق افزا' کے خاتمہ میں کہتے ہیں

گرچہ مشہور ہے ولی کا سخن — طبع انور سوں روشن و احسن
شعر اس کے سوں شرمگیں ہے شکر — دل کوں بخشے ہے شیرنی کا اثر
'شوق افزا' کا ہے سخن لبریز — نشۂ عشق سوں خوشی آمیز
جس کوں ہے عشق ساقیِ کوثر — مست ہوتا ہے ریختہ پڑھ پڑھ

معلوم ہوتا ہے کہ صابر کے ریختوں کی شہرت سندھ سے ہند اور دکن جا پہنچی تھی۔ دہلی آگرہ (ہند) کی طرف سے بعضے کوئی شاعر سندھ اور ٹھٹھہ کو بھی آجاتا تھا جیسا کہ کبھی خود میر محمود صابر آئے تھے۔ چنانچہ ۱۱۵۰ھ میں شاعر محمد رضا صابر کچھ دنوں کے لیے ٹھٹھہ کو آئے تھے۔[1] اس کے بعد بھی غالباً کوئی نہ کوئی ہند سے آتا رہا۔ میر محمود صابر کو ان سے معلوم ہوا کہ ان (صابر) کی غزلیں دکن تک پہنچ گئی ہیں اور وہاں پر ذوق شوق سے پڑھی جاتی ہیں ؎

صابر سنا ہوں قافیہ سنجانِ ہند سوں
تج ریختہ کی دھوم پری ہے دکن میں جا

توجہ طلب نکتہ یہ ہے کہ ہند کے شعرا کو صابر محض 'قافیہ سنجان' تسلیم کرتے ہیں۔ البتہ ان

---

[1] ملاحظہ ہو 'پیش گفتار' حاشیہ ص ۳

کی یہ راتے ان شعراء کے متعلق تھی جن سے ان کی ملاقاتیں اور صحبتیں ہوئیں، ورنہ ہند میں سودؔا (وفات ۱۱۷۰ھ) جیسے قادر الکلام شاعر صابر کے معاصر تھے، مگر غالباً ان کا کلام صابر تک نہیں پہنچا تھا۔ بہرحال صابر کے اس دیوان سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ان کی نظروں میں اس وقت ہند یا دکن میں ریختہ گوئی میں کوئی استاد شاعر تھا تو ولی ہی تھا۔

صابر نے اپنے فن کے متعلق بعض اشعار میں جو رائے قائم کی ہے اس کو محض تعلّی قرار دینا مناسب نہ ہوگا۔ اپنی رنگین بیانی اور مضمون آفرینی پر ان کو بجا طور پر ناز ہے۔ شعر کی صحیح پرکھ کے لیے وہ شاعرانہ شعور اور سخن شناسی کو لازمی سمجھتے ہیں ؎

مضمون میری غزل کا اگر سمجھیں صابرا
خوش ہو کہیں عجم عجب و ہم عرب عجب!

اہل عراق مست اگر ہوویں کیا عجب
گر یو غزل سناوے مغنّی عراق میں

اگر پسند پڑے تجھ کوں شعر صابر کا
ہزار فخر کرے بر کلیم و خاقانی

فخر کرتا ہوں ز مضمون و سخن در شاعری
شہ [illegible] دیں نے دی ہے منقبت خوانی مجھے

صابر کے کلام میں اصلاح کی جرات اگر ہو سکتی ہے تو اس شوخ و شنگ محبوب ہی کی ہو سکتی ہے جو عاشق کی نظروں میں بہرحال صاحب سخن ہے اور ساتھ ہی اپنے عاشق کی جیب رسا کو جلا دینے والا:

البتہ کہ اصلاح دیوے میری غزل کوں
چرچا ہووے گر شعر کا صاحب سخن آگے

غزل سن، ریختہ سن، شعر سن، ہنس ہنس کے صابر کا
کہ تیرے شوق سوں مشہور ہے رنگیں خیالی میں

صابر کو اپنے غزل کی رنگین بیانی اور مضمون آفرینی پر ناز ہے ؎

ریختہ نو بنو سُنا صابر
کہ پسند اہلِ راز کرتے ہیں

جسے مضمون رنگیں کا ہے دل میں شوق اے صابرؔ
وہ آبِ زر سوں لکھتا ہے میرا اشعار ہر جانب

تازگی خاطر کوں بخشے ہے غزل وہ صابرا
جس میں گلرویاں کے ناز و عشق کی تقریر ہے

غزل میری ہے راحت بخش صابرؔ
کہ خاطر خوش ز مضمون سخن ہے

شعر کے صحیح شعور، طبعی ذوق اور سخن دانی کی صلاحیت کو صابر شعر و سخن کی داد دینے کے لیے ضروری سمجھتے ہیں ؎

نہ بوجھے شاعری و شعر کا مضموں نہیں پایا
اس آگے دفتر و دیوان و خیر و شر برابر ہے

میرے مضمون رنگین سوں ہووے ہے خوش وہی صابر
سمجھ کے شاد ہوتا ہے جو شعرِ مختصر سُن کر

سمجھ کے عشق کے مضموں کو نو بنو صابر
میری غزل کا طلب گار ہے صغیر و کبیر

دل میں بسے، من میں رسے، سن سن ہنسے میری غزل
اہل سخن کے بزم میں جو از سخندانی بسے

سناؤں نو بنو مضمون رنگیں اہل معنی کوں
اگر مجلس میں دیکھوں شوق ہے شعر آزمائی کا

فارسی کے قادرالکلام شاعر:

میر محمود صابر فارسی کے بھی قادرالکلام شاعر تھے اور اس لیے میر علی شیر قانع اپنے فارسی شعراء کے تذکرہ "مقالات الشعراء" میں ان کا ذکر لائے ہیں۔ قانع نے لکھا ہے "صابر ہندی اور فارسی میں متعدد دواوین کے مصنف ہیں۔ باوجود اس کے، ان کا کوئی فارسی دیوان اب تک دستیاب نہیں ہوا۔ وہی منتخب اشعار جو قانع نے "مقالات الشعراء" میں دیے ہیں، دائرہ تحریر میں باقی رہ گئے ہیں۔

قانع کا بیان ہے کہ: "ٹھٹھہ کے لالہ آسارام کا بیان ہے کہ ایک دن میں راستے سے گزر رہا تھا۔ گرمی کا موسم تھا اور میر محمود اپنے گھر کی دیوار پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا ؂

شد ہوا گرم بیا بر سرِ چشم بنشیں ،
جانِ من موسم خس خانہ مبارک باشد

یہ اشعار بھی میر محمود صابرؔ کے ہیں

دُرّی کہ از صدفِ چشم من بلب افتد
ز جوشِ آتشِ دل لعل بی بہا گردد
شود رمیدہ زبختِ سیاہِ من صابرؔ
اگر بہ بکیسم سایہ آشنا گردد

ظاہر ہے کہ صابر کو فارسی شعر پر کافی دسترس تھی ۔ ان اشعار کے علاوہ صابر کے دو منظوم قطعہ تاریخ موجود ہیں ، جن میں سے ایک حکمران سندھ میاں نور محمد خدایار خان کلہوڑ کے مقبرہ پر اور دوسرا حضرت قلندر شہباز کی درگاہ کے بیرونی دروازے پر بطور کتبہ کے لکھا ہوا ہے ۔ یہ دونوں کتبے اسی دیوان کے متن کے آخر میں بطور ضمیمہ شامل کر دیے گئے ہیں ۔

دیوان شوق افزا کی املا :

" دیوان شوق افزا " کا تاریخی نام " زہے خجستہ کلام " (۱۱۸۱ھ) ہے اور غالباً یہ نسخہ بھی ۱۱۸۱ھ کا ہی لکھا ہوا ہے ۔ لہٰذا قدامت کے اعتبار سے اس کی املا ایک خاص اہمیت رکھتی ہے ۔ ساتھ ہی میر محمود نے جو زبان اس دیوان میں استعمال کی ہے، وہ اردو کے تاریخی ارتقاء کی ایک اہم کڑی ہے ۔ املا کی بعض خصوصیات یہ ہیں :

بعض حروف کو مقامی سندھی خط کی طرح لکھا ہے ، جیسے کہ

ٻ (= بھ)	ڏ (= ڈھ)
ٽ (= ٹ)	ک (= کھ ، گھ)
ٺ (= ٹھ)	ی (= ی ، ے)

- "ڑ" کی بجائے ہر جگہ "ر" لکھا ہے (مگر یہ محض املاء کی خصوصیت نہیں، جیسا کہ آگے بیان ہوگا)
- مخلوط "ھ" کو ہر جگہ "ہہ" لکھا ہے، اور ہیلے لکھا ہے، جیسا کہ

پہر (پرھ = پڑھ)　　بوہجہ (بوجھ)　　بہجرا (بچھڑا)

دہکہ (دکھ)　　پوہچہ (پوچھ)　　مہکری (مکھری)

سہکہ (سکھ)　　چہرا (چرھا = چڑھا)　　مہکہ (مکھ)

- "ئو" یا "ئوں" کو ہمزہ کی بجائے الف سے "او" یا "اوں" لکھا ہے۔

لااوں (= لائوں)　　بتا اوگے (= بتائوگے)

پااوں (= پائوں)　　بسا اوگے (= بسائوگے)

جلااوں (= جلائوں)

- لفظ کے شروع میں "آ" کو ہر جگہ "اآ" لکھا ہے۔
- بعض الفاظ کے تلفظ کو دو حصوں میں الگ کرکے لکھا ہے:

زندہ گی (زندگی)　　بستہ گی (بستگی)　　زندہ گانی (زندگانی)

شکستہ گی (شکستگی)　　پپہیا (پپیہا)

- بعض الفاظ صحیح طور پر نہیں لکھے گئے:

طلاطم (تلاطم)　　امرو انتر (عمرو و عنتر)

ڑ کی بجائے "ر" کا استعمال:

جو الفاظ آج کل ڑ کے تلفظ سے بولے جاتے ہیں وہ اس نسخہ میں ر سے لکھے گئے ہیں مثلاً جر (جڑ)، لکری (لکڑی)، کہری (کھڑی)، پر (پڑ)، جھگر (جھگڑ)، [illegible]، کرک (کڑک)، دہرک (دھڑک)، بھرک (بھڑک)،

وغیرہم۔ یہ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ بھی اِملا۔ کی ایک خصوصیت ہے کہ 'ڑ' کو 'ر' کی صورت میں لکھا گیا ہے۔ مگر کئی ایسے الفاظ قافیہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں کہ جن میں 'ڑ' کا تلفظ مسلم ہے۔ یہ بھی بعید از قیاس ہے کہ صابر کے زمانے میں ایسے سب الفاظ 'ر' کے تلفظ سے ہی بولے جاتے تھے، حالانکہ بعض الفاظ برج کے رنگ میں 'ر' سے مستعمل تھے۔ لہٰذا 'ڑ' کے بجائے 'ر' کا تلفظ غالباً صابر کی اپنی زبان کی خصوصیت ہے۔ ان کے والد ایران سے نووارد تھے اور ہندوستان میں 'ڑ' کے تلفظ کو اپنا نہ سکے اور یہ اثر صابر کی زبان پر بھی باقی رہا ۔

نہ مل ہر یک سوں اے گلر دے خوبی
کہ خس میں خار میں فتنہ کی جر ہے

عاشق اگر نہیں ہے شمشاد تیرے قد پر
کیوں ایک کے اوپر تج راہ میں کھری ہے

تا عمر ہے تج در کے بھکاری ہو رہیں گے
اغیار سوں ہر بات میں لر کو نہ سکے گا

بجلی کی تیری تیغ ابرو میں کرک ہے
جس ڈر سوں رقیباں کے دلاں بیچ دھرک ہے

جس کوں ہے عشق ساقی کوثر
مست ہوتا ہے ریختہ پر پھر

دیوان میں مستعمل صابر کی زبان :

اصطلاحوں اور محاوروں کی عبقریت کے علاوہ، دیوان شوق افزا میں شامل کلام میں صوتی خواہ لغوی اعتبار سے الفاظ کے نوع کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ میر محمود صابر نے جو زبان استعمال کی ہے اس کی لسانی خصوصیات میں برج، پنجابی، سرائیکی، دکھنی، سندھی اور فارسی کے الفاظ اور محاوروں کی آمیزش پائی جاتی ہے۔

میر محمود اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں بارھویں صدی ہجری کے شروع میں پیدا ہوئے۔ غالباً ان کی والدہ دہلی کی تھیں۔ لہذا ان کی مادری زبان اس وقت کی دہلی کی عام مروج زبان تھی [illegible] میں برج کے عناصر موجود تھے۔ برج اور پنجابی میں باہمی لسانی رشتہ تھا لہذا بعض الفاظ دہلی اور پنجابی کی زبان میں یکساں طور پر بولے جاتے تھے۔ میر محمود نوجوانی میں ہی ہجرت کر کے سندھ میں آئے اور پھر عمر بھر کے لیے ٹھٹھہ کے ہی ہو کر رہ گئے۔ یہیں پر شادی کی اور صاحب اولاد ہوئے۔ لہذا ان کی مادری زبان پر سندھی کا عکس پڑنا لازمی تھا۔

سرائیکی زبان دوسرے خطوں کے علاوہ سندھ میں سندھی کے ساتھ ساتھ مقامی سندھی [illegible] بولی جاتی تھی جیسا کہ اب تک ہے۔ سرائیکی زبان کا اپنا دائرہ عمل بہت وسیع تھا اور شمالی سندھ سے لے کر ملتان تک یہی زبان بولی جاتی تھی بلکہ وہ اس وقت [illegible] موجودہ پاکستانی خطوں کی بول چال کی مشترکہ زبان [illegible] شمالی پنجاب سے جنوبی [illegible] انتظامی اعتبار سے بھی مرکزی حیثیت [illegible] سرائیکی [illegible] خصوصیات [illegible] جیسے کے

کی خانقاہ کی بنیاد ڈالی جہاں سے ان کے معتقدوں، مُریدوں کا دائرہ وسیع ہوا۔ چنانچہ گجرات اور دکھن کی مروجہ زبانوں میں ان بزرگوں کی سرائیکی زبان کے بعض الفاظ اور محاورے پیوند ہوئے۔ کوں، توں، انکھیاں، زلفاں، دلیاں (آخری "آں" والی جمع کی صورتیں) جیسے الفاظ گجرات اور دکھن کے مقامی مسلمانوں کی زبانوں میں داخل ہوئے۔ سندھی۔ سرائیکی میں ایسے الفاظ پہلے ہی رائج ہو چکے تھے۔

میر محمود صابر نے اپنی عمر کے پچاس ساٹھ سال ٹھٹھہ میں گزارے۔ لہٰذا سندھی کے ساتھ ساتھ ہمسایہ سرائیکی کے الفاظ اور محاورے ان کی زبانوں کا جزو لاینفک بن گئے۔ فارسی تو میر محمود صابر کی آبائی زبان تھی اور وہ خود بھی فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ چنانچہ دیوان شوق افزا میں جو زبان انھوں نے استعمال کی ہے اس میں ان کی اپنی طبع رسا کی رنگینی کے ساتھ ساتھ گلستان لسانی میں سے مختلف رنگوں کے پھول کھلے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(الف) برج کا رنگ :

- دیکھنا کو دکھین یا دکھن، اور اسی طرح ملن، وغیرہ

نہ داغ بر جگر لالہ ہے یو تجھ دکھین
کھلی ہے چشم تماشا ز لالہ زار کل

- بعض جمع کے صیغوں کو ن کے لاحقے سے لائے ہیں مثلاً پھولوں کی جمع پھولن اور اسی طرح موتن، نین وغیرہ

پھولن کے دیکھ گل سین چندر مکھ کے ہار آج
مج چشم و دل کے آگے کھلی ہے بہار آج
لیا جن بھیس جوگن کا اسے سنگار کرنا کیا
جو گل میں آپکے کنٹھا موتن کا ہار کرنا کیا

نَین کا نور و دل کا چین و جاں کا حرز کر راکھوں
جو پاؤں من کی خواہش سوں للن اپنا سجن اپنا

- بعض ضمائر کی صورت جیسا کہ ہمن ، ہمنا (ہمیں) ، اپس (اپنی ، اپنا) ، مُج (میرے ، مجھے) ، تُج (تیرے ، تجھے) ـــ

آکے پوتھی کھول پنڈت دیکھ فال اشتیاق
کہ میسر ہوگا ہمنا کوں وصال اشتیاق

سجن کوں گر سناؤں دکھ اپس کی بیزبانی کا
وفا سوں ، مہر سوں ، لبوے طریقہ مہربانی کا

- افعال کے بعض صیغوں کی صورتیں جیسا کہ لاگا (لگا) ، راکھا (رکھا) ، چاکھا (چکھا) ، آونا (آنا) ، کھاونا (کھانا) ، ہوونا (ہونا) ، بھاونا (بھانا) وغیرہ ـــ

پا کھا ہے تیرے عشق میں بن ہم کا رس آج

آونا ہے ناز کے گھوڑے اوپر پرعد چڑھ

[illegible]

[illegible]
[illegible]

- [illegible]

دیکھا ہوں چشم شوق سوں مہرِ قمر منیں
تیرے گھونگھٹ کی جوت نہیں ہے چندر منیں

- برج کے انداز میں بعض ترکیبیں، جیسا کہ "آئے کے، جائے کے، پلائے کے"۔
- بعض خاص اسماء، جیسا کہ "میا (محبّت)" ؎

یاد وفا لے، نہ لے جور و جفا کا طریق
دل میں میا رکھ، نہ رکھ بغض کہ ہووے خلل

جب ہم کہتے ہیں کہ ایسے الفاظ برج کے رنگ یا برج کے انداز میں ہیں تو مراد یہ ہے کہ برج میں ان کا استعمال شاذ و نادر لغت کی طور پر نہیں ہوا بلکہ عام بول چال میں ان کا استعمال بکثرت ہوا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ الفاظ 'برج' کے سوا اور کسی بولی میں استعمال ہی نہیں ہوئے۔ برج اور پنجابی کا رشتہ قریب تر ہے، اور بعض ایسے الفاظ جو برج میں آئے ہیں ان کو پنجابی (مشرقی) بھی کہہ سکتے ہیں۔ صابر کی دہلی والی زبان اور 'پنجابی' بہرحال ایک دوسرے سے قریب تر تھیں۔

صابر کے اس دیوان میں سرائیکی، دکھنی اور سندھی کے الفاظ و محاورے موجود ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں تو معیار 'کثرتِ استعمال' ہے۔ نسبتاً کم استعمال یا شاذ و نادر لغت کی طور پر کوئی لفظ ایک سے زیادہ زبانوں میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اس دیوان میں کئی ایسے الفاظ اور محاورے موجود ہیں جو برج، پنجابی، ہندی، دکھنی، سرائیکی اور سندھی کا مشترکہ سرمایہ ہیں مثلاً:

صابر کے کلام میں لفظ "بن" (بغیر، سوا، بجز کے معنوں میں) استعمال ہُوا ہے ؎

دکھ صابرِ غمگیں کا کبھی پوچھ خبر لے
بیتاب بہت ہے ترے درسن کے دُکھن بن

اب یہ لفظ 'بن' برج میں زیادہ آتا ہے: "پیو بن سیج کب سہاتے ہیں"[1]

[1] جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (سندھ یونیورسٹی) نے اس طرف توجہ دلائی۔

لیکن دکھنی، پنجابی اور ہندی میں بھی 'بن' آتا ہے، مگر سرائیکی اور سندھی میں 'بن' اور 'بنا' دونوں صورتوں میں اتنا کثرت سے استعمال ہوا ہے کہ اس کو سرائیکی یا سندھی کا لفظ بھی مانا جاسکتا ہے۔

(ب) سرائیکی الفاظ اور محاورے :

سرائیکی اپنے کلاسکی دور میں پنجابی اور سندھی کے مابین سلسلہ الوصل رہی ہے۔ بلکہ موجودہ پاکستانی حصوں کی درمیانی مشترکہ زبان —— اس کے علاوہ اس کا اثر گجرات کے مسلمانوں کی زبان پر پڑا اور وہاں سے دکھنی پر۔ ان کے دوسرے مقامی لہجوں (ملتانی، بہاولپوری، ڈیرہ والی، مغربی دریائی) کی طرح سندھی سرائیکی زبان سندھ میں رائج ہوئی، جس کا اثر صابر کی زبان پر پڑا۔ اس دیوان میں جو سرائیکی الفاظ اور محاورے پائے جاتے ہیں ان میں سے اکثر دوسرے مقامی لہجوں میں موجود ہیں اور بعض پنجابی اور دکھنی میں۔

● 'آں' کے لاحقہ سے جمع کی صورتیں : جیسے کہ انکھیاں، دوستاں، [illegible]یاں، عاشقاں، مستاں، گدایاں، ہجراں، بلبلاں، دلاں، زلفاں، جھٹاں، [illegible]اں، [illegible]اں، مراداں وغیرہم

دل کا ملک اپنا عاشقاں تسلیم کرتے ہیں

نگاہ دلربا حسن عالمگیر کے دیکھے

دوستاں مجھ دل دیوانہ کی تدبیر کرو

[illegible] حسن کی سوں [illegible] ہیں

[illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خماری یوں تیری انکھیاں کی مستی دیکھ اے ساقی
ز جام بیخودی بھر بھر شراب آرزو دینا

در خواب زلفاں کی گھٹا دل دیکھ کے ڈر ڈر اٹھا ...

آئینہ میں مت دیکھ لٹاں چھوڑ کے مکھ پر
تا برج میں عقرب کے نہ دور آوے قمر کا

تیرے حبیب کے در کا گدا ہوں، صابر ہوں
یحب از من کی مراداں ہزار یا اللہ

• **اسما، مصدر اور افعال**: مثلاً آونا (یعنی آونا)، جیونا (یعنی جیونا)، ڈیونا (یعنی ڈیونا) دینا (یعنی دینا)، ڈھلنا (یعنی ڈھلنا)، ڈھن، ڈھونڈ، ڈھول(۱) وغیرہ) ہرنا اور ہرنا (یعنی چلنا)، جیسے: سندھی (ہرنا، پھرنا، چلنا)، رلنا (آوارہ ہو کر پھرنا، رل کر آوارہ پھر کر، مارا مارا پھرنا)

مرا دل ہوا صد پارہ جو یا محبت سوں ڈھلتا ہے حیدر شاہ

اے غنچہ دہن پھٹ کبھی باغ میں کھل کر(۲)
تا بلبل و گل خوار ہو ویں کوچوں میں رل کر

• **بعض خاص الفاظ**: جیسے کدیے (کبھی)، کوئی، کونت، بھال (نظر ڈالنا)، بھالن (نظر اٹھا کے دیکھنا)، اندھاری (اندھیرا)

کیتے مونس، کیتے ہمدم، کیتے روح رواں لکھتے
کیتے ابر، کیتے شاعر، کیتے مرثیہ خواں کہتے

---

(۱) ڈھول، ڈولیا بھی اسی سے مشتق ہیں (۲) "پھٹ" سندھی اور سرائیکی کے انداز میں ہے یعنی چھوٹنا، یا پھٹنا (سندھی، سرائیکی پھٹن) سے امر کا صیغہ ہے۔

بانکے نین کے تبر سوں دل عاشقاں کے چاک تھے
ظالم نگہ کے بھال سوں ہر گھاؤ پھر آلا ہوا

اگر ماہرو لیوے مکھ پہ نقاب
نظر آکے میرے اندھاری لگے

- **حروفِ ربط** : مثلاً کوں (کو)، سیتی (ساتھ)، نال (ساتھ)، توں (سرائیکی اُتوں = اوپر؛ سندھی۔ توں = تو)، تئیں (سرتئیں = تک؛ سندھی تائیں)

مٹنا نہیں ماتھے سیتی ہرگز لکھا تقدیر کا

حل ہووتی ہیں ان کی مہمات و مشکلات
جو پوچھتے ہیں سرورِ دیں پروری کے تئیں

ہر قدم توں پھرے ہے میرا دل
تیرے قدموں کے نال ہے کہ پیرس

پیا کے نال کرنا زندگی لذت ہے اے صابر
وگرنہ جیونا بے دوست ہے جنجال عاشق کا

پالنا، پرورش کرنا مختلف زبانوں کا ایک مشترکہ لفظ ہے۔ مگر کسی سے امید رکھنا اور کسنا یا توس کی پرورش کرنا ... (ایں لوں پال) سرائیکی میں سماجی قدروں کا آئینہ ہے۔ جو شخص ... عرض خدمت اور پرورش کرے تو ان کو لکھپال کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ صابر

کے مندرجہ ذیل اشعار سرائیکی کے مزاج کا مظہر ہیں ؎

دل شاد و خوش ہر حال کر ، اپنا فزوں اقبال کر
دامن لگوں کو پال کر ، کچھ خاکساری کی برس

صابر سکیں لگا ہے تیرے دامن سوں زشوق
یہ مثل مشہور ہے ' دامن لگوں کوں پال پال'

(ج) سندھی کے الفاظ و محاورے :

میر محمود صابر نے بلوغت اور نوجوانی کے بعد اپنی پوری زندگی ٹھٹھہ اور سندھ میں بسر کی۔ لہٰذا ان کی مادری زبان پر سندھی کا اثر پڑنا ایک فطری امر تھا۔ اس دیوان میں ایسے عام فہم الفاظ کا ایک ذخیرہ موجود ہے جو سندھی اور دوسری زبانوں کا مشترکہ سرمایہ ہے۔ البتہ بعض الفاظ ایسے بھی ہیں جو لغوی اعتبار سے اتنے عام فہم نہیں، حالانکہ سندھی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے سب کے سب یا بعض کا استعمال دکھنی، ہندی، پنجابی اور سرائیکی میں بھی ہوتا ہے مثلاً

- بھٹ ، یعنی بھاٹ ، مگر سندھی میں معنی ہیں ' عاجزی سے مانگنے والا ، مدح و تعریف کرکے مانگنے والا ، بے بس سوالی '
- اوٹ ، آڑ یا پردہ
- کامن ، سحر، نیرنگ (جو بیاہ کے وقت دُلہن والوں کی طرف سے دُلہے کو تسخیر و تابع کرنے کے لیے کیا جائے۔ اس عمل کے علاوہ سندھی اور پنجابی معاشرہ میں کامن (نظم) گاتے جاتے ہیں، البتہ دونوں کے مواد و مقاصد میں فرق ہے)
- وار سٹنا ، (پنجابی سُٹنا، سندھی وارے سَٹَڻ) لاکر دھرنا، قربانی کرنا۔

- اڑی : مشکل
- چھپر کھٹ : بڑی شاندار اونچی چارپائی، چھتری دار پلنگ
- برمانا (سندھی، بھرمائن) مائل کرنا، رجھانا، لبھانا
- دھر، اصل، ابتدا، شروع
- آرسی : آئینہ
- گھاؤ : زخم
- مٹھلونہ (سندھی، مٹھلوڑو) سلونہ سے قدرے کم نمکین

بعض ایسے الفاظ اور محاورے استعمال ہوئے ہیں جو کثرت استعمال، مخصوص تلفظ، عکاسی ماحول یا معانی میں مضمر نفسیاتی کیفیت کے اعتبار سے سندھی زبان کا جز بن چکے ہیں۔ حالانکہ دکھنی، ہندی، پنجابی وغیرہ زبانوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں مثلاً

- آدھار (تکیہ، بھروسہ، سہارا)

ارے زاہد اگر مکتوب پڑھ کے دیکھے من موہن
تیرے دیدار کا کیوں کہ ہے آدھار عاشق کا

- انجھوں (سندھی، ہنجوں، آنسو کا مسلسل بہاؤ)

انجھوں سے بھال بھر موتی کھڑا ہے دل فدا کرنے
کہ آنکھوں بیچ لوسے ہے من موہن نیازی کا

- پجانا (مراد پوری کرنا)

مجھ دل کی آرزو ہے کہ دیکھ معبود سے روبرو
من سے دیکھ مراد میری کب پجاؤگے

- بڈھپن (بڑھاپا)

دل بڈھپن میں زلیخا وار دولت عشق کی
کر دکھاوے چاند سا مکھ یوسف ثانی مجھے

- روٹ (موٹی روٹی جو صدقہ کے طور پر بانٹی جائے)

آوے نے کی گر لے آوے میرے موہن کی خبر
تج کوں لے قاصد کھلاؤں گھی شکر سوں آج روٹ

- ٹوٹ (خسارہ، سودے میں نقصان)

نقد دل دے عشق کا سودا کیا ہوں صابرا
حق کی رحمت سوں نہ آوے گا میرے سودا میں ٹوٹ

- جھلکار (پرتو، 'جھلک' سے وسیع اور لطیف تر معنی)

آئینہ کیا شک ہے سیماب ہو بہہ جاوے
گر مکھ کی تجلا کا جھلکار دکھاوے توں

- پٹکا گلے میں ڈال کر منوانا، قصور معاف کروانا۔

بہت مشتاق واقف ہیں ہٹیلے شوخ کے ہٹ کے
کہ روٹھوں کو مناتے ہیں گلے میں ڈال کر پٹکے

من سوں خیال تیرا کل روٹھ کے چلا تھا
پگ بوج کے منایا گل بیچ ڈال پٹکا

- یار جانی (جان سے پیارا محبوب، جان سے پیارا دوست)

زندہ تیرے شوق سوں ہوں زندگانی کی قسم
عشق تیرا حرز جاں ہے یار جانی کی قسم

بعض الفاظ ایسے ہیں کہ جن کو خالص سندھی الفاظ کہا جا سکتا ہے۔ اور جن کا استعمال اگر دوسری زبانوں میں ہوتا بھی ہے ___ تو شاذ و نادر لغات کی طور پر ہو سکتا ہے۔ صابر نے جن سندھی الفاظ کو استعمال کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھی لغات پر ان کو

کافی دسترس تھی۔ وہ سندھی زبان جانتے اور بولتے تھے، یہاں تک کہ سندھی زبان کے مزاج سے مانوس ہو چکے تھے۔ سندھی میں 'دل' مؤنث کے طور پر آتا ہے اور میر صابر بھی سندھی سے مانوس ہو کر بعض مقام پر 'دل' کو مؤنث کے صیغے میں لائے ہیں۔

- دل : صیغہ مؤنث میں، جیسا کہ سندھی میں ہے۔

دلِ مشتاق کھاوتی ہے لچک
ماہرو مو کمر جو کہتے ہیں

- چری : (دیوانی۔ سندھی میں معنی کا یہ انداز خاص الخاص ہے کہ "چری : اے چری!")

مج عشق کی لگی ہے جب سوں لگن یو صابر
دیتی ہیں طعنہ ہنس، ہنس سکھیاں مگر چری ہیں

- گھاری : خاص طور پر 'ٹھٹھہ' اور 'لاڑ' (جنوبی سندھ) کا لفظ ہے۔ جس کا تعلق دریائے سندھ کے ڈیلٹائی خطہ کے چھوٹے موٹے بہاؤں اور ساحلی خطہ میں سمندر کے پانی کے نالوں سے ہے۔ سیلابی چڑھاؤ اور دباؤ سے جب پانی بنہ کو توڑ کر نیا نالہ بنا کر بہنے لگے تو وہ 'گھارو' (مذ۔ بڑا) یا 'گھار' یا 'گھاری' (مث چھوٹی) کہلائے گا۔ یہاں پر معنی 'گھار کی طرح' بھی لی جا سکتی ہے۔

بغیر از رُخ دوست آب حیات
شب و روز چوں اشک گھاری لگے

- تر ۔ تڑ :

چو نورِ چشم رہ صت بر کے دل میں
کر یہ بھی مردم آبی کا تر ہے

دیوان کے پورے متن میں حرف 'ڑ' کہیں نہیں لکھا، ہر جگہ 'ر' ہی لکھا ہے۔ لہٰذا دوسری سطر میں 'تر' کو 'تڑ' بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

'چشم' کی مناسبت سے 'مردم' کو لائے ہیں، یعنی 'مردم چشم'، لیکن 'مردم' کے معنی آدمی کے بھی ہیں اور 'مردم آبی' یعنی پانی میں رہنے والا آدمی۔ ٹھٹھہ کے اطراف والا جنوبی سندھ کا علاقہ جھیلوں کا علاقہ ہے جہاں پر ملاح لوگ اپنے اکثر اوقات کشتیوں میں بسر کرتے ہیں۔ کشتی نہ ہو تو گھاس کا 'تر' باندھا جاتا ہے جس پر ایک آدمی آسانی سے بیٹھ کر ایک لمبی لکڑی کے سہارے 'تر' کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لے جاتا ہے۔ یہ گویا مردم آبی کا تر ہے۔

'تڑ' اصل میں سندھ کے جنوب مشرق والے ریگستانی خطہ 'تھر' کا لفظ ہے، یعنی ایسا کنواں جو بہت گہرا کھودا جاتا ہے اور جب پانی ملتا ہے تو اتنے انداز میں ملتا ہے کہ وہ کنواں پھر کبھی خشک نہیں ہوتا۔ عاشق کی چشم تر، بھی کبھی خشک نہیں ہوتی۔ یہ چشم تر گویا 'مردم چشم' کے لیے 'تڑ' ہے جو ہمیشہ پُرآب رہتا ہے۔

- رات کا بہانا: سندھی میں اسم مصدر 'دِہائڻ'، یعنی 'شب کا گزرتے گزرتے صبح ہونا۔ 'رات دِہاڻی آہے'، یعنی شب کا گزرتے گزرتے صبح ہونے والا ہے۔ مندرجہ ذیل شعر میں 'رات وہانی آہے' کو صابر نے اپنی زبان میں 'رات بہانی ہے' سے ادا کیا ہے۔

آج کی رات انتظاری ہے
سیج پر لوٹتے بہانی ہے

'انتظاری' بمعنی 'انتظار' بھی سندھی کا خاص محاورہ ہے۔

- کاری، کارا: 'کالی، کالا' کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔

عجب کیا ہے کہ دن کاری گھٹا میں آج چھپ جاوے
کہ شاہِ رودم پر زنگی چڑھا ہے چین و ماچیں کا

کل رات دل ڈر ڈر اٹھا سپنے میں کاکل دیکھ کے
ہر تار او گل میں لپیٹ ، یک اژدہا کارا ہوا

کیوں نہ کاری گھٹا میں مینہ برسے
موسم آیا انجھوں کے ساون کا

'کارا' لفظ اصل میں ترکی زبان کا ہے۔ سندھی میں بغیر استثنا 'ر' سے استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے سوا اس معنی میں اور کوئی لفظ ہی نہیں جو سندھی بول چال میں آتا ہو۔ ہند کی دوسری زبانوں (پوربی، برج یا ہندی) میں شاذ و نادر لغت کی طور پر آیا ہے۔
فارسی تو صابر کی اپنی زبان تھی، اس لیے ان کے اشعار میں فارسی الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بعض اشعار میں ایسے الفاظ کا استعمال سہل ممتنع کا نمونہ بن گیا ہے۔ جیسے کہ مندرجہ ذیل شعر میں ہرانہ (کیوں نہ)

ہے یاد جو صابر نے کہا دانِ دَرس لے
فرمایا تبسم سوں، میاسوں، کہ چرانہ

نتیجہ کے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ صابر کا یہ دیوان شوق افزا، انوکھی لغات کا گنجینہ و خزینہ ہے۔ اور لسانی اعتبار سے اس کے تفصیلی مطالعے کی ضرورت ہے۔ ان اشعار میں سلاست، بلاغت، بدائع اور معانی کی بھی عمدہ مثالیں موجود ہیں۔ لہٰذا اردو میں فن شاعری کے اعتبار سے یہ دیوان ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ دیوان شوق افزا، سرزمین پاکستان میں اردو کے تاریخی ارتقا کا ایک اہم دستاویز ہے۔

ن۔ ب

دیوانِ شوق افزا

عُرف

دیوانِ صابر

اردو کا ایک غیر مطبوعہ اور نایاب دیوان

ارادت ہی مجھے پیر قدح نوشان کے خدمت مین — یعشق میکشان مستانہ کے در او پر کدائی دینا
ہم مہرستان سے کرم سون روز محشر کے — ز دست ساقی کوثر شراب ارغوان دینا
داغ عشق کلر ویان جوں شان کے مجہ لمین — بشوق لاالہ رو عشق مین نام و نشان دینا
دین کے شناسے سون بکنج فقر صابر ہون — قناعت زہد و تقوا سون بجان ناتوان دینا

الہی در قناعت مجہ کون کنج قیصری دینا — کلاہ فقر سون مجہ سر کون زیب افسری دینا
نگاہت کیمیا ہے مس میرا دل قلب میری کون — کرم سون مہر سون اکسیر رحمت سے زری دینا
صدف وار آرزوئے کو ہر یکتا ہی مجہ دل کون — سرشک چشم میری کون گہر سے ہمسری دینا
چو ذرہ شوق ہی خورشید تعبد انعام کے درشن کا — کشش کے ذوق سون پر جوہت جوہری دینا
پر اہی کلر خان کے عشق کا بحق کا میرا دل کون — محبت کے چمن سون آب ور نگ جعفری دینا
چندر مہکہ دیکہی کون عاشقان تمہارے ہین تجہ رنگ — کہو نکہت کے خبر یک نظارہ دل پروری دینا
بیان نے کر تجہ درشن کا ہمن مشتاق جن صابر — مغان کے شوق سون دردی ز جام کوثری دینا

اگر اس زلف مین ہے صبا آرام کہو دینا — خبر کر مجہ پریشانی کے بوجھی مو بمو دینا
میری صد چاک دل کا باندھکے گلدستہ ای مالی — چمن کے سیر کون کر آدی کلر و رو بدو دینا
طبیبا دل ہی میر اضعف و اشفتہ دوا کارن — بنفشہ زار سون سنبل کے لٹ کے مشکبو دینا
چندر مہکہ ہنسلے کر تو چھپی میرا دکہا ای سکہی تجہ سون — جو شمع شعلہ ور روشن بیان کر کے دو دینا

بیان لوں تیری قاصد کہ مر رو پر فدا ہو جو
دیا مکتوب کر کہو سندیسا مجہ زبانی کا

زبس لالہ رخاں کے عشق سوں ہے سینہ گلزار
کہلا ہے داغ انکہیاں میں بہار خوش فشانی کا

کفن کوں چاک کر نکلے زلیخا درس کے کارن
کہو نکہت میں چاند مہکہ دیکھی اگر یوسف کے تلنے کا

پلایا جب سوں ساقی نے مئے وحدت سوں پیمانہ
زبس کشف مجہ دل پر ہوا اسرار نہانی کا

مزار اپنے شہیداں کا دکہی کر کہول کے قاتل
کفن سوں بو رہے خنجر اور شہادت کے نشانی کا

قصیدے منصب سوں جن بہجے خورشید ہو ذرہ کوں [illegible]
کرشاہاں نے مجہ بخشا ہے پیشہ مدح خوانی کا

تجلا دیکھ در جلوہ کری زرین نقابے کا
جو ذرہ دل سوں ہوں مشتاق روئے آفتابے کا

وطن اس زلف کے لٹ میں کیا ہے جب سوں مجہ دل نے
مری کل پیچ جوں شانہ رسن ہے پیچ و تابے کا

[illegible] ماہ کے تجلا سوں خجلت شمع کلیسی ہی
کہ کیا حاجت چندرا کے چراغ و ماہتابے کا

مجہی نسیان کا مشہور ہوا ہے دل خرابے
کہ بدنامی سوں کیا ڈر ہے خرابی میں شرابے کا

نہ پوچھی تا در میخانہ دل کے شوق سوں زاہد
نپاوی ساقی مہ رو سوں ساغر کا پیالے کا

جنہا ہووے دن کرے موہن چندر مہکہ ہنسے کہلا
کہ کیفیت عجب دہرتا ہے [illegible] حبابے کا

جو نور دیدہ تک ایک تماشا دیکھ انکہیوں میں
کہے ہر چشمہ جاری مکان مرغابے کا

سنے مجہ چشم کے انجہو کی کر تعریف خجلت سوں
نہ نکلی تا قیامت از صدف گوہر خوش آبے کا

خدنگ کہ ای رقیب بے مروت اہ میری سوں
کہ ہر یک پرہ کے شب تا میں ناوک شہابے کا

جو آئینہ ہوا ہے محو دل بزم تماشا میں
بجن سکس کے اس یاقوت لب سوں لا جوابے کا

بیابن زندگی کرنا بہت دشوار ہے صابر — بچن میرا سبھی ہے نہ بوجھو ہی حساب کا

دکھی کر عشق میں احوال میری دل فگاری کی — لیوی آئینہ جوں سیماب شیوہ بیقراری کا

بسیرا جھوڑ کے مرغان ابی اکے بیٹی ہیں — مزہ ان کوں ہے ابی جب سوں میرا اشک کھاری کا

درمیان صفائے دیکھ کھو دی ابرو اپنے — ڈھلی جس وقت مجہ انکھیوں سیں گوہر شاہواری کا

تیری رہ بیچ جوں تصویر انکھیاں — ملن کے شوق سوں ہے ذوق ازبس انتظاری کا

لگن کوں دیکھ تجہ قد کے چمن میں سر بکف ہے — چلے تجہ سنگ کے بس ہو دل سرو جوئباری کا

اکا ہی کل تو دل بیچ داغ عشق جوں لالہ — کہ آخر کل کری کا گلرخاں کے یادگاری کا

زمہر لالہ مجہ دل کوں سند ہے عشق بازی میں — کہی جاگیر داغستان منصب ہے ہزاری کا

کوئے احوال جا کہو سر تجن کوں کہ اا دیکھے — کہ جو بن جاوتا الوت کہر دور مجہ بچاری کا

نیسے سج دیکھ کل موہن کے اا کت پر عاشق — کہ باندھا اج بہیتا سرخ و زرطرہ کناری کا

الچرن کے خاک ادبر من ہرن کے نین ملک — ہوا ہے شوق دل کے ارسے کوں خاکساری کا

رکھی کر ذوق من مہ من سنا اول نو بنو ہنا — برہ میں عشق کا اف نہ ہر شب اہ و زاری کا

سبق بیر سیر حقیقت دیں توں صد قماری کا — دھو ایا ہوں لوح چشم دل دفتر مجازی کا

خیال اس طاق ابرو کا نظر اکے سوں کر گذری — عجب کیا ہے کہ بہولے ہوش زاہد کا نمازی کا

دلاں کے عقد مشکل کر ز روا سم سوں — لقب اس لعل خنداں کوں مبارک سرفرازی کا

صبا اس زلف کے لٹ مین بسرا کر کری کہیو — سجن کون راز آشفتہ دلان کے کارسازی کا
انجہون کے تہال بہر موتی کہر ابھی دل فدا کرنے — کہ آ انکہیون مین لیوں ہدیہ من موہن نیازی کا
رکات لعل دل مانگی اگر یکبوسہ دل ہنس ہنس — کہ شاہ حسن کون لازم ہی شیوہ دل نوازی کا
کشندے شوق سون طی کرکے راہ بیخودی صابر — لیے آمہ رو کون انکہیون کے فن ہی عشقبازی کا

۴۷

لیوی جو شیوہ دل نوازی کا — نام وہ پاوی سرفرازی کا
اس کے محراب ابروان کے یاد — آفت ہوش ہے نمازی کا
حلقہ زلف چاند سے مکہہ پر — ہی نشان عمر کے درازی کا
پاوسے ہین مزہ مجازی مین — عشق ہی جن کون صدق بازی کا
شمع رخسار پر ہی پروانہ — شوق ہے جس کون جان گدازی کا
پیر یا ہے جہان کے خلقت سون — مدح خوان سرور حجازی کا
جس طرح حق رکہی رہی صابر — کہ طریقہ ہے بی نیازی کا

دیا خوبان نے مہ رو کون لقب مصحف جمالے کا — کہ اس تن پر مبارک ہی وو صاحب کمالے کا
فلک پر چہرہ مبارک دیکہتا ہر چند مہہ کو — مہ نو خانہ زاد [illegible] خاص ہی ابرو ہلالے کا
خرامش گل کری جس بزم مین راکہے قدم ہنس ہنس — کہ ہووی سرخ رو رنگ حنا سون پہول لالے کا
بجا ہی کر ہووی آئینہ رنگین حسن گلکون سین — کہ رنگ پان ہی پروردہ سجن کے لب کے لالے کا

ہوا ہے گرم آنجھو لالہ کی جیبھی میں یاد اشک — کہ دیکھے اشک کے جھڑ میں تماشا برشگالے کا

مراد اے مجھ بسوں رم کرتا ہے بلبل میں وحشت سوں — ہوا ہے جب سیتی مشتاق تجھ چشم غزالے کا

نکر سوں مت ہوس ساقی کے انکھیاں کا خدا حافظ — کہ ہر گردش میں دیتے ہیں شراب پرتگالے کا

دل بلبل چو غنچہ غوطہ کھا وے لجہ خون میں — جو سر پر پھول چن چن کے رکھے گلدستہ والے کا

جو پروانہ نپے اس شمع رو پر جیو کر وارے — مزہ مشتاق پاوے جل کے تو شک کا نہالے کا

تماشا دیکھنے خوباں کا کب چھوٹے ہی مجھ دل سوں — کہ اس کوں عشق کا چسکا پڑا ہے خوردسالے کا

ترانہ عشق کا سن مغنی سوں شہانی بین — مجھے دل سیں ہوا ہے شوق کہنا شعر حالے کا

درس کے دار کے خاطر پڑا ہوں در او پر صابر — کہ کہہ نکہت کہن اٹھا دیولی سجن مطلع والے کا

مجھے ہے خانہ زادی کا لقب شہ سوں مدامی کا — کہ حق نے میرے ماتھے پر لکھا ہے خط غلامی کا

فلک کے طاق پر قدرت کے کاتب نے لکھا زر سوں — ہلالے مصرع ابرو مرے عالی مقامی کا

خط شبرنگ نے گھیرا ہے موہن کے چند مکھ کوں — کہ غلبہ ہے شہ روم مراد پر زنگی و شامی کا

ترا ہے مکہ کعبہ ابرو قبلہ تل لب کا حجر اسود — دکھا درس کہ حج مقبول ہو رخاں شامی کا

ہوا ہے سرو کا قد خشک و گل پامال حیرت سوں — تماشا دیکھ گلشن میں ترے نازک خرامی کا

زری تجھ سر او پر جوں شمع جلوہ دیکھ مجلس میں — ہوا ہے شوق سوں پروانہ دل خوبان نامی کا

دلاں کوں زندہ رکھ لعل مسیحا سوں بچن کر کر — کہ نکلے نام عالم میں تری معجز کلامی کا

ولی یقیں میں قدم دھر کے نہو رنجیدہ تا ہر — حقیقت کے طریقہ میں اثر ہے اس میں خامی کا

خم کاکل کے خوشبو سوں دماغ عاشقاں تر ہے
کہ رومی قافلہ لایا ہے بھر بھر مشک شامی کا

محبت کے مرض دس سوں مجھے ظاہر ہوا اظہار
نہیں جس کوں محبت شہ کے ہے بیتا رامی کا

تماشا دیکھ کھو نکہت میں چند مکھ کے صفائی کا
جو آئینہ پرا دلیں تجلا روشنائی کا

رکھیں نجھی میں تہ کر خوبرویاں ناز و خوبی کوں
سنیں مجلس میں کر چرچا سجن کے دلربائی کا

درس کا دان ہنس کے دیا جس دن سوں مرد نے
امیر دل کوں پرا چسکا درس کے بینوائی کا

کمائے عمر کے کھو کے ہوور زاہد خراباتی
مغاں کے عشق میں پیوں قدح کر جی گنوائی کا

نگہ تیری نے کیا لٹکا دکھایا ہے فسوں بھر بھر
کہ سب تصویر کوں حجرہ میں دیں حیرت فزائی کا

فکن زاہد کے گل میں زلف کے زنار کا پھندا
کہ شیخی سوں ہووے صنعاں ورق ہو پارسائی کا

جو خورشید و قمر روشن ہیں اس کے ساتھ دل انکھیاں
جسے خدمت ہے تیرا خاص در پر جبہہ سائی کا

سنا اول نو بنو مضموں رنگیں اہل معنی کوں
اگر مجلس میں دیکھوں شوق ہے شعر آزمائی کا

پیا کے عشق میں لے گوشہ ہوں بیگانہ عالم سوں
مزہ پایا ہے تنہائی میں سبار آشنائی کا

کر کر نظارہ تجہ مکھ زریں نقاب کا
روشن ہوا ہے دیدہ و دل آفتاب کا

دریا میں دیکھ تیرا چندر مکھ کے آب و تاب
تجہ درس کوں چشم تن و من حباب کا

جوں خضر دیکھ زندہ تیرا معجزہ سوں دل
یاقوت شرم سار ہے تجہ لب کے آب کا

شانہ نے جب سوں دست دراز کی زلف سوں
مجہ دل نے تب سیں شیوہ لیا پیچ و تاب کا

سلی پکی نین نند سون مست مین چور دیکھ
پیمان کیسے کا توڑن ہوا شیخ و شاب کا

جھاری غبار در کہ میخانہ چشم سون
زاہد کون کشف راز ہووے کر شراب کا

کہو نکہت مین دیکھ تیری چندر مکھ کی چاندنی
چھوٹا ہی دل نے سیر وتسفی ماہتاب کا

یو ماہ نو کہ جلوہ کری مین سپہ در فلک
مصرع ہی تیری حسن کی روشن کتاب کا

تجہ مدح سون ہی دفتر اعمال نامہ پر
محشر مین دسا برا کون کیا ڈر حساب کا

دل کا طوطی ہے رام تجہ لب کا
دیکھ خط سبز فام تجہ لب کا

مستی عشق سون ہی چکنا چور
جنی چوما ہے جام تجہ لب کا

قند و مصری و شہد سون لبریز
ہی یو میٹھا کلام تجہ لب کا

فخر ہے اس کون بادشاہان پر
جو گدا ہے مدام تجہ لب کا

عیسی وقت تون ہی عالم مین
خضر ہے پاسنام تجہ لب کا

مارنا ور جلانا مردہ
معجزہ سون ہی کام تجہ لب کا

صفحۂ دل اوپر لکھیں مشتاق
قلم زر سون نام تجہ لب کا

کیون نہ دل خوش رکھی تبسم سون
کام ہی فیض عام تجہ لب کا

صبا کی ہی ارزو کہ سنی
خوش بچن صبح و شام تجہ لب کا

تا چاند مکھ دکہا نا ہت کہو کی کہ و نکہت کا
دل کا ہی شوق لیتے کا کل سون دیکھ لٹ کا

تری

تیری صبا کا بہت ہون کت جہوڑ کے درس دیا
ہی خوبرو کون لازم مانے سوال بہت کا

تجہ زلف کے جولت مین من کا دہرا تہا شیشہ
لٹ کہول کے نجا کس سنگدل نے پٹ کا

کت دور کر کے من سون کر عاشقان سون سہوا
تا اینک نام نکلے ظالم نکر کے ہٹ کا

وسمہ سون تیغ ابرو کر کر سیاہ تابی
مایل کر قتل پر ہے کس کن لکیکاٹ کا

تجہ درس کون پلک کے انکہیان کو ارپٹ
حیران ہین تیری رہ مین کر کے بہس نٹ کا

کہو نکہت پلٹ نظر کر کہت مین رہ کر نکے
تجہ دیکہنی کون جیورا اکے ادہر مین اٹ کا

مجہ سون خیال تیرا کل روہت کے چلا تہا
پلک بوج کے منایا کل بیچ ڈال پٹ کا

دل کون مزہ برا ہی جس دن سون بیخودی کا
صابر نہین سہانا ارام اس کن ہٹ کا

دل ہوا اشفتہ جب سون طرہ ترا ر کا
پیچ کہا کہا بیچ کہلتا ہی میری دستار کا

جس کے انکہیان مین بسلیہ کا لجد الہ کا خیال
اس نے چہوڑا ہی تماشا گلشن و گلزار کا

دیکہ اس سرو روان کے سروی بانکی لٹک
جہاڑتے ہی سر سون جہک جہک نقش پا رفتار کا

شوق سون ہوتا ہی جنے پروانہ جلبل کر بہم
جس نے دیکہا ہی تجلا شمع روے یار کا

تا ہوئی محو دل اینہ سون تجہ نقش مین
چشم حیرت سون نہ دیکہی جلوہ تجہ رخسار کا

کاتب قدرت نے لیکہ تصویر تیری دل ادپر
عشق بازان کون کیا مدہوش تجہ پہار کا

دیکہ کے تجہ زلف کافر کیش کے اشفتہ تار
شون مجہ دل کن ہوا ہی رشتہ زنار کا

عشق مین البتہ ہو ور بلبل و گل کے خلل
کر تون باندہ حیرہ سر پر لٹ پتا گلنار کا

جھوڑتا انکھیوں کن مل مل تجہ چرن کی خاک کو
صبا بر ادرمان کری درد دل بیمار کا

۳۳

عاشق ہی آئینہ گل رخ رہار کا
روشن دلی سون دیکہ تماشا بہار کا

جس دن سون داغ عشق نے مجہ دل مین گل کیا
انکھیون مین کہل رہا ہی چمن لالہ زار کا

دون مرغ دل کا صید کرا ہی غمزہ باز کون
شاہین نگہ سون شوق رکھی ہی کہ شکار کا

جلتے ہی تا صباح کہڑی شمع سوز سون
سن سن کی دیکہ پتنگ سون مجہ حال زار کا

آئینہ کیا عجب ہی جو سیماب بہ چلے
احوال دیکہ میری دل بیقرار کا

از شوق ہی کسن مین شہادت سون مرغ دل
جوہر شہید تیغہ ابرو کی دہار کا

مجہ چشم کی صدف کا انجہون درّ ہی صبا
رکہ منہ ہرن کی نذر کہ لایق ہی بار کا

ڈال کہو نکہت مہکہ او پر زر تار کا
مت چہپاوی ماہ دہ اور جار کا

رات کون انکہیان نہ لاگین ایک پل
شوق تہا از بس تیری دیدار کا

جس کون ہی تجہ گلشنی رو کا دہیان
اس کون کیا حاجت گل و گلزار کا

زندہ کی بخشی ہی دل کون جون مسیح
خندہ تیری لعل شکر بار کا

عاشق ان کی درد سون غافل نہو
کر تبسم سون دوا بیمار کا

ہی تغافل کی نگہ تجہ شوخ کی
کیا وکاری دل او پر تروار کا

دیکہ تیری زلف کا زنجیر کون
شوق مجہ دل کون ہوا زنار کا

ذرا اگر کانون یکے چاہت منے ہرن   چشم سون دون کو ہر شہوار کا
آرسی دل کے صفا کر کر ز شوق   خوش ہو دیکھا ماہ رو دلدار کا
بسا برا ہر ذرہ اس کے مہر سون   دو نظر خورشید ہی انوار کا

انور ہو در دیدہ و دل چشم و نظر کا   تجہ مکہ کے اوپر وار ستون کنج گہر کا
حیران ہی تیرا مور میان دیکہ مصور   کس تاب سون وہ بیچ لکہی موی کمر کا
تجہ لب کے متہائی کیے چکہی جا شنی جس نے   شربت اسے تریاک ہوا قند و شکر کا
آئینہ مین مت دیکہ لٹان چہوڑ کے مہکہ پر   تا برج مین عقرب کے نہ دور آوی قمر کا
دہنج چہوڑ کمر کون نگین شرم سون بانکی   گر بات چلی بزم مین موہن کے اکر کا
گر ہجر کے شب مین لیوی چشمۂ دل جوش   گنگا ہو بہی اشک میری دیدہ تر کا
ہر راہ میرا ناوک خسو لادی ہی صابر   ہو دیکہا کب حال رقیبان کے جگر کا

بوی خوش لاوی صبا گر زلف عنبر بیز کا   ابر و مجلس سون جاوی مشک عطر آمیز کا
دہار ابرو تیز دستہ سون کیا ہی شوخ نے   تا رہی نت کہا والی تیغہ خونریز کا
او تا ہی نزر کے گہوڑی او پہر چہر چہر خیال   ملک دل پر من ہرن کا شوق ہی مہمیز کا
شرم سون باہر نہ نکلے از صدف در غلطان   گر صفای دیکہی میری چشم گوہر ریز کا
عشق کے مے جتے سون ساقی نشہ اس کو نہ چکہا   تا نہ لیوی نام زاہد زہد کے پرہیز کا

سرخ رو رنگ حنا ہی مہ رخان کے بزم مین — جب سون ہی پامال نقش پای رنگ امیز کا
کیون نہ یادی ذکر سون عمر دوبارہ صابرا — ہر نفس ہے آب حیوان سبحہ دم شنجہ کا

جسی جس کا پڑا ہی ہیم رس کا — سدا ان مشتاق رہتا ہی درس کا
جو جام عشق سون ہین چور ان کون — نہ ڈر ہی محتسب کا نی عسس کا
محبت بیچ جلنا شمع روکے — پتنگ کا جگر ہی نی مگس کا
پرم کے بات مین انکھیون سین جلنا — ہی کار عاشقان نی بوالہوس کا
لدی ہی کاروان عمر پل پل — نہ ہو غافل ندا سن جرس کا
جلالت سون چھپی فانوس مین شمع — دکھاوی گرچہ درمہکہ اپس کا
میری اور یار کے خلوت مین صابر — نہ گنجایش ہی دل کا نی نفس کا

اگر مجہ چشم سون دیکھی تماشا نقاب ابر کا — تصدق لیوی درس کا تجلا آفتاب ابر کا
خیال کاکل مشکین بسا ہی جب سون انکھیون مین — چھپا رہتا ہون جون نافہ نظر مین مشکناب ابر کا
سخن کو سرو جوٹی بزم مہ دیا کر روشن — سنے گر اس لب جانان شکر سون میٹھا جواب اس کا
پریشان دستہ زلف کی لٹ دیکھا غنچہ — کرو نازک [illegible] کیونکر [illegible] پیچ و تاب اس کا
تعجب کیا ہی کہ خجلت سون ہوا خاموش بلبل — دکھی گر شمع مجلس مین [illegible] حجاب اس کا
[illegible] — [illegible] روان او برمہ نو انتخاب اس کا

بجن سن سن لب یاقوت سون جان بخش الصابر — لکہا ہون صفحہ دل پر خط زر سون کتاب اس کا

دکہا ہون چشم حیرت سیتی زبس روشن جمال اس کا — جو آئینہ کیا ہون نقش دل پر خط و خال اس کا
عبارکباد دیوی ماہ نو چہر چہر فلک اوپر — نگاہ شوق سون دیکہی اگر ابرو ہلال اس کا
جیند رمہک کے خبر دیتا ہی مشتاقان کون ملنے کا — نظر مین نور کر راکہین نجابی کر خیال اس کا
جہکے ہی سرو گلشن مین زمین بوسی کون ہر ساعت — لٹک سون ناز سون چلتا ہی جو نو سرو نہال اس کا
اٹہی صف مین شہیدان کے لحد سون سرخ رو فردا — ہووی جو آج جن رنگ حنا بش پائمال اس کا
بیا کے سنگ جس نے بالین کا تاہی بستر مین — مجہے جیو نا نظر آوی ہی ہجر انمین محال اس کا
نہووی شمع در کے عشق مین تا جل کے انکارا — نپاوی دل کے خلوت مین جو پروانہ وصال اس کا
نکہ سون مست دل ساقی کے انکہیان نے کیا صابر — نہ بہولیگا قیامت تک شراب پرتگال اس کا

دیا ہی جب سون ساقی نے خم مستی سون جام اس کا — زدل پیمانہ نوشانمین کہاتا ہون غلام اس کا
رکہون تعویز کر جا کا عقیق دل اوپر لکہ لکہ — سنو کر لعل خندان سون مسیحا یے کلام اس کا
مبارک نام جب سے سجن کا منہ کے بن کے سون — دکہا ہون دل کے درپن مین تجلا صبح و شام اس کا
جرن کون پوچ تو صد کے قدم پر نقد دل وا دون — میری مکتوب پہنچا کر لے آوی گر پیام اس کا
خواص خاص کہلاوت شرف سون شاہ خوبان کا — زکات حسن سون پہنچی مجہی کر فیض عام اس کا
ہووی ہی شوق سون آئینہ رنگا رنگ ہر لحظہ — نجا نوکس نظر دیکہا حسن رخ فام اس کا

ہمیشہ جنگ ہے قمری کے کبک کو ہمارے سوں / کہ کیوں سرو رواں نے چال کا ڈھب خرام اس کا

چندر مکھ کے تماشا سوں نظر پر نور ہے سب پر / کہ ہے اپنے دلمیں تصور سیں مقام اس کا

۴۴

جس کوں پڑا ہے چسکا مہ رو کے بیم رس کا / مشتاق ہے یہ چودریں ہر رات و دن درس کا

آئینہ کیا عجب ہے پرتو سوں آب ہووے / وو شوخ گر دکھاوے خورشید رو ابس کا

رندی و عشق خوباں کب چھوڑتے ہیں عاشق / مستی و عاشقی کا ان کوں پڑا ہے چسکا

جس دن سوں تجھ چرن سوں بچھڑا ہوا ہے گرچن / ہے یاد خیر جھری آد نار مجھ نفس کا

درپن میں گر نظارہ کیا نکہت کے کچھ خبر لے / مہکے سوں کہ لک رہا ہے عاشق ہو تجھ درس کا

گلشن میں بلبلاں کوں رہنا کہاں سہاوے / چاروں طرف سوں گل پر گھیرا ہے خار و خس کا

اس دو دری سرا میں کب خوش رہے مسافر / نت شور لاوتی کا ہے عمر کے جرس کا

مہ رو کے سنگ صابر ہر سال ایک پل ہے / ورنہ کہ من ہرن بن ہر ہر نفس برس کا

۴۵

چندر مکھ خوش ہووے دیکھی اگر احوال عاشق کا / کہے چشم تماشا شوق سوں ہر بال عاشق کا

نکلنا زلف کی لٹ کے پھندے سوں بہت مشکل ہے / کہ ہر تار پریشاں ہے دل اوپر جال عاشق کا

دکھ اور درد ہجراں کے لکھے ہیں کہ عاشق / مبسم کر ہووے سو مہکہ تجھ سوں ہے نال عاشق کا

کہ نابت کا بیت الت کر جاندے مکھ سوں نکلا / کرے نیک بختی سوں مدد اقبال عاشق کا

خبر کیوں کر ہے در دن رات آیا ہے الیا دھندی / کہ گذری ہے درس کے شوق ماہ و سال عاشق کا

رقیباں نال سیں سجن کا بیٹھنا اٹھنا
ہووے ہر دن میں سو بار غم سوں کال عاشق کا

الجھوں کے تھال بھر موتی کروں قرباں چرن اوپر
جو دل میں آ اگے من موہن دکھے احوال عاشق کا

پیا کے نال کرنا زندگی کی لذت ہے اے صابر
وگرنہ جیونا بے دوست ہے جنجال عاشق کا

ہوا ہے ہجر میں مونس خیال یار عاشق کا
نہ ہے بھی وصل کے کارن دل افگار عاشق کا

مگر باد صبا پیغام دیوے زلف مشکیں کوں
کہ ہے آشفتہ تجھ دوری سوں جیو بیمار عاشق کا

جو نور چشم نظر و نمیں کبھی آ کے تماشا کر
کہ چشم و دل ہے تیری راہ میں بیدار عاشق کا

شکنج زلف کوں آشفتہ کر کر چاند سے مکھ پر
ز خاطر بر کشے ہر عقدہ دشوار عاشق کا

نہ جا اپنے کر دیکھی چاند مکھ آئینہ ہر ساعت
مبادا عشق بازی میں ہووے اغیار عاشق کا

پری کر پرتو اس ماہ رو کا خانہ دل میں
ہووے آئینہ سوں روشن در و دیوار عاشق کا

اری قاصد اگر مکتوب بھر کے پوچھے مجھ من موں
تیری دیدار کا کہیو کہ ہے آدھار عاشق کا

نہ گل سوں دل کھلے نے سیر گلشن سوں نہ غنچے سوں
ہووے گر چمن کے زیب گلرخسار عاشق کا

نہ دن کوں چین ہے نے رات کوں ہے نیند انکھیوں میں
درس کارن کہ جاں ہے زار و دل بیمار عاشق کا

دو کان حسن ہے بھر نور جب لگ ناز و خوبی سوں
تماشا سوں خوشی سوں گرم ہے بازار عاشق کا

جو آئینہ رہے قانع بیک نظارہ صابر
دکھاوے جی ہنسکے کر دیدار کا ہے یار عاشق کا

خوشبو ہے باغ و دماغ ہے معطر نسیم کا
نافہ کھلا ہی سنبل تر کے شمیم کا

ہی تو بہار جس کا دل از عشق گلرخاں　　پروا نہیں ہے اس کوں بہشت و نعیم کا

چندر مکھی کا نور و تجلا کہو نکہت میں دیکھ　　دل نے لیا ہی مرتبہ موسی کلیم کا

میری زبان ہی مدح سوں لبریز رات دن　　سبب ہے زشوق نام رسول کریم کا

علم جعفر سوں شکل مخمس کے طرح کر　　دل پر لکھا ہوں نقش علی العظیم کا

کچھ ڈر نہیں انہوں کوں قیامت کے ہول سوں　　ہی جن کوں اس فضل غفور الرحیم کا

ہجراں کے دکھ سوں نبض میری دیکھ در طپش　　ترسم کر جیو ڈوبی الجہوں میں حکیم کا

آزاد ہوکے خلق کے جھگڑے سوں صبا برا　　دامن لیا ہوں فقر کے در کے مستقیم کا

بندہ ازل سوں ہوا جو شاہ قطب الدین کا　　فقر کے دولت سیں ہے فغفور ملک چین کا

مدح خوانی کا مراتب ان کوں ہے حق کے حضور　　نانو جب تے ہیں جو ندان صاحب یاسین کا

زمزمہ میں تیرے عاشقاں کا دل زشوق ہے چو رباب　　سن مغنی سوں نوا ہے شوق چنگ و بین کا

[illegible] صبا بہتا ہی دل آشفتہ سنبل دیکھ کے　　کیوں نہ لاوی منکر اس کا کل مشکین کا

بوسہ [illegible] زشوق سوں ان لب بہلا [illegible]　　[illegible] خنجر اس کے غمزہ شاہین کا

جس [illegible] سے مہر کا زشوق　　اس نے بھولا ہی زخار از عشق [illegible] کا

[illegible]　　گر کری [illegible] درد [illegible] تسکین کا

[illegible]　　غمزہ نے منتر سکھایا ہی مکر تسخیر کا

چشم حق بین سون دکھا جن مصحف رخسار کو / نور سون دل پر لکھا ہے دور بر تفسیر کا

کیوں نہ کہوں نکہت کے تجلا سون ہوا مدہوش دل / اس سے ہر محو و دیدہ قاق ہی تصویر کا

پھر رکھا دل نے قدم اک جنون عشق میں / زلف کے دیوانہ کون جب کا پڑا زنجیر کا

نہکہ پھر کیجے ہر خوشی سون آج خوش خبری سنا / نا کہلا اون تجہ کمند ای کا کا پیالا گیر کا

دل برہمن کر ستا ہے اس صنم کے عشق نے / ای مسلمانان کرو تدبیر کچھ تقدیر کا

زندہ کے بحر میں ہے ہر نفس موج روان / اس حبابی عمر کون حاجت کیا تعمیر کا

ہر کوئی فردا اٹھی اپنے امام و شیخ نال / ہم پچھوریں ہاتھ سون دامن اس کے پیر کا

نیم بسمل کر طبیب منع کر بر خاک ڈال / ہنسکے قاتل اٹھ چلی کیا حال اس نخچیر کا

دسا برا روشن ہے اس کے طبع دل جو انوری / ہی مناقب خوان جو کوئی شبر و شبیر کا

اٹھا ور کر صبا مہکہ سون نقاب اس ماہ سیمین کا / ہووے یہ چہرہ تجلا سون نظر خورشید و پروین کا

بہار حسن افزون دیکھ خط سبز ریحان سیتی / ہوا ہی تختہ گلزار آئینہ ریاحین کا

عجب کیا ہی کہ دن کار کشا میں آج جہت جاوی / کہ شاہ روم پر زنگی چہرا ہر چین ماچین کا

بچی کیون مرغ دل اس چشم غارت گر کے چنگل سون / کہ ہر ہر غمزہ ہی باز و عشوہ بچہ شاہین کا

ہووی لبریز سنبل سون چمن سون غنچہ مجموعہ / کھلی گلزار میں گر نافہ تر زلف مشکین کا

نہ ماری کیون نہ تیشہ سر او پر فرہاد غیرت سون / مزہ لیتا ہی خسرو آج اون اس لعل شیرین کا

نہووے کیوں برہمن دل صنم کے دیکھ کر انکھیاں / کہ ہی ہر غمزہ اس کا راہزن ایمان و ہم دین کا

نبی مضمون سنا کے اس کے خاطر خوش کیا ہوں صبا | اگرچہ کاہی مرا موہن کو ن میرا شعر رنگین کا

۳۴

چاند سا دیکھ مہک سر سجن کا | ترک دیکھن کیا ہوں درپن کا

راج کرتا ہے عشق بازی مین | جس نے پایا ہے دان درسن کا

کیون نہ دل کون صنم پرست کرے | کفر کے لٹ دکھا برہمن کا

بس چہرا یا ہے دل کون ذمن ذمن کے | کہ وکاری ہے لٹ کے سانپن کا

جب سوں بہجرا ہے مجہ سوں من موہن | ہر نفس زہر ہے میرے تن کا

کیون نہ کاری کہتا مین منہ برسے | موسم آیا انجہوں کے ساون کا

من کے من کے کون مین کیا درپن | نانو جب جپ سیلی موہن کا

تجہ تماشا سوں اے بہار نظر | ہوا آئینہ زیب گلشن کا

دل یہ بیٹھا ہے یاد مین تیرے | سیر کر ڈال ڈال بن بن کا

[illegible] و بان سیکہ عشق کا [illegible] | مجہ کون چسکا پرا ہے لڑپن کا

۳۵

جوں [illegible] مہکہ [illegible] درسن مجہ امداد کیا | عشق نے نور تجلا سوں دل آباد کیا

[illegible] مست [illegible] [illegible] مرخوش دی | بیخودی نشہ اسرار سوں ارشاد کیا

یاد کر [illegible] تیری چشم [illegible] شوخی | صید کر دل نے غزال ختن آزاد کیا

کیون [illegible] [illegible] نہ [illegible] | کہ تبسم سوں شہیدان کون جلا شاد کیا

رست کھاتے ہیں ہزار قدیے تسم سرو روان — کہ تیری جلوہ نے رنگین گل و شمشاد کیا
تن خورشید ہوا جسکے سدا پر مایل — نالۂ عشق سوں بلبل نے جو فریاد کیا
دل کا آئینہ ہوا محو تماشا صابر — اس چندر مکھ کا تصور کہ سحر یاد کیا

جس نے اس مصحف رخسار کا تفسیر کیا — لوح دل پر خط یاقوت سوں تحریر کیا
خط غلامی کا دیا خال لطف عاشق نے — ملک دل جب سوں شہ حسن نے تسخیر کیا
دل دیوانہ کدھر جاوے کہ غمزوں سیں پکڑ — شوخ نے زلف نے پھندے سوں بزنجیر کیا
کیا بلا ہے مہ طناز کے مدہوش نگاہ — عاشقاں کوں کر دکھا محو تصویر کیا
[illegible] ان داغ ہو جل کے دل اب سوختہ — دس زبان سوں کہ مرے سوز کا تقریر کیا
سو کیے می کا ہوا کشف اسے سر نہاں — جس نے میخانہ کا در پیر مغاں پر کیا
گھر بنا بحر فنا میں جو حباب اے صابر — چشم نے اشک کے سیلاب سوں تعمیر کیا

ہو

پیو نے صلح کا پیام کیا — ہو میری سے نہ کچھ تو کام کیا
راہ میں اس خلاف وعدی کے — شام کر صبح و صبح شام کیا
عشق میں کر قبول رسوائی — ترک مجنوں نے ننگ و نام کیا
دل پکڑنے کوں اس شکاری نے — خال کوں دانہ زلف دام کیا
عشق بازی کے میں فسوں پھر پھر — وحشی تندخو کوں رام کیا

دل برہمن ہوسی کہ لچھمن سینے — عشق بازان سون رام رام کیا
کل لتک سون چلا جو سرو روان — سرو سینے جدا رنگ سلام کیا
اسم اعظم ہمن کون ورد ہوا — نقش دل پر کہ اس کا نام کیا
مہد بھری دیکھ نین ساقی نے — بیخودی میکشان سینے عام کیا
مست رہتے ہیں رات دن صابر — جب سون میخانہ مین مقام کیا

پیچ تجہ زلف کا تحریر کیا — دل دیوانہ کا زنجیر کیا
محو از شرق ہوا حیرت سون — جس سینے تجہ ناز کا تقریر کیا
فوج شامی نے خط مشکین سین — ملکہ روم کا تسخیر کیا
شمع سان دل ہے جوان عاشق کا — ہجر کے سوز نے کسر پیر کیا
گہر سیر بجن کا بنا انکہیون مین — دل نے خوناب سون تعمیر کیا
سنگدل نرم ہوا موہن کا — کچہ میری آہ سینے تاثیر کیا
نشہ زہد کا تہا دل مین خمار — مستے عشق سون تدبیر کیا
صابرا یوج کے درگاہ منوا — مست و خوش خاطر دلگیر کیا

مجنون کون گرد باد کرا زراہ در کیا — بلبل مین بیخودی کا جہنونی سفر کیا
بہجانی عافیت عاشقِ طریقت کے سہ مین — جن قطع راہ عشق زچشم و زر کیا

دامانیہ

کرتا ہے عیش دولت باقی رن فقر میں
دنیا کوں ترک جس نے درم ریلذر کیا

اک پیر ہی مغاں کیے کرم کی نگاہ مہر
قلب وجود بادہ کشاں کا جو زر کیا

مطرب سنے یار بار بجا تار چنگ میں
مجھ دل میں از نوای حسینی اثر کیا

ابرو کمان کے ناز کے پلک پلک کے تیر
نے عاشقاں نی دل کیے اوپر جان سپر کیا

انکھیوں میں ہے شگفتہ محبت کا لالہ زار
جس دل سوں داغ عشق نے دلمیں ثمر کیا

اس چشم نے نجس کا ہوں محو رات ودن
دل کوں نگاہ مست سوں بےخبر کیا

ساقی اس کے صاحب مستانہ کوں نہ بھول
تجھ ذکر میں صبح و شام کوں جس نے سحر کیا

ہو

خدا نے تجھ کوں سنہ حسن و کان ناز کیا
نیازمند ترا مجھ کوں از نیاز کیا

دیار حسن میں تا نوبت بجاو پایل کے
کہ مہ رخاں نی تجھے شاہ دل نواز کیا

چرانہ صید کری مرغ دل کوں شوخی سوں
کہ توں نے غمزہ کوں شاہین و عشوہ باز کیا

بھنواں کوں دیکھ تیرا قبلہ تیں و مہک کعبہ
ز شوق سجدہ ادا دل نے کر نماز کیا

نشانے عمر درازی کے کہول مہک اوپر
سجن نے نام خدا زلف کوں دراز کیا

شکنج زلف رکھی کیوں نہ دل کوں آشفتہ
کہ توں نے کا نو اوپر چھوڑا اہل راز کیا

رکھا ہی جس نے رہ عشق میں قدم ثابت
مجاز بیچ اسے حق نی صدق باز کیا

سوا ز شوق چہ پروانہ یار در بر لے
بھٹی میں عشق کے جن جان و دل گداز کیا

چہ خوش ہے شب کہ ہوا بجو دار سوں دل رقص
جو حق کے ذہن میں مغنی نی چنگ ساز کیا

گدا ہوں پیر مغاں کے جناب کا صابر — کہ نشہ دی کے حقیقت سوں سرفراز کیا

ہو

عاشق ہی جو تجہ درس کا اس کون قمر سوں کام کیا — جا کہا ہر جن بس ہیم کا اس کون شکر سوں کام کیا

جو جام پیا ہے عشق کا بیخود ہوا ہے شوق سوں — ہی دو جہاں سوں بیخبر اس کون خبر سوں کام کیا

دل کے صدف میں در کیے خوناب سوں جن پرورش — وہ معدن گوہر ہوا اس کون گہر سوں کام کیا

جو بیخودی کے راہ چل پل میں کر طے بحر و بر — من بیچ پاوی منزلاں اس کون سفر سوں کام کیا

لالہ رخاں کے مہر سوں جن پہل لیا ہی صابرا — خوش دل ہے داغ عشق سوں اس کون ثمر سوں کام کیا

ہو

لیا جن بہس جو کن کا اسے سنکار کرنا کیا — جو کلمین آپ ہی کنتہا مونس کا تار کرنا کیا

بہن سے کپر دل کپری لتا جن جہوڑ کاندہی — جتا مرکے اور پر بس ہے زیب و دستار کرنا کیا

ہوا جو کن بہتا جو کے بداد لعل جوبن کون — انجہوں سوں دہو دل مہکی کون کرنہ خمار کرنا کیا

مہ تن کے تور کے بالے جو دالے کانو میں مندرے — اسے بک رک جہالے بن مراد پر بہار کرنا کیا

تجی جو ہیم کے رہ میں اپس کے من کے راحت کون — لینو ہے بن باسہ ہیو ہیو کر اسے کہ بار کرنا کیا

نیا وی جیں جو بہجری سہ کے سنگ سوں جکہیں — کہ مہکہ دہکر کے مار کون بغیر از یار کرنا کیا

بنا لے نیم محکم ہر بنا کے نال عاشق کون — برہ میں خضر ہوا ہو دی اگر معمار کرنا کیا

بلا کوا مرسوں راہ عشق لی کر یہ دیں ہیلا — ہو ہو تے ہیں قدم کے فکر سوں بیزار کرنا کیا

نہ دیکر جمن ہیں کلعذار عشق بازاں کا — نہ دیکہیں کل کہ قلزن کال دکان ار کرنا کیا

بن با

سجن کے پلک تلے رہنا ہی من کے ارزو شعار — کہ اس بن کر ہو در فردوس پہ بیسنر گزنکیا

کیا درس کہن کا چکتا ہے شوق سوں دیکھ کر دور ہوا — وہ چاند سا مکھ جو درسن کا ہے جن دیکھا من سب پور ہوا

جن عشق می کا جام پیا متوالا ہو مرمت جیا — کر سر نہالے فاش کیا جھر سولی پر منصور ہوا

رہ عشق کے چلنا مشکل ہے اس میں مجنون غافل ہے — جو قطع کری صاحب دل ہے در راہ روی منظور ہوا

جن درس دکھا من موہن کا ان جھو دیکھن درپن کا — جس عشق کما بال رین کا وہ بہد تیں میں مشہور ہوا

کیا خوب لنک سوں آتے ہیں مکھ چندر سا جھلاتے ہیں — مشتاقان درسن پاتے ہیں دل چشم و نظر پر نور ہوا

جو پیر مغان کا کہلایا یہاں طریقت ان پایا — جو مست تن کے در پر آیا وہ مست و چکنا چور ہوا

وہ من موہن مٹھلو نا ہے جس ناز و نکہ میں ٹونا ہے — دکھ برہ کا من سوں دھونا ہے مکھ دیکھ دل مسرور ہوا

کیا عشق کے میٹھی بتیاں ہیں جس شوق بھرے کتے چھتیاں — جو برہ اگن کے ستیاں ہیں سب اُن کا منہ ...

جوں دیکھ چنچل نار بھرے سہد بہد صاحب ہوئے — ہے آج مبارک نیک گھڑی درسن ...

ہو

جو ہم کے آتش میں دل جل بل کے پروانہ ہوا — اس شمع روسوں صبح تک خلوت میں ہمخانہ ہوا

کل رات اس کے یاد سوں انکھیاں جو آئیں جوش میں — تا صبح ڈھل ڈھل ہیں از مژہ ہر اشک دردانہ ہوا

انکھیوں میں نور عشق کا جس روز سوں پرتو پڑا — جب چشم نظر کے جوت سیں دل آرسی خانہ ہوا

مجنوں صفت رسوا ہوا جو عشق میں لیلای کے — آشنیک وبہ آزاد ہو کر خوار و دیوانہ ہوا

کیوں کر نہ ماری سر ادبر فرہاد تیشہ رشک سوں — شیریں و خسرو کے کتھا کوچے میں افسانہ ہوا

از شوق ساقی نے دیا جس کوں شراب معرفت — پھر مست و کہ ہشیار ہے کہ رند و مستانہ ہوا

جا زاہداں کوں دو خبر مسجد کے در پر جھو سکے — تسبیح و خرقہ ہمارا خدام میخانہ ہوا

دل جب سوں زلف و خال کا آشفتہ و شیدا ہوا — گر گر جنوں زنجیر کا رہنے دیوانہ پیدا ہوا

یوسف زلیخا کا نہ تھا نام و نشاں اس خلق میں — میرا و موہن لعل کا تب عشق میں سودا ہوا

مجنوں صفت دیوانہ آ دہی نیک و بد سیں خلق کے — جو شخص تن لیلا کے ہر در بدر رسوا ہوا

پہنچا نکو ہے بے نمط وو منزل مقصود کوں — جو عشق کے رہ میں قدم کے سر ہو اگہ پا ہوا

سر پر کلہ رکھ فقر کے افسر کا دیکھا مرتبہ — جو بادشاہی جہو رکے خدام فقرا کا ہوا

پیر مغاں کے عشق میں جن بیخودی کا مے پیا — گوشہ پکڑ میخانہ میں عالم سوں بے پروا ہوا

اس سیں طریقت کے بچن ہمارا کتا سوں صابرا — دفتر کو دو رکھ زہد کا دل طالب صہبا ہوا

۹۲

اس شمس کے نور سوں پیدا دو جگ سارا ہوا — روشن کہو نکہت کے جوت سوں مہر و مہ و تارا ہوا

دریا میں جس دن سوں پڑا سایہ سجن کے زلف کا — ہر موج تکڑاں لہاں کیا خوش عنبر سارا ہوا

کہو نکہت کے پردے میں چھپا جس روز وو ماہ رو — دل عاشقاں کا گل کیا انکھیوں میں اندھیارا ہوا

گل رات دل ذرا تھا سجن میں کا گل دیکھ کے — ہر نار او گلشن میں ہیبت یک زرد نا کارا ہوا

کیوں چین پاوے ریں دن ہجر جوں نیت ہے — ہر چند [illegible] برہ جراں کا دکھیارا ہوا

وہ گلبدن جب سیں ملا ناسن میں جدا غبار سیں — جوت لالہ غم کا داغ کیا دل جل بے انگارا ہوا

دیکھ دیکھ مجنوں کا انجھو کہتا ہے بادل ہوا — جبکہ ہندو طفل بیچارا ہوا
جب مجھ سجن بہرنے لگا غم کا سیپارہ صابر — دل شوق سوں تیں پارہ ہو ہر پارہ سیپارہ ہوا

ہو

تیر ترکش نکہت کے جوت سوں خورشید اجیالا ہوا — کیا داغ دلمیں عشق کا مہتاب دریا لا ہوا
بانکے نین کے تیر سوں دل عاشقاں کے جا لگے — ظالم نگہ کے بھال سوں ہر کیا وہ ہرا آلا ہوا
میری چندر مکھ لعل کے آگے جلی تن بدن — مجلس میں آخر شمع پر اس کا بچن بالا ہوا
کل رات دل کے جوش سوں انجھو کا اندا چشم سوں — اس شوخ کے اسنان کعنہ دریا ہوا نالا ہوا
تجہ سوں رقیب بیحیا کرتا اگر ہر بات میں — آ پاس میرا من ہرن بولیا اکڑ وا لا ہوا
پروانہ جل بل شوق سوں جا شمع کے برہن سو آ — معشوق عاشق مل کہیں دونی کا روکالا ہوا
پیر مغاں کے عشق میں جن بادہ بیغش پیا — سہد بہد بہلا کے شوق سوں سرمست و متوالا ہوا
موتی انجھو کے جو گرا انکھیوں سیتی مجھ دام اور — جب نے لکھنے ہو کے نام کوں سم ہو اما لا ہوا
ہر آہ و نالہ صبا اکہنچی سحر جوں ہجر میں — دشمن کے چشم و دل او پڑنا دک ہو بھالا ہوا

چندر ملک کے عشق سوں جس دن سوں دل خاں ہوا — ہر ذرہ جنہ نور نظر خورشید نور فشاں ہوا
ہی سرخ روئے سوں اسے خوباں میں جا سل ابرو — جو جگمیں بخت سبز سوں کا بی حنا کہ یاں ہوا
لالہ نے غم سوں داغ کہ دل پر جگر خوں کیا — جس روز سوں وہ گلبدن نرماں وہاں ناخوش ہوا
تن کے مالا دیکھ کر موتی ہے چمن نثار سے — ذہا ذ مل انجھو ن بچہ بند سے تو نوہ خلا ہوا

مجنون ہوا وہ عشق میں جب مرشد بنا جن یک کہا
ہر دو جہان کے ملک میں بن میں سرگردان ہوا

اس زلف میں جا گھر کیا دل نے کہ جمعیت کری
آشفتہ ہے کے بیچ سوں یوں بیسر و سامان ہوا

میرے نظر سوں جن دیکھا جلوہ سجن کے حسن کا
از شوق آئینہ صفت کہ محو کہ حیران ہوا

در عشق بازان زندہ ہے نام اُس کا دنیا بدر جہان
جو من ہرن کے نانو پر از شوق جان قربان ہوا

ہوا

جس کوں کشش سوں شوق طواف حرم ہوا
چل سر سوں بات کہات میں ثابت قدم ہوا

پہنچانا جس نے بادہ کشان کے امام کوں
جام جہاں کے حقیقت سوں جم ہوا

سرو روان کا دیکھ چمن میں خرام ناز
خجلت سوں قد نہال و صنوبر کا خم ہوا

مصحف جمال جس نے بہرا خط و خال سوں
اُس کے نظر میں نقش جواہر رقم ہوا

تصویر کھینچ چاند سے مکھ کی دل اوپر
مانی نظر میں خلق کے روشن قلم ہوا

کل رات ہر نفس کہ بہرا دل نے بیوفا
انکھیوں میں نیش و کام و دندان بیچ سم ہوا

صابر ہوا ہی دولت باقی سوں کامیاب
آزاد جو جہان میں زجاہ و حشم ہوا

ہوا

جب تے ان دو کلیون باغ میں عیان ہوا
غنچہ و گل کا ز شوق چاک گریبان ہوا

بادہ سوں بہر سا قیا کستے میں پیالہ او
جوش میں گلزار دل رنگ کا طوفان ہوا

چاند سے مکھ کے زکات سمجھ کیوں درس ان دنوں
حسن نے نگری میں یوں سر خوبان ہوا

زلف کے لٹ کا خیال جس کے نظر میں سما
دل کے گرفتاری سوں حال پریشان ہوا

شوق

عشق مین آیکے پرا بلبل و گل کے تئیں — جب سون تون غنچہ دہان باغ مین مہمان
چاند سا مکھڑا اوکہا جس نے تیرا بہر نظر — آئینہ سان شوق سون دالہ و حیران ہوا
تجہ لب یاقوت سے شرم سون لعل یمن — غوطہ بخونابہ کہا سنگ مین پنہان ہوا
میری انجہون سے کر شوق کے کانون دیکھ — زر عدن کا بہا شہر مین ارزان ہوا
فقر سے دولت نصیب جس کے ہو صابرا — ملک قناعت مین وه حاکم دوران ہوا

جب

لالہ سان دل ز شوق داغ ہوا — سیر کون مردمان کے باغ ہوا
کب صبا آئے زلف مشکین سون — کہ معطر دل و دماغ ہوا
جلوہ کر عشق دیدہ و دل مین — آئینہ خانہ کا چراغ ہوا
تن سے اغیار کے بچن موہن — پاکبازان سون بیدماغ ہوا
جس نے پو بادہ رمغان صابر — مست از نشہ فراغ ہوا

ہو

دل میرا صاحب کمال ہوا — عاشق حسن لا یزال ہوا
گلبدن کے قبا سنہری دیکھ — آئینہ سرخ و زرد و لال ہو
کیون نہ دے بوسہ نقش پا اوپر — سایہ سان جو سجن کے نال ہوا
زلف کے لٹ سون جب سون باندہ دل — گلمین آشفتہ کے کا جال ہوا
جس چمن مین چلا وو سرو رواں — تازہ و تر گل و نہال ہوا

ار سبب کے پیرہن جو باہر نہ آوی رات دن — کیا خبر اس کنہ کہ حال عشق بازار ا جرن ہوا
ہجر کے شب بابت اندا بکہ دل کا چشمہ سار — ہر طرف مجھ اشک کا نالا ہوا جیحون ہوا
رنگ زرد عاشقان کا جن کیا نسبا زرغلان — عشق کے حکمت میں دو لقمان و افلاطوں ہوا

۴۰

جس دن سوں نام دوست کا خاطر نشیں ہوا — جان کا قرار و نقش دل کا نگیں ہوا
گل چہرہ کان کے حسن کا نظارہ دیکھ دیکھ — آئینہ میری شوق سوں خلد بریں ہوا
لائے صبا جو سنبل عنبر نگ کے شمیم — دل کا مقام تر زخم مشک چیں ہوا
دھویا نظر نے صفحہ دل سوں خیال غم — جس دن سوں کشف عشق میں عین الیقیں ہوا
آئینہ کیوں نہ پاوی تجلا سوں روشنی — روشن جو اس کے مکھ سوں زمان و زمیں ہوا
ایتھی تجن سجن کے جلال سوں کے صابرا — میرا خیال شعر سوں پر انگبیں ہوا

۴۱

دیکھ کہو نکہت کے جھلک خورشید نورانی ہوا — چاند چندر مکھ اوپر از شوق قربانی ہوا
حسن آتشناک کے سرخی سوں ڈھل ڈھل کبوتر — چہ ذقن پیا کہیر میں یا قوت رمانی ہوا
سن کے تجھ لعل مسیحا کے صفت کنہ نرم سوں — سنگ کے دل میں نہاں لعل بدخشانی ہوا
حسن خامہ تاب کا کب دل تجلا جھل سکے — آرسی کا جس کے پرتو سوں حیرانی ہوا
دیکھتا ہوں من کے درپن میں دو شاعر کا — چشم حیرت سوں کہ موہن مونس جانی ہوا
فقر کے دولت عنبر حسن نے پر کبھی دا نظر — بوریا تخت و کلاہ شہ تاج شاہانی ہوا

سنہرا ہرن تہ اتر مجھکو جاتا نہیں نظر در ستون سون زلف سنگ برا درمیانی ہو
خاتم دل پر لکھا جن اسم اعظم زلف کا کشف اس کون تب برا سر سلیمانی ہو

وہ آفتاب طلعت جب بے نقاب ہوگا آئینہ یک جھلک سون از شوق آب ہوگا
جس وقت وہ چھبیلا باندھے گا تیغ ابرو بانکی نین کے ہاتھون عالم خراب ہوگا
عمر دوبارہ عاشق پاوین گے جب مسیحا لعل لبش کہ از خط صاحب کتاب ہوگا
کاکل کا نافہ مت کر آشفتہ باد مشکبو دل عاشقان کا ذہن سون در پیچ و تاب ہوگا
تجہ زلف عنبرین کے سن سن خبر صبا سون نافہ ہین از خجالت خون مشکناب ہوگا
ہر یک نین سرخ روئی حاصل ہو درکہ سبز جون پان تجہ لبان سون جو کامیاب ہوگا
تجہ بن جہان مکھ سون ہنس جس دن کہو کا کہو حیران تیرا درس کا ہر شیخ و شاب ہوگا
ہمارے طرف نظر کر تنک مہر سون وفا سون جور و جفا کا ورنہ فردا حساب ہوگا

جو عشق مین سجن کے صاحب کمال ہوگا درس کے شوق درپن ہر بال بال ہوگا
جو ابرو نے جالے دیکھن کا ہر شب سو ہر دل اسے مبارک اور ماہ وصال ہوگا
جس بزم بیچ چندر مکھ ہو شعلہ ناک کی مجمر کیا شمع کیا پتنگا محو جمال ہوگا
جس باغ بیچ چلی کا وہ سرو قد للنگ سون کیا سرو کیا صنوبر قربان چال ہوگا
جو زلف کے لٹان سون باندے گا دل سراج دیوانہ کلی سون زار دل آشفتہ حال ہوگا

دن دانتہ ہو دہلی کا انجم جہڑ دورہ ۔۔۔ اُس موہنی کی خاطر ہوتن کیا مال ہوگا
جو زندہ کے گری کا نہ رو کے نال صابر ۔۔۔ ہر سانس اُس کے من مین آبِ زلال ہوگا

ہو

تجہ زلف کے بہچ کون پکڑ کون سکیگا ۔۔۔ اِس زہر بہری لٹ کون جکڑ کون سکیگا
ابرو کے کمان کہینچ جو تون کہولے کا کہو نکہت ۔۔۔ پلکان کے خدنگ آ کے تہم کون سکیگا
ہین کاتبِ قدرت خطِ یاقوت کے حیران ۔۔۔ تفسیر تیری حسن کی بہر کون سکیگا
تجہ چہرے کے تک دیکہ کلی شرم سون بانکے ۔۔۔ اُس طرہ کے سنبج دیکہ اکڑ کون سکیگا
ہی فتنہ گری کام تیری شوخ نگہ کا ۔۔۔ غمزہ کے مقابل ہو جہگڑ کون سبیہ
ہر موج ہی تجہ عشق کے دریا کے خونخوار ۔۔۔ غیر از کشش شوق کے تر کون سکیگا
تا عمر ہے تجہ ذکر کے بکہاری ہو رہین کے ۔۔۔ اغیار سون ہر بات مین لڑ کون سکیگا
تون سروِ خرامان ہے نزاکت کے چمن کا ۔۔۔ تعریف تیری چال کی کر کون سکیگا
صابر ہی تیری عشق مین مشہور دوگرنہ ۔۔۔ تجہ نیہ مین دم عشق کا بہر کون سکیگا

ہو

درپن ہو جس نے دیکہا دلدار کا تماشا ۔۔۔ ہی نقش اسکے دل پر دیدار کا تماشا
کیون عاشقان سون بسری دربار کلزار کا ۔۔۔ کب چہوڑین عندلیبان گلزار کا تماشا
پائل تیری کے نوبت کبک دری سون سنیے ۔۔۔ جن دیکہا ہر لٹک مین رفتار کا تماشا
ہو کے طبیب مردم انکہیون مین آ کے کہر کر ۔۔۔ تا دل نشین ہو دیہ بیمار کا تماشا

کلاں کے نازکے پوشاک تن پر چاک ہو جاوے
لگاوے گر مسوں دیکھی اگر گل پیرہن میرا

زبس لالہ رخاں کے عشق کا مجہ دل کوں ہے جسکا
ہزاری باغ داغستاں ہوا ہے تن بدن میرا

مزہ آوے شکر پاروں کا اس کوں شعر میں صابر
جو سمجھے میٹھے مضموں سوں زلال شعر میں بچن مرا

ہو

ہے عشق سوں شگفتہ مجہ دل میں داغ میرا
جوں لالہ ہے نظر میں روشن چراغ میرا

کاکل کے لٹ میں جب سوں دل نے کیا بسیرا
ہے مشک چیں سوں خوشبو ہر دن دماغ میرا

نظارہ گلرخاں کا بلبل میں دیکھتا ہوں
آئینہ خانہ دل کا ہے سیر و باغ میرا

شہلا نیں کے دہن میں کیوں مجہ دل نہ ہووے
پر ہے زنرگستاں سیں باغ و راغ میرا

ہجراں کے درد و غم سوں ہوا ہے بسکہ ضعف صابر
چشم ہما نپاوے ہرگز سراغ میرا

ہو

مہکہ تیرا کعبہ و حرم دستا
تل حجر اسودی صنم دستا

تجہ ہلال ابرواں کوں دیکہ ز شوق
ماہ نو شق با زکہ دستا

باغ میں تجہ لنک کے چال آ کے
قد شمشاد و سرو خم دستا

دیکہن منہ ہرن کے درسن کا
عیش کے زندگی کا دم دستا

سبز تحریر مصحف رخسار
خط یاقوت کا رقم دستا

گل خورشید کے شگوفہ پر
پیچ سنبل کا محترم دستا

مہکہ دکھاوے ہے چاند سا [illegible]
ارسے پر تیرا کرم دستا

محبت کے تجلا سوں زبس روشن ہے دل چندا کا
نپٹ ہیں جلوہ ہر ذرہ خورشید نظر آ دستا

ہو

چندا مہک کے تجلا سوں مجھے نور خدا دستا
سجن کا حسن روز افزوں بچشم حق نما دستا

تیری زلفاں کے لٹ آشفتہ جب ہووے ہیں ہر یک
تجھی ہر جلوہ میں واللیل و والشمس الضحیٰ دستا

ترا ابرو دیکھ ڈھونڈ کعبہ مجھ کوں یاد آتا ہے
کہ محراب دو ابرو میں تیری مروہ صفا دستا

کہاں آرام آوے دل کوں سینے میں کہ ہر ساعت
پریشانی کا تجھ کاکل کا [illegible] اژدہا دستا

[illegible] میں یک کشتی جو آئی ہے تلاطم میں
بیڑہ کے بحر [illegible] موج نالہ نا خدا دستا

سناں آہ پر مارتا ہے دل کوں ہو ور درد
انہ تھا اس وقت پر کوئی حائف بنے کربلا دستا

قیامت ہووے برپا کربلا میں آہ و زاری سوں
لو ہو میں تر شہیداں کوں جو جب سب خدا دستا

طبیباں کا کہاں محتاج ہووے دل میرا چندا
کہ مجھ کوں درد انکھیوں کے دوا خانہ شفا دستا

ہو

نام خدا چندا مہک ممتاز ہی سراپا
خوبی میں حسن و خط سوں اعجاز ہی سراپا

کب ایسے سخے کہیں میں شوخی سوں ٹھہرتا ہے
چھب چنچل و چھبیلا اور ناز ہی سراپا

تجھ لب کا مسیحا کیوں معتقد نہ ہووے
جاں بخش حرف تیرا اعجاز ہی سراپا

تجھ چشم کے نگہ سوں دل کیوں نہ ہووے زخمی
ہر ناز و ہر کرشمہ انداز ہی سراپا

ہر بال بال تن پر کیوں رقص میں نہ آوے
خوش نغمہ مطرباں کا آواز ہی سراپا

آشفتہ دیکھ کاکل دل بیچ کب ٹھہرتا ہے
کیوں کاکل سجن کے ہمراز ہی سراپا

ہجران کے بن کیسے میں تنہا نہیں ہوں شاہد	شوق وصال مرود دم ساز ہی سراپا

کیا کہوں دل کوں کہ تجھ زلف پریشاں نمیں ا	سروساماں کوں نہ تجا بے سروساماں نمیں اا

ذرہ عشق نے کر دل کوں تجلا سوں نہال	گل خورشید ہوا دیدہ حیراں نمیں اا

بلبلاں کے نظر بد سوں اگر چاہی اماں	بوی گل ہو کے مری دل کے گلستاں نمیں اا

ار سے دیا کہ تجھ زلف کا شید انے ہو	مہ و خورشید پہنسا لٹ کے شبستاں نمیں اا

کیوں نہ در خلق منہ توکوں زخوبی عزت	کہ چھپا شوخ ہو قمر تیری گریباں نمیں اا

تجھ لب لعل رنگ ڈھل ڈھل کے عرق نام خدا	دُر و یاقوت ہوا جا د زنخداں نمیں اا

تجھ بنا غم نے عجب دھوم مچایا ہے ساقی	شیشہ و جام کوں لے مجلس رنداں نمیں اا

صحبت رنداں سوں نکو کہہ بین بلا کے زاہد	جنگ کر لوں حرم میخانہ کے میداں نمیں اا

شوق کر ہے کہ ہوویں سر مغاں کا محرم	بوج ساقی کے چرن زمرۂ مستاں نمیں اا

کب تلک مدرسہ میں گوشہ نشیں رہوی گا	مل کے رنداں سوں کبھی بادہ پرستاں نمیں اا

آج ہی نار جو اہر کا سجن کوں خواہش	ای انجھوں لعل ہو مجھ چشم درافشاں نمیں اا

درس ہے شوق رنگ سوں متہ آن گہر منتظر	تنگ گیت چھو کہو نکہت کھول کے احساں نمیں اا

ملک دل زیر و زبر زلف نے کر جب نو خطا	خبر فتح سنا تے ہی تیری کا نمیں اا

ای مغنی تیری سارنگ سوں ہو آج اداس	بوسلے ساز سوں داود کے الحاں نمیں اا

رقص بہا دیکھہ تماشا شب جو دن کوں کرماد	خوش کناری ہو لگا شوخ کے داماں نمیں اا

صابر اطرح کیا ہوں زخوشبی دیوان نو — شعر برجستہ اگر ہی کہو دیوانگین آ

کس نے کہا کہ ناز سے پھر آ تو چمن میں آ — مانند بوی گل میری دل کی سمن میں آ

مارا ہی لاف شمع کہر اتنک کو نکہت کو نر کہول — ای چاند مہکہ زنا ز و ادا انجمن میں آ

تا زندہ ہو ہو تیرا او پر جان کرین نثار — جون مایۂ حیات شہیدان کی تن میں آ

بو نہی بہشت تجہ مین ہی ای خاک کربلا — دل کا مشام کر کی معطر کفن میں آ

تا کی رہی کا زلف میں آشفتہ و اسیر — ای دل وطن کی یاد کبہی کر کی تن میں آ

ہی خضر معتقد تیری معجز کلام کا — جان بخش لعل سون جو مسیحا سخن میں آ

گر شوق ہی کہ سیر کرے دل کا لالہ زار — جون داغ مردمان کی نظر سون نین میں آ

آزادہ کی نہ خوب ہی قمری صفت ز شوق — صابر ز عشق سرور وانی رسن میں آ

٥٦

جب سون نبا ہی دل تیری زلف شکن مین جا — پھر دل بسر کیا ہی قدیم وطن مین جا

سن آب ورنگ تجہ لب یاقوت کا زشرم — در چشم سنگ لعل ہوا خون یمن مین جا

تیری کہو نکہت مین دیکہ جہلک آفتاب کی — چہپتا ہی ماہتاب بدل مین گگن مین جا

ہر ماہ نو ہلال ہو نکلا ہی در فلک — جس دن سون شق ہوا ہی قمر پیرہن مین جا

رس سنگ لی لی پہول پہول کا بس کنول کہ — بہنورا ہو دیکہتا ہوں تماشا چمن مین جا

لذت ہی یکہ جام ... دنیا کی شوق سون — کرتی ہی رقص روح شہید لگن مین جا

جب تہ ملوی مجھ کوں درس دان بجا اوے	کرناز سوں سو جا ہی مت کر کہ جا جا
ہی ملک فنا بیچ غنیمت بزم باقی	توفیق اگر یار ہووے دہرم کہا جا
حاتم نہ رہا جب نہ رہا نیک رہا نام	دو دن کے کمائے ہیں تجھو نام رکھا جا
گر آوے گدایاں طرف اے خسرو خوباں	کہو نکہت کے نقد سیں تہی خیر دلا جا
تجھ درس بنا دھندھی قبا بیکے نظر میں	تک اپنے چرن کا دیکے یہ خاک لگا جا

نظارہ کر کے رخ گلعذار ناز و ادا	ہوا ہے شوق سوں درپے بہار ناز و ادا
نہال داغ محبت کوں پرورش کر کر	بخون دل ہے نظر لالہ زار ناز و ادا
لنگ سوں سرو رواں کے نہال گلشن کر	کہ گل ہے سرو ہے امیدوار ناز و ادا
نگاہ و غمزہ کے شوخی سوں دل کوں وحشی کر	کری ہے زلف سوں موہن شکار ناز و ادا
کرشمہ شیشہ و مینا نہ چشم و گردش جام	نکہ ہے ساقی دل زندہ دار ناز و ادا
کہو نکہت میں دیکھا نہ خط و خال کے صفحے کوں	لکھا ہوں دل کے اوپر یادگار ناز و ادا
بنک نظر ہے جو اپنے صبا بر اتو رسند	کہ چاند مکھ کوں دکھاوے نگار ناز و ادا

قتل کر کر کے دلربا کے ادا	جیو بخشے ہے خوش ادا کے ادا
شوخی و ناز و جھنجلاہٹ میں	فتنہ ہے من ہرن ہیں کے ادا
غرق حیرت ہے چشم آئینہ	دیکھ دلدار با حجاب کے ادا

خوب رویان کے عقل ہے حیران | سن کے اس شوخ پر وفا کے ادا
درد سوں لاعلاج ہی صابر | دلبر صندلی قبا کے ادا

کیا قیامت ہی چین جبین کے ادا | آفت جان ہے نازنین کے ادا
من کا کرنے شکار جون شاہین | نگہ شوخ شرم کین کے ادا
دل کون لیتی ہے سانپنی ہوہو | ہر گہری زلف مشکچین کے ادا
دل مشبک کری ہی پلکان سین | غمزہ شوخ دل نشین کے ادا
دل کون کرتے ہی برہمن صابر | ناز گر کر بتان چین کے ادا

جس نے دیکھی ہی من ہرن کے ادا | مج جون آرسی ہی سر تا پا
جلوہ کر دیکھ چاند مکھ کی جھلک | شمع فانوس مین ہے چھپی سیہ جا
لال تج لعل لب کے سرخی سوں | غرق در خون دل ہی صبح و مسا
سرخ رو ہے سوں مکھ دکھاوی ہے | بوسہ تج پگ کون دل ز رنگ حنا
اسنہ خانہ دل کا روشن کر | آکے مج چشم مین جو نور خدا
شرم سوں دل ہوئے ہین گل گل اب | دیکھ گلشن مین تیری سرخ قبا
[illegible] | ناز حسن دونا سوں نام خدا
دل کوں [illegible] کے تاب نہین | زلف مت دی بدست باد صبا

دل ہی مشتاق جرعۂ ساقی
از میٔ عشق میفروش
صابرا ہوج باب میخانہ
آج سرشار و مست ہوں بخدا

ہو

عشق نے مجہ کوں عطا کر رنگ تاثیر طلا
قلب میرا زر کیا از شوق اکسیر طلا

رعد و آتش جمع کر کر روح کر قایم بنار
کشف ہووی تا تجہی اسرار تقریر طلا

درد سر بن کیمیا میں اس کوں کچہ حاصل نہیں
جو ہووی استاد ہر حیران ز تدبیر طلا

حرص کر سونے کا کہوے عمر زیبا کر کیس
خواجہ ہی از شوق دل در بند زنجیر طلا

جو بنا کے ست کیے جکہیں دو بونے کے ہوس
ہی دو رتبہ ان کے دل پر نقش تصویر طلا

خاک ہے ان کے نگاہ مہر سوں اکسیر زر
اسم اعظم ورد ہی جن کو وقت تسخیر طلا

زر فشانی دیکہ موہن کے قبائے بوتہ دار
رچ رہا ہی ار سے کے من میں تحریر طلا

سر شہیدان نے رکہا اس کے قدم پر شوق سوں
ہات میں لیکر جو آیا شوخ شمشیر طلا

زعفرانی دیکہ نہکہ پر عاشقاں کے رنگ عشق
بو الہوس ہی کا ز فکر خام نخچیر طلا

طالب دنیا کوں جز حسرت نہیں حاصل زر
کیا ہوا موت کے کلہیں ہے کلسو کر طلا

عاشق مولا کوں ہے صابر شیفتہ کب کر سکے
کیا طلا کی کیمیا کیا مرشد و پیر طلا

جب سیں ہوا ہوں دلبر خمخوار سوں جدا
دل ہے زجان و جان ہے تن زار سوں جدا

کیوں نالہ سوں جگر نکری چاک غنچہ لب
وقت شگفتہ ہی گل و گلزار سوں جدا

نازمیں تجہ چشم کے سیکہیں ہیں وحشی غزال
غمزے کوں لازم ہو شوخ و چنچل بولنا

میٹہی بچن تیری سیں خشک ذیلے نیشکر
مصری و قند و شکر بہول غسل بولنا

غنچے صفت نا بکی ہنگری کا خموش
اج اگر ہی حجاب مجہ سوں توں کل بولنا

توں ہی بہار نظر چشم کے گلشن میں اا
خوار ہوا اغیار سوں خوش نہیں ل بولنا

عشق کے پرتو پری جب سوں دل وحشی میں
نور نے روشن کیا دل کا کنول بولنا

مطرب خوشخوان سخن کہہ ساز حسینی میں اج
صابر سرمست کے تازے غزل بولنا

گر رخاں کے خو ہی ہنس کے نازک نا
ہی ریت عاشقاں کے جلد نہا نیاز کرنا

کرتے ہی تازہ دل کوں خوش عشق کے نوا کوں
واجب ہی وقت کلہا بلبل سیں ساز کرنا

فتنہ کا پہول سر پر رکہہ کر بلکہ نکے ہیں دنے
فتنہ گری کا سیکہ دروازہ واز کرنا

جس انجمن میں ہو ور و شمع عاشقاں کوں
لازم ہی جوں پتنگا دلہا کد

نام خدا اگر تک کا گل کے جہور لت کوں
لے یا دستہ سوں عمر دراز کرنا

شاہین نگہ سوں دل کا گر بچ رہی کبوتر
شوخی کے دہج سکہ کے غمزے کوں باز کرنا

کبو نکہت نلے چہپا کے محراب ابرواں کے
عاشق کا مات قضا کر وقت نماز کرنا

میخانہ کے در اوپر بیٹہو دپر اہی صابر
پیمانہ دی دہ ساقی دل سر فراز کرنا

توں ملک دلبری میں سرشتہ ناز گویا
عاشق تیری گدا ہیں ہم جان نیاز گویا

تک دیکہ ارسی مین آشفتہ جانے مکہ پر ہی شمع کے نشانی زلف دراز گویا

تجہ با تہہ کیون نہ دیوین من بے بہا اپس کا توں عاشقان کے خاطر ہے دلنواز گویا

مہ طلعتاں کے صف مین جہاجی ہے تجہ کون خوبی توں شاہ دیکے کرم سوں ہے سرفراز گویا

مطرب کا آج نغمہ کرتا ہے مست دل کوں لبریز ہی زنشہ ہر تار ساز گویا

محراب ابروانمین دل باندہتا ہے نیت آیا ہے عارفاں کا وقت نماز گویا

اس سنگدل نے نرمی پکڑا ہے نالہ سن مجہ آہ نے کیا ہے آہن گداز گویا

کاکل کوں دیکہ صابر دل بیچ کہاوتا ہے موہن کے کان مین کہتا ہے راز گویا

پہر زلف کے لٹ سوں دل ناشاد نہ لیا کیا صید ہوا جا کے وطن یاد نہ آیا

کب رام ہو دی اس کے فن سوں دل شیرین جو عشق کے دہندے مین جو فرہاد نہ آیا

تسخیر میری دل کی کر از غمزہ جادو وہ سامری وقت کا استاد نہ آیا

مجنوں ہوا دل شوق سوں در حلقہ طفلاں کیا فایدہ وہ طفل پریزاد نہ آیا

مشتاق کھڑی جان بکف از شوق شہادت بر قتل کمر باندہ وہ جلاد نہ آیا

اس شوخ کی دلین نہ کیا آہ نی تاثیر یا سن کے میرا نالہ و فریاد نہ آیا

کب سیر گلستاں سوں کھلی دل میرا صابر تجہ نال کر زیب گل و شمشاد نہ آیا

گلزار مین پہولوں کے مجہی باس نہ آیا وہ غنچہ دہاں ہنسکی جو مجہ پاس نہ آیا

پلکان نہ لگین رات کون تا صبح نین کے — دی وعدہ درسن جو میری اس نہ ایا

دل زلف کے بہچرچا مین پہ جاکے وطن کر — کیا زہر بہار ذنک سون وسواس نہ ایا

عناب لب و سیب ذقن دارو کون دوا دو — کر تخم بنفشہ وانفاس نہ ایا

دل سنبل و ریحان کے بہا مین دیا صبا — سوداگری عشق کا اجناس نہ ایا

۹۲

گلزار مین سمن رو میرا نظر نہ آیا — کہو سون وو زیب گلشن شکار کے بر نہ ایا

ہی نور چشم عاشق دیدار مہ رخان کا — وہ چاند ہمکہ کہو نکہت سون چودس مین پہ درنہ آیا

جس عشق سون ہی دل خون اور داغ دیدہ تر — پہر دیکہنی ہزارہ وہ سیم بر نہ ایا

ظالم نگہ کے پلکان ناوک سون تیز تر ہین — دل عاشقان کا اس غمزون سین بر نہ آیا

جو میکدہ کے در پر گرتا ہی بادہ نوشی — وہ مست و بیخبر ہی اس کا خبر نہ ایا

جو عشق کے گذر مین ثابت قدم نہ ہوا — منزل تلک سلامت اثبحرد بہ نہ ایا

درسن کے شوق پر لب جان ہو گیا ہے — جان رتن چلنے دلبر مجہ مراد بر نہ آیا

آشفتہ کان کے صف مین جز دل الانہ مرا — جو زلف کے پہندہ مین شہد بہد بستر آیا

۹۳

دل موہ کے پہر نہ جہہ سینے دلدار نہ آیا — کر عہد و وفا شوخ جفا کار نہ آیا

جون آینہ مشتاق رہا جیو درسن کا — گذری دن و وہ دولت بیدار نہ ایا

تہین صبح تلک مجہ جو صورت میر تکیہ — کل رات سون دی وعدہ دیدار نہ آیا

صبا سون مہر سون ہجرا مین ادیکہ — کہ تجہ بن زہر ہے مجکون خور و خواب
ترا مہکہ کعبہ ہے تل حجر اسود — بو قبلہ پاس ابرو ہین جو محراب
تیری بانکی نین یکے ناوک ایکے — نشان رکہتے ہین دل از شوق احباب
درس یکے شوق جون تصویر صابر — نظر ہے محو و دل مشتاق دریاب

تیری مہکہ اوپر زلف کیا پیچ و تاب — دکہاتی ہی ہر گوشہ مین ماہتاب
ہوا جب سون دل روشن از نور عشق — نظر آئے ہر ذرہ ہی آفتاب
دکہاوی کہو نکہت کہول کر جا نمہکہ — ہو دیکا شمع خجلت سعرق گل کی آب
ز مستی تیری نین سرشار دیکہ — نہین بہولتا میکشان کون شراب
مہکہ اوپر دو سنبل کی لٹ چہوڑ کی — گلستان کون خوشبو کر از مشک ناب
چہ ظالم نگہ ہی تیری نرگس بہر سی — کہ دل کون کیا محو و بیخود خراب
کبہی بوسہ پان یکی دی زکات — کہ ہووی شکر خند سون کامیاب
رہی دل مین صابر کی یہ آرزو — چندر مہکہ نہ دیکہا ترا بی حجاب

تجہ حسن کی جہلک کون نظر کر کر آفتاب — روشن کری ہے دیدہ و دل اور آفتاب
مشتاق کر نہین ہی تیرا درس کا ز شوق — کیون سایہ ہو کرا ہی تیرے تلے آفتاب
دنیا مین دیکہ جوت تیری مہکہ کی ہر صباح — جون موج کہا و تاب ہے ز دل پر آفتاب

چو تہہ فلک میں خسرو خاور ہوا ہی جا — تیری چرن کی خاک کوں کر افسر آفتاب

جس دن بچشم شوق نہیں دیکھتا سجن — ہوتا ہی شبنم کی انکہ اوپر اخگر آفتاب

تجھ مصحف جمال کی تفسیر بہر ز نور — خوش حسن خط و خال کا ہی دفتر آفتاب

کہو نکہت اٹھا کی مکھ کا تجلا — تا ذرہ وار ہووی تیرا چاکر آفتاب

تک دیکھ آرسی میں کہ تجھ مکھ — جوں پارہ لرزتا ہی کہرا تہر تہر آفتاب

مکھ تیرا در نقاب نہاں دیکھ جو — ہی سینہ داغ دیدہ بخوں تر کر آفتاب

گر صد ہزار چشم سوں تجھ پر کری نظر — یک مو ترا نہ دیکھی نظر بہر کر آفتاب

صابر نہ نقاب کیا بار ناز شوق — تجھ حسن کی شعاع سوں ہی انور آفتاب

ج

دلبا جن چشم حیرت سوں رخ دلدار ہر جانب — چو آئینہ میسر ہی سبی دیدار ہر جانب

تبسم لعل شیریں کے زبس ہی نقش مجھ دل میں — بلک ہر سینہ مز ہر کوہکن کہسار ہر جانب

لب لعل مسیحا پش نہ دیوی کیوں کوں شفا دیکہ — کہ اس معجز سوں پاتے ہیں دوا بیمار ہر جانب

چمن کی سیر کوں کیوں دل کری خواہش کہ ہر لحظہ — تصور نرگس شہلا کا ہی گلزار ہر جانب

رچا ہی عشق کی جذبہ سوں لیلا کی نظر اندر — اگر ہی خلق کی انکھیوں میں مجنوں خوار ہر جانب

تیری انکھیاں او ساقیہ تلسہ ہوں کہ مستی کوں — زہر گردش پلاتے ہیں میں سرشار ہر جانب

نگاہ شوخ کوں سمجھا کہ شمشیر کرشمہ سوں — کری ہی عشق بازاں کی دل اوپر وار ہر جانب

تماشا دیکھ درپن میں پہن موہن کی زیور کوں — کہ جہاں جی ہی تجہی نام خدا سنگار ہر جانب

نہیں

نہیں خورشید روشن تیرے چاند سے مکھ کا ۔ چرالوجی ہے تجہ گہر کا دیوار ہر جانب

فدا کرتے ہیں دل مشتاق خوش ہو مغنی پر ۔ زتار چنگ نے سن سدابے یار ہرجانب

جسے مضمون رنگین تہ دلمیں شوق ای نیاہر ۔ وو اب رسون لیکتا ہے میرا شعار ہرجانب

۴۲

ہمن درس کے طالب ہیں ہمیں دیر حرم سوں کیا مطلب ۔ جو ہیں مشتاق درس کے انہیں درسوں کیا مطلب

پیا بے زلف کے لٹ میں وطن جب سوں میری دل نے ۔ پریشان ہر اگر خوش ہر اسے مجہ تن سوں کیا مطلب

تصور گلعذاران کا تماشا ہی گلستان کا ۔ کہلا گلزار جس دل میں اسے گلشن سوں کیا مطلب

مغان کے شوق سوں دربدر پہرے ہیں میپرستان کے ۔ جو ہیں رندو خراباتی انہیں مسکن سوں کیا مطلب

سجن کے نام کون جسنے ہیں یا پل کے مزیا سوں ۔ ہمیں مالا کی درکار و سمرن سوں کیا مطلب

کہ ... سمن ملا دریای وحدت میں ۔ جو ابر سجن اسے کیا کام و معدن سوں کیا مطلب

جنون عشق میں سوچاک جامہ کیا صابر ۔ جو مجنون خوش ہی عریانی سوں پیراہن سوں کیا مطلب

۴۳

آیا سجن ہمارے طرف کیا عجب عجب ۔ در چشم و دل رہو کر ہوا ہی طرب عجب

تیری انکہ سون نہ ہو دیں سرو و گل نہال ۔ قامت عجب ناز عجب چہب تہب عجب

دامن ... شوق قدم بوس ہمکنار ۔ ہی چشم انتظار بر جان بلب عجب

جب سے ہوا ہی زلف کے پہندے میں دل اسیر ۔ اشفتہ کے سون حال ہی میرا عجب عجب

حیرت میں ہون زفکر شعر ... ۔ لینچی کا مو کمر کے لچک کے چہب تہب

جو شاہِ حسن ناز سوں کرتا نہیں نگاہ / اُس لعل کے زکات ہے کرنا طلب عجب
مضموں میرے غزل کا اگر سمجھیں صابرا / خوش ہو کہیں عجم عجب و ہم عرب عجب

ہو

جب سیں کیا ہے عشق نے دل میں بنای بیت / روشن جو آرسی ہے نظر از صفای بیت
دل خانہ خدا ہی کری آ کے کر طواف / واجب اوپر ہو دل ز مروہ صفای بیت
خونابہ انجھوں سوں دکھے سرخ بام و در / گر سیر آئنے میں کری دلربای بیت
گر شکل ابرواں کے لکھوں زر سوں ہی بجا / تجہ مصحف جمال اوپر دیکہ جای بیت
جو ہے جنونے عشق کا دیوانہ صابرا / بیگانہ ہے ز خلق و نہیں آشنای بیت

ہو

کتاں ہو ہو ترکتا ہے دل ناشاد ہر ساعت / جو آتی ہے چندر مہکی کے دربس کی باد ہر ساعت
پھروں کر عشق میں لیلا کے کوہ و بر میں جوں مجنوں / بیادِ چشم او آہو کروں آزاد ہر ساعت
ملو ترے بیستوں آواز غیبی سوں جواب اس کا / جو شیریں کوں پکارا ہے دل فرہاد ہر ساعت
خیال اس چشم شہلا کا شگفتہ دیکھ انکھیوں میں / بہارا ہے نظر از شوق و خاطر شاد ہر ساعت
نہال و سرو جھکتے ہیں تد و سیکی خواہش کر / چمن میں جان ہنکی ادا ہے جو و شمشاد ہر ساعت
[illegible] کیا ہوور کا حال دل کا زلف بکلت میں / نہ لیوی کا خبر نسیہ کے صیاد ہر ساعت
تیری ابرو ہلالے کا نہیں مشتاق کہ ہم ہم / جرا دیتا ہے ماد نو مبارکباد ہر ساعت
جدا دی قید عالم سوں مجھے کر عشق کا جذبہ / جو مجنوں ملک صحرا (سہل) کروں آباد ہر ساعت

میری انکھیاں تمہارے ہیں سجن کے عشق میں صابر | کہ دیتے ہیں یک نظارہ دل برباد ہر ساعت

ہر

پکھارے ہوے رہوں کہو نکہت کا صبح و شام ہر ساعت | درس کا دان کر دیوے سجن انعام ہر ساعت

بچو بلبل مست و دل اس حسن کے گلشن کا خوش الحان ہوں | اجانوں رہت نا کیوں ہر میوا کلفام ہر ساعت

نہیں ہے چاند کر عاشق چندر مکھ کے تجلا کا | چرا پوچھی ہے اس کے گھر کا در آور بام ہر ساعت

میرا دل رنگ پان کے رشک سوں تب ہی لہو ہوتی | کہ از لعل لبش لیتا ہی شیریں کام ہر ساعت

جنہوں کے دل اسیر حلقۂ زلف پریشاں ہیں | کہاں آشفتہ کے بستوں ان کوں ہے آرام ہر ساعت

ہرن جس چشم کے شوخی کے ہیں شکار وحشی | ہووے کب عاشقاں سوں غمزہ ان کا رام ہر ساعت

نگاہ مست پر ساقی کے دل قربان ہے مستان کا | کہ دیوے ہے شراب بیخودی سوں جام ہر ساعت

شکر مجھ کلک کوں ہر بار سوں لبریز ہے صابر | شکر بچن کا کہ جپتا ہوں پو میٹھا نام ہر ساعت

ہو

لب ترا قند وہی بچن امرت | کیوں تبسم نہووی دل کا قوت

جا چھپا ہے ز شرم در دل سنگ | سن کے تجھ لعل کے صفت یاقوت

بہول تا عشق زہرہ خاطر سوں | دیکھ تا مکھ تیرا اگر ماروت

محو ہے خوش ہے دیکھ حیرت سیں | دل کے درپن میں دیدہ ماروت

تیری حسن کے کہت میٹھ دشنام | کوئی کیلاس کہوی کوئی نوت

تیری بانکی نگاہ سوں ڈر ہے | لے حسنان اوتی ہے جمن جبوت

دل جوش مین آتا ہے تیرا رنگ حنا دیکھ | ای کاش حنا ہوتا کہ دھوتا کف پایت
از بادۂ اسرار دھوویں دفتر تقوا | گر ظرف کریں میکدۂ اہل ہدایت
وہ کون سا دن ہووے کہ ہنس بولے ادن تو | جس شوق سون دل شاد ہوئے از جور و جفایت
صابر ہمن تیری زلف کے سودا مین سرجن | آشفتہ نہو کر دن از شانہ شکایت

تجہ چشم کون کیا بادۂ گلفام کی حاجت | کب شیشہ لبریز کون ہی جام کی حاجت
آشفتہ دلان شوق سون ہوتے ہین گرفتار | تجہ زلف کے لت آگے نہین دام کی حاجت
مستان کون ہی گردش سرشار نگہ کی | ہر وقت گزک سیب کیا بادام کی حاجت
لیلا کی جو دیوانہ ہوا عشق مین اس کون | ناموس سوں ہی ننگ و کہان نام کی حاجت
غمزہ سون صنم نے کیا جس دل کون برہمن | کب عشق مین ہووے اسے اسلام کی حاجت
ملتا ہی سجن [illegible] مشتاق کشش سون | کیا قاصد و کیا نامہ و پیغام کی حاجت
جوبن کون تجا جس نے سرجن کے رتہ مین | صابر اسے کیا جوک مین آرام کی حاجت

ھو

ہیات جس کون ہی تیری نہ گل خار کی حاجت | کب اس کون ہووے گلشن و گلزار کی حاجت
تجہ زلف کی بس سین کہ معطر ہی گلستان | نے سنبل و نے نافہ تاتار کی حاجت
ہی جس کے نظر تجہ مہ رخسار سون روشن | کیون رہوی اسے شمع شب تار کی حاجت
تیری بو کہو [illegible] آئینہ کہ ہی نور کا لت کا | نے چاند و نہ خورشید کے جھلکار کی حاجت

٦٠ [illegible]

جو مست ہین ساقی کی محبت کے ہمیشہ
اب ان کو نہین بادۂ سرشار کی حاجت
جو عشق کی رہ مین ہین شب و روز بگولے
نے ان کو قبا کی ہی نہ دستار کی حاجت
جس دل کے گلو بیچ ہی پہندا زلف صنم کا
کیون اس کو رہی رشتۂ زنار کی حاجت
صابر مجھی اس نرگس شہلا کا تصور
کافی ہی نہین نرگس بیمار کی حاجت

ھو

میری دل کو خدا درپن بناتا کاش از قدرت
کہ کہو نکہت کی تجلا دیکہ رہتا محو در حیرت
قیامت ہی جدا ہونے من ہرن کی حق نہ دہکلاوی
کہ ہوتا ہی جگر خون یاد کرکی وصل کی عشرت
چرا دیتا ہی شاخ اوپر بنانے آشیان اس کو
نہین ہی عشق مین بلبل کو ذرہ چمن کی حرمت
جنون لیکی فن سین مجنون عشق مین لیلا کی عاقل ہی
عجب دیوانہ کر کر مجانی خلق مین شہرت
خدا وہ دل کری دیکہو چند رمکہ حرجانی کا
کہ جاوی بہول خاطر سون جدائی کی غم و حسرت
مٹہائی کی رکہی کا چاشنی کب لگی تبسم مین
کبہی شیرین بچن سی لعل خندان کی چکہا مرت
شہان خوش ہین اگر ملک و سپاہ و مال سون صابر
ہمین فقر و قناعت ہی کافی عشق کی عزت

ھو

کچہ سکہاتا ہین نگہ کو دل اوپر لگی چوٹ
مشق خونریزی کرا ہی ناز سون کہو نکہت کی اوٹ
عید قربان مجہ ہووی وہ دن کہ تجہ پک پر شوق
سر فدا کر کر اتارون بہار کا کاندہی سون بوٹ
نون نہین ملتا ہی نحس آج مجہ سون ای سجن
اب ہوا معلوم مجہ کون کچہ ہی تیرے من مین کہوٹ
جس نے کہایا ہی تیرا لکان کی دل او پہ سنان
تجہ قدم پر جان فدا کر کر رہی لوٹ لوٹ

دشنام کہت مشہور [illegible] بامزہ — مشرب نکات کا ہوں طلبگار الغیاث
دل میں کھلا رنج جدائی سوں لالہ زار — کیوں کر نہووے ہر مژہ خونبار الغیاث
بسدن نظر ہی مجھ جو تصویر صابرا — جب سیں سنا ہی وعدہ دیدار الغیاث

ہو

آشفتہ کر کے دوش اوپر مشکناب آج — کاکل کہیتا سوں ڈہانپیں آفتاب آج
تجھ حسن لالہ رنگ کے سرخی کے تاب سوں — ڈھل ڈھل عرق ہوا ہی رخ میں گلاب آج
کیوں مست میکشاں نہ ہیں تجھ نگہ کوں دیکھ — چوتے ہیں ہر اک چشم کے خم سوں شراب آج
تک باندھ تیغ [illegible] اے [illegible] خشم ناک — کس کوں کرو گے قتل بناز و عتاب آج
توں مہرخاں کا بادشہ ہے ہوش جیوا — دی بوسہ زکات مجھی انتخاب آج
کاکل کا بہار دیکھ تیری مو کمر اوپر — پڑتے ہیں مجھ جگر میں عجب پیچ و تاب آج
خورشید رو کے تاب سوں بھر بھر نظر نہ دیکھ — آئینہ تا نہووے تجلا سوں آب آج
رکھتا ہی خط سبز سوں عیسے کا معجزہ — نام خدا او شوخ ہی صاحب کتاب آج
تصویر سان درس کے تماشا سوں صابرا — آتی نہیں ہے شوق مجھ انکھیاں میں خواب آج

اہو

مجھ گھر کبھی مہرو کا نہیں احتیاج آج — دل میں کیا ہوں عشق کا دشمن سراج آج
دیتے ہیں باج میر خجند سمرکوں مہرخاں — زمیندہ دیکھ نام خدا تخت و تاج آج
مژگاں سیہ سے غمزہ وزیر و امیر ناز — کیوں نہ کری توں حسن کے نگر میں راج آج

محمد سے پایا ہمن تجھ میں ناموس دنینک کوں
پیدا کیا ہی عشق میں نام و نشان آج

سپیاری جیبوں جو نہ جگر من کہن کہت بنا
موہن کے کہاوتی کمن بند ناؤیں کے پان آج

وہ دن خدا کرے کہ سجن پاس رو برو
ہووے رقیب خوار کہ کرنا ہی شان آج

کہونگہٹ میں دیکہ یوسف ثانی کا چاند مکہ
بہتین میں دل ہوا جو زلیخا جوان آج

سہیلیاں بجا ہی دیویں بدنا وا اگر شوق
انکہیوں کا نور و تن کا سجن ہی بران آج

مجہ عشق یار کیوں نہ ہووے مایہ حیات
ہی زندہ اس کے شوق سوں روح روان آج

کیتوں دربدر پہرا ہی بہولا ہو رزق کوں
جس نے کہ جان دیا ہی وہی دیکا نان آج

ہی آرزو کہ ساکن میخانہ ہو رہوں
پیٹہ پیٹہ شراب عشق زشوق مغان آج

مجہ ذرہ دل کوں سنہ کے محبت نے صابرا
خورشید کر رکہا ہی کہ ہی مہربان آج

بسو

پہولن کے دیکہ گلشن چمن رنگ کے ہار آج
مجہ چشم دل کے آگے کہلی ہی بہار آج

ذاہو کہری میں منتظر بات کہات میں
آتا ہی کیا شکار کوں صد شہسوار آج

وہ نور چشم دیکہ کے انکہیوں میں جلوہ گر
کہلتے ہیں مردمان کے دلاں کے کوار آج

جوں ارسی بہبوت کوں مل مکہ کمر رات و دن
جوگی سے تجہ درس کا دل بیقرار آج

وسمہ سوں کر کے تیغہ ابرو سیاہ تاب
کس کے لوہو سوں سرخ رنگا ہی کٹار آج

تر بہو ہوں سیج پر تیرا برہا کے اگ میں
جلبل کے کیوں نہ ہووے دل و جان نگار آج

گل دیکہ داغ عشق کے انکہیوں میں جلوہ گر
چہوڑا ہی دل نے سیر گل و لالہ زار آج

کیوں دل نہووے مست مغنی کے سن نوا | مردنگ کے ٹکور سون نغمہ تال اج
پنچھا ہون محتسب سون کہ از شوق بیخودی | پینا شراب عشق مغان بی حلال اج
کیون کر نہووں دیکھ تجھے سرو گل نثار | ہی رونق بہار تیرا نونہال اج
تجھ سون خدا جدا نکری مجھ عزای جتن | نا بل نہووی تیری جدی سون سال اج
کیون حسد ابند دیکے نہ دیوین تجھ کون سر رخان | تون ہی ادا و حسن مین صاحب کمال اج
صابر کا دل ہر ذرہ وتون آفتاب وقت | اچھیا رین نور عشق سون رحمت نہ پال اج

سیج پر تیرے ہو ہون زندگیا کہون احوال اج | دل کے منچلے پہ پرابر تجھ بر کا جال اج
کیون یہ گذری کا تیری و عدن سین میرا آدرن | مژدہ ہی دروصال کا کرتون کہی کا کال اج
نا نکر کر مجھ سون کر و تیری کا بلبل مین سجن | جیونا البتہ ہو ویکا میرا جنجال اج
دل نی پھر کر زلف مین گل سون بسارا ہی وطن | ہر نفس اس بن پریشانی سون مجھ ہر سال اج
تا کہو نکہت التا کیہ نکلے اپنے پگ کے پاس من دیکھ | سایہ ہو ہو دل میرا چلتا ہی تیری نال اج
دیکھ درپن مین کہ بو مین سنبلستان کے زلف | ہی بہار حسن سون شاداب خط و خال اج
آوتا ہی مجھ نظر مین جون چند رمہک کا خیال | جیوا کہت سون لب کرتا ہی استقبال اج
ہی پہر کرتے انہک صابر وصل کا بر دن قرین | دل کے بندت نی دکھ پر تو پہر مین بہ لمو فراق

بہاری ہی میرا دل کا چمن اج | شگفتہ دیکھ و غنچہ دہن اج

کنکا ہو جو ہی تیری نہانے کوں شہ ہے — انجہوں کروں لبریز کر از دیدۂ تر آج
کیا شکر کہوں چشم کے امداد کا صابر — دیتے ہیں بہت مال سوں یاقوت و گہر آج

انکھیاں میں دیکھ لالہ شگفتہ زداغ آج — دل نے کیا ہی ترک تماشای باغ آج
حاجت نہیں ہے شمع کے مجلس دل کے بزم کوں — روشن ہی نور عشق سیں میرا چراغ آج
ای باد صبح سنبل مشکیں کے لا شمیم — ہوتا ہی گل کے بوسیں پریشاں دماغ آج
سرمست ہو خمار نہ دیکھی ز جام عشق — جس کوں پیالہ ورساقی مدد و ایاغ آج
دیوی میاں سو لطف خدمت میخانہ کر مغاں — پیمان کے ترک کوں ہووا میسر فراغ آج
جو معلکہ اپنے چشم میں رکھتا ہی نور کر — پاوی سبب کوں میرا سجن کا سراغ آج
صابر خیال زلف سے ازبس اپس دل — لبریز ہی ز سنبل تر میرا باغ آج

دہکلاو ہی چندر مہک جو مجھی ناز بہری آج — کہو نکہت کے اوپر وار ستوں حور و پری آج
کیوں شوق سوں خوباں نہ دیویں خط غلامی — چھاجی ہی تجھ نام خدا تاج زری آج
تجھ سرو خرامان کے لٹک دیکھ چمن میں — جھار رہی تیری راہ کوں شمشاد کہری آج
دہکلاوی ہی واللیل سوں والشمس کا پرتو — تجھ مصحف رخسار میں زلفاں کی لری آج
کیا لٹ کا دکھایا ہی چندر مہک نے کرتا صبح — جلتے ہی کہڑی شوق سوں شمع سحری آج
حق روز جدایی کا نہ دہکلاو ہمن کوں — خوش وصل کہ سو عیش برابر ہی کہری آج

صابر افقر کے نعمت سوں مجھی حق نے دی — عشق کے دولت و مسند زکرم خوش ہزاج

٭٭

مجنوں کوں راہ عشق میں کہر کا چہ احتیاج — جس کہر کا بام چرخ ہی در کا چہ احتیاج

جن کے نگاہ پاک سوں ہتی ہے خاک زر — ان کوں طلا و لعل و گہر کا چہ احتیاج

روشن ہے بزم دل کے ہماری ز نور عشق — شمع و چراغ و مہر و قمر کا چہ احتیاج

میٹھی بچن سجن کے ہمن کوں ہیں دل پسند — قند و نبات و شیر و شکر کا چہ احتیاج

کرتے ہیں راہ عشق کے جو بیخودی سوں طے — ان کوں مقام و کوچ و سفر کا چہ احتیاج

جو کر دیا د عشق کے رہ میں ہیں رات و دن — ان کوں مکان و خانہ و در کا چہ احتیاج

جوں لالہ داغ عشق سوں ہی تازہ صابرا — مجہ دل کوں سیر و باغ و ثمر کا چہ احتیاج

٭٭

تجہ غم سوں دل انگار ہی ای دلربا سمجھ — جوں لالہ داغ دار ہی ای دلربا سمجھ

دل لے کے عشق دار کے نہ پوچھی کبھی خبر — کیا مہر و کیا پیار ہی ای دلربا سمجھ

کر محبت م رقیب کوں ہم سوں نہ بولنا — کیا ظلم کیا اندھار ہی ای دلربا سمجھ

تجہ ناوک نگاہ سوں ہو چاک چاک دل — گل سیں جگر فگار ہی ای دلربا سمجھ

دی دی کے وعدہ وصل کا آنا نہ پوچھنا — یو کیسا اضطراب رہی ای دلربا سمجھ

تجہ دہ میں آج نین جو تصویر محو ہیں — کیا شوق و انتظار ہی ای دلربا سمجھ

کر دیوی کنج حسن کے یکبوسہ زکات — احسان ہے بلد کلد ہی ای دلربا سمجھ

درسن دیکھنے کے تئین سوں ہوں بسکہ بیقرار ‏ ‏ ‏ برلب ہو جان زار ہی ای دلربا سمیج
کہو نکہت انتہا کے مہر سوں چند بس مہکہ دکہا ‏ ‏ ‏ نما برا امید وار ہی ای دلربا سمیج

نکلی ہر نجہ کہو نکہت کے تجلا سوں نور صبح ‏ ‏ ‏ کر مہکہ دکہا کے پاندس روشن ظہور صبح
شق القمر ہین تیری گریبان کا نور دیکہہ ‏ ‏ ‏ تجہ آستین کہین بوسہ دی اور سینے نور صبح
موسے نبی کون قرب عطا کر کریم نے ‏ ‏ ‏ نور و ظہور آپس دکہایا زطور صبح
دینے کون بوسہ تیری قدم پر جو آفتاب ‏ ‏ ‏ ہووی ہی اشتیاق سوں ہر دن عبور صبح
کشتی ہین اسکے خوف نہین لہر و بحر کا ‏ ‏ ‏ جس کہین اتاری بحر تلاطم سوں پور صبح
بیدار ہو کے دیکہہ شبی جلوہ نور کا ‏ ‏ ‏ تا ہووی من کا آئینہ روشن نور صبح
فردا ربی درس کے تجلا سوں بی نصیب ‏ ‏ ‏ جو آج کہو وی تا شبہ سوں نور و ظہور صبح
منس ساہی ان کے پور دو عالم ہین صابرا ‏ ‏ ‏ جو ہین خدا کے ذکر سوں نس دن صبور صبح

ہی آج تازہ گلشن دل از نسیم صبح ‏ ‏ ‏ آئی ہے باغ سوں شاید نسیم صبح
نور و ظہور دیکہی تجہ لا سوں عشق کا ‏ ‏ ‏ جو صبح خیز ہووی چو موسے کلیم صبح
آب حیات خضر کون ظلمات سوں ملا ‏ ‏ ‏ توں ڈہونڈ شب کے پردے ہین فیض عظیم صبح
شب تا سحر انہو کے مژہ ہین انجہو سوں تر ‏ ‏ ‏ بی جن کے دل ہین روز قیامت کا بیم صبح
عاشق ہین جو بہ زیر نیسان اشک کے ‏ ‏ ‏ لبریز کردہ دیدہ زر در تسنیم صبح

فردا دیوین کے اہلِ عبادت کے شاہدے — حسابِ زبان و دیدہ بہ پیشی کسریم فسیح

٩٣

مغان کے عشق سون ہی ہمکون جام عشق مباح — کہان ہی محتسب بیربا کہ دیوی صلاح
ہمیشہ عشق کے مستی کے جن کون لذت ہے — نعیم میکدہ باہو رہین شام و صباح
نوا مقام حسینی مین سن کے مطرب سون — برقص ہی دل و در جوش بیخود ارواح
سحر کے فیض سون رحمت کا در اللہ دیر کہول — کہ قفل معرفت حق کا ذکر ہی مفتاح
نہین ہی عشق کے کشتی مین خوف طوفان کا — کہ ناخدا ہی خدا اسین ہر رضا ملاح
سنجن کمر کون کسے باندہ جیرہ کرنکدار — کمر کون کہول کے بانکے کہی نہ باندہین سلاح
ہوئین تمام میری مشکلات حل صابر — ہوا ہی ورد مجہی جب سون اسم یا فتاح

٩٤

کہان ہی ساقی مہ رو کہ ہی ہوای قدح — بعشقِ پیرِ مغان دیوی درد لای قدح
چمن میں دیکہ کے سرمست غنچہ و گل کون — ز نالہ بلبلِ شیدا ہی در نوای قدح
چرا نہ مست ہو دل چمن کے خوشبو سون — کہ بو ہی نرگس و گل مین ز عطر سای قدح
زکات عشق کے مستی کے دیو تا ساقی — پڑا ہون بردرِ میخانہ از برای قدح
ہوا ہون پیرِ مغان کا مرید و بادہ پرست — کہ مے پرست کہین رند و ہم گدای قدح
قدح کون کیون نہ دیوین دل سون میکشان تعظیم — کہ سر او پر سے صراحی کے آج جای قدح
ہووی ہمیں بادہ کشان کے دعا ازان مقبول — کہ وِردان کون شب و روز ہی دعای قدح

زدل جون صحبت اہل ریا سون بیگانہ　　کہ نیک و بد سون ہی آزاد آشنای قدح

نہ آوی عشق کے مستی سون جین زاہد کون　　سنے زقلقل مینا اگر ثنای قدح

ہوا ہی خضر کے مستی مین جو سکندر وقت　　خبر اسے ہی زجام جہان نمای قدح

مغان کے مہر سین ہمن کیون نہ پرورش پاوین　　کہ میکش نمین کہا تا ہون بینوای قدح

ـ

شگوفہ جون مین ہر دیکہہ نوبہار قدح　　کہری ہی جام لی نرگس زیاد کار قدح

زنشہ چور دکہی جس نے نین ساقی کی　　ہمیشہ مست ہی فارغ ہر از خمار قدح

جو پاوی عشق کے درجہان لذت　　کری زشوق جو منصور سر نثار قدح

نہ دیکھی روز قیامت تلک خمار کبہی　　جو ہوی عشق مین ساقی کی نشہ دار قدح

ہمن کون خدمت میخانہ کر مغان بخشی　　رہین جو شیشہ شب و روز در کنار قدح

ملی زنشہ مقصود اس کون جام بقا　　جو آوی بادہ پرستا نمین در شمار قدح

کبہی نہووی دو عالم مین شناہر امجد　　پلاوی جس کون مئی عشق مہ عذار قدح

ـ

نگر تیرے دیکہ کے اوپر کاکل سا گستاخ　　کمند سنبل ترمین نگر صبا گستاخ

طرہ کا پیچ جو مبکر اوپر کیلا ہر سنبہال　　کہ بوی مشک مین ہوتا ہی اژدہا گستاخ

بہنوان کے کنج اوپر خال دیکہ حیران ہون　　کمان کے گوشہ سون آزاغ کیون ہوا گستاخ

ہزار بار کہا تجہ کون اری مت دیکہ　　کہ ہو کا عاشق و ہر صبح و ہر مسا گستاخ

چمن مین دیکہ دوروزہ یے تازگی بلبل ۔ پہولان کے نال ہی از نالہ و نوا گستاخ
تاراج تانکری حسن صندلی آکے ۔ زد برد سر نکرون دل کون ہر دو گستاخ
خیال غیر سون بیگانہ رہی ای صابر ۔ نکرے دل کون بجز عشق آشنا گستاخ

چندر سے مہک کے اوپر زلف کون نکر گستاخ ۔ کہ خوش نہین ہی کہتا سون ہوا چندر گستاخ
نہ کہا ورغوطہ چرا اشک سرخ مین یاقوت ۔ کہ تیری کانو سین ہی لعل ارکہ گستاخ
چرانہ خون جگر شب کے میر مژکان سون ۔ کہ رنگ پان ہی تیرے لب سین تا سحر گستاخ
مبادا موی میان پر لچک پڑی ظالم ۔ نکر تون طرہ پیچان کون بر کمر گستاخ
بجاہی نالہ و فریاد کر کری بلبل ۔ کہ داغ عشق ہی لالہ کون در جگر گستاخ
کبہی نہ نرم ہووی سنگدل سریجن کا ۔ نہوے نالہ شبا مین کر اثر گستاخ
کری نہ رشک سون پروانہ کیون نہ جان قربان ۔ کہ بزم عشق مین ہی شمع سون شرر گستاخ
کبہی دیو ہی کہر کا ہ لعل و گہ یاقوت ۔ لو پیکسے مین مجہی بس ہی چشم تر گستاخ
دسے ہی سینے مین مجہ دل کون ناکہ ہو صابر ۔ موتن کا ہار جو کرتا ہی سیمبر گستاخ

ہو

زداغ لالہ چمن بیچ دیکہ منقل سرخ ۔ ہوا ہی بلبل شیدا کا جیو جلبل سرخ
میری انجہون کا برسنا جو کوئی دیکہی ہی ۔ نہین سنا ہی کسو نی کہتا ہین بادل سرخ
نین مین آکے جو نور نظر اچنبہا دیکہ ۔ کہ ہیرون کون بر بین انجہون کے ہیکل سرخ

نظر میں لبک تیری مصحف جمال کی تفسیر | کیا ہو ل چار طرف خط دل شوید دل سرخ
حریر کیوں نہو ں سرخ مل کے تن سیکہ نال | کہ آب و رنگ بدن سے ہوا ہر مل مل سرخ
بنا ہی جب سے حنائے قدم کا پا انداز | ہوا ہی تب سے زر تا بیر رنگ مخمل سرخ
کیا طبیب نے صندل ہی درد سر کا علاج | بجا جوش سوں مجہ دل کے ہوکا صندل سرخ
کبھی خمار کے سرخی سوں کیا عجب صابر | کہ ہووی شوخ کے انکھیوں میں رنگ کاجل سرخ

ہو

آئے بہار و شوخ نے پہنا سنگار سرخ | پوشاک سرخ چہرہ زر سرخ ہار سرخ
آئینہ کیوں نہوں تماشا سوں رنگ رنگ | جامہ چکن کا دیکہ زری بوتہ دار سرخ
کیا پرورش ہی پائی نگارین پار کی | جس رنگ سوں ہی سرخ کل و جو بیار سرخ
دل میکشاں کے مستاں سا نیکے نین دیکہ | نشہ میں کاہ چور و کبہی دو خمار سرخ
منصور کیوں نہ پاوے شہادت کا مرتبہ | ہر مو بمو کہ اس کے لہو سوں ہی دار سرخ
کیوں کر نہ آوے خاک شہیداں سوں بوی خوں | ہر زخم سرخ سوں ہی کفن اور مزار سرخ
کس لالہ رو نی چہرہ دکہایا کہ در چمن | ہی غنچہ سرخ برگ و شکوفہ و بار سرخ
جس دن سوں داغ عشق نے دل میں کیا نہال | گلشن کہلا ہی در نظر و لالہ زار سرخ
صابر میرا انجہوکے بہار کا باغ دیکہ | خوناب دل سوں ہر مژہ ہی شاخسار سرخ

میری بہ رد کون ہی حسن خداداد | کہ روز افزوں ہی فضل حق کے امداد

تصدق کرکے تجہ سرو رواں پر — کیا ہی عاشقاں نی سرو آزاد
تیری قامت کا لٹکا دیکہ اٹ جہور — کہری تجہ رہ مین جو کن ہو کے شمشاد
نہ غنچہ بولتا ہی تہ سکے نی گل — کری کیون کر نہ بلبل داد و بیداد
تیری شیرین بچن کر یاد دل نی — . نتر دسون کوہ غم کا تا چو فرہاد
رقیبان شاد کرتی ہو درس دی — ہمن کون وعدہ دل رہکتی ہو ناشاد
نہووی سست دو تون کی کہر سون — بندہی ہر عشق کی مجہ دل مین بنیاد
چندر مہک کون دیوی خط غلامی — دکہی میری نظر سون کر بریزاد
جنونی عشق پر صابر فدا ہون — کہ ویرانہ کیا ہی دل کا آباد

یو ماہ نو ہلال نہین بر سما بلند — ہی تجہ بہنوان کی شکل سون نقش ہلا بلند
مجہ دل او پر لہت کی تیری زلف کا خیال — بلبل مین ہوتا ہی سیہ اژدہا بلند
شہلا نین کی عشق مین ہو سیر در چمن — نرگس کہری ہی ہاتہہ مین لیکر عصا بلند
کہینچی جو تیری طرہ کی تحریر در نظر — آشفتہ ہون ز شوق و ز فکر ہوا بلند
تیری کہو نکہت سون نور تصدق لی مہر و ماہ — بر آسمان جہری کہ مراتب ہوا بلند
بلبل کون گل نی عاشق شیدا دیا خطاب — سن سن چمن مین نالہ صبح و مسا بلند
کس مردمان کی کہر کون ڈوبا ورکا بحجر — انجہون کا میری چشم سون طوفان اٹہا بلند
جو جان کرین نثار شہیدان کی نام پر — ہی ان کا مرتبہ نجف کربلا بلند

خجلت سون نسترن کا ہوا قد چمن مین پست　　سرو روان کا دیکہ قد دلربا بلند

لٹکی ہر پیچ کہا کبہ لچک دی دل بر کمر　　کا کل کا سلسلہ ہی یو نام خدا بلند

دل مین خیال زلف کا کرتی ہی پرورش　　ڈرتا ہون رفتہ رفتہ کہ ہووی بلا بلند

صابر ہوا ہون شہ کی مناقب مین در فشان　　کیون کر نہووی میری سخن کی صدا بلند

ہوا زلف کا کہ لکہا سلسلہ بلند　　آشفتہ کی سوال کا ہو حوصلہ بلند

گلشن مین عشق دیکہ کی قمری و سرو کا　　گل آکی بلبلان نی کیا غلغلہ بلند

دن کون سا ہووی کہ تیری پاس روبرو　　ہجران کی آہ و غم کا سناون گلہ بلند

پوشاک سرخ پہن کی مت جاو باغ مین　　جل جل کرین یی گل کہ ہوا شعلہ بلند

گنگا اگر دکہی میری انکہیون کی بحر کون　　ہو یہ کہ موج اشک کا سی ولولہ بلند

لذت ہی راہ عشق کی کرنا خشم طی　　تا گل کری زخار مژہ آبلہ بلند

مستی سی رت نعرہ کہینچی ہی منصور دار پر　　کیا میکشان کا عشق مین ہی حوصلہ بلند

صابر اگر حقیر ہون پستی مین دہر کی　　رکہتا ہون چشم داشت زفقرا صلہ بلند

دکہ جلوہ کبہی آفتاب کی مانند　　کر بہ جیلی دل آیینہ آب کی مانند

تیری کہو نکہت سی شو غیان نو رکہا ہی　　نہ ڈہانپ چاند سی مکہ پر سحاب کی مانند

خماری نین تیری دیکہ مست خواب آلود　　ہوا ہی نشہ ہمن کون شراب کی مانند

بتری

تیری بھنوا کے یو محراب مین محباں کے / دعا قبول ہوے مستجاب کے مانند

تیری کہو نکہت کا تصدق کرون مہ و خورشید / دکھاوی چہرہ اگر ماہتاب کے مانند

خیالِ زلف کون سمجھا کر رتوں ظالم / رہا ہی دل کون لپیٹ پیچ و تاب کے مانند

عرق کون دُر اینہ کر گل رخسار / ڈھلی سب سیب ذقن پر گلاب کے مانند

زکات حسن کے دینے کے وقت کہو نکہت مین / تغافلی کے نکہ ہی جواب کے مانند

چندر مکہی کے سواری کے وقت آکے ہلال / چرن کون سیس ملے ہی رکاب کے مانند

بکنج فقر جو قسمت ملی قناعت کر / نہ دَور خوانِ طمع پر عقاب کے مانند

دو روزہ لذّتِ دنیا کے عیش و عشرت کون / کبھی خیال و کبھی بوجھ خواب کے مانند

مناز عمرِ فنا پر کہ بحرِ فانی مین / دمِ حیات ہی باقی حباب کے مانند

جہان ہی در نظرِ سالکانِ صاحب دل / جو گرد باد و سرابی خراب کے مانند

سحر رقیب کون گستاخ دیکہ موہن سون / انجہون مژہ سون بہا خون ناب کے مانند

ہمیشہ ہجر کے شب ما مین میرے ناوکِ آہ / لگی رقیب کے دل پر شہاب کے مانند

لبش کہ معجزِ خط سون حیات بخشے سب / مسیحِ وقت ہی صاحب کتاب کے مانند

سنا کے عشق کے بتیاں رجھار کہو ولی بر / جو ہنس کے بولے سجن ہجاب کے مانند

*

کہلا ہی داغ میرے دل مین باغ کے مانند / چہ باغ سرخ ہزارہ ہی داغ کے مانند

چمن کے سیر سون برہم ہو گل بنا بلبل / زنالہ خون سے جگر بید ماغ کے مانند

نہو وین مست جرا دل کہ نین ساقی کے — نکہ سون دیوی نشہ اباغ کے مانند
پرا ہی جب سون تجلای عشق مجہ دل مین — نظر ہر نور سون روشن چراغ کے مانند
خدا کبہی نہ دکہاوی رقیب کون صابر — کہ مجہ نظر مین لگی ہے کلاغ کے مانند

۴۶

تیری کمر کا میان دیکہ بال کے مانند — پرا ہی فکر مین مانے خیال کے مانند
نہ ماہ نو ہی فلک پر کہ خلق دیکہی ہے — بہنون کے شکل ہی تیری ہلال کے مانند
نہ خال ہی تیری محراب ابرو کے پاس — پرا ہی سجد مین حبشی بلال کے مانند
نین مین دیکہ کہ تجہ غم سون کلمین مردم کے — انجہون کے تار ہین موتن کے مال کے مانند
خدا جدا انکی عاشقان کون تجہ در سون — کہ تیری ہجر مین ہر دن ہی سال کے مانند
عجب نہین کہ تغافل دکہاو سن سن کے — جو شوق وصل کہون عرض حال کے مانند
خیال زلف سون کب دل کون ہو آزادے — کہ ہی صباح و مسا کلمین جال کے مانند
اگر چمن مین چلے ناز سون وہ سرو روان — اگے ز نقش قدم گل نہال کے مانند
وصال یار کا نزدیک ہے ہوا معلوم — دیوی ہی مژدہ میری چشم فال کے مانند
کری نہ کیون کے جگر چاک غمزہ ظالم — کہ ہر پلک پر نگہ ہاتہ بہال کے مانند
سجن بنا مجہی مشکل ہی زندگی صابر — کہ ہر نفس ہے میری تن مین کال کے مانند

زلف ہے تیری شام کے مانند — مکہ ہی ماہ تمام کے مانند

کیوں نہ دل عاشقاں کا صید کرے ‏— لٹ سیہ کاکل کے دام کے مانند

کبک نے سیکھ چال پکڑی ہے ‏— تیری نازک خرام کے مانند

گردش چشم مست ہے تیرے ‏— مے پلانے کوں جام کے مانند

نہ دکھا قند و شہد و شیر و شکر ‏— تیری شیریں کلام کے مانند

دان درس زکات کہوں نکتے کے ‏— وقف کر فیض عام کے مانند

مست ہے دل زغشوۂ ساقی ‏— بادۂ سرخ فام کے مانند

فرض ہے میکشاں کوں طوف مغاں ‏— حج بیت الحرام کے مانند

کیوں نہ خوش ہو دل صنم نے آج ‏— کہہ کہا رام رام کے مانند

عشق کے شوق ہے خرد و صابر ‏— ترک کر ننگ و نام کے مانند

ھو

کہونکہٹ میں دیکھ مکھ کر ابر اپری کے مانند ‏— درپن کا دل درخشاں ہے بجر کے مانند

کیوں لیوں میں تیرے آ کے مصری کا نانو عاشق ‏— تجھ لب کا ہر سخن ہے شکر تری کے مانند

تحریر تیری خط کے مجھ دل اوپر لکھی ہے ‏— قدرت کے کاتبے نے صنعت گری کے مانند

سنبل کے بوستاں میں خاطر آشفتہ ہے خدارا ‏— کاکل کے بو سونگھا جا مشک تری کے مانند

مجھ چشم کے کھٹا کوں جو دیکھ سانس بھر بھر ‏— کہوی کہ برستا ہے انجھوں جھری کے مانند

گھڑیال کان دھر سن بجتا ہے ہر نفس میں ‏— گھٹتی ہے عمر تیری پل پل گری کے مانند

دلدار کے جفا کوں مشتاق بھول جاوے ‏— مہر و وفا سوں بولے کر دلبری کے مانند

جوش جنگ من ہرن کے کیوں صلح شو ہوے   ہی ناز اور تغافل دل پرور کے مانند
جس دمین کلرخان کا ہی سوز عشق پنہان   مکہ اس کا زعفرانی ہی جعفر کے مانند
سن بخته ولی کا دل خوش ہوا ہی صابر   حقا زفکر روشن ہی نور کے مانند

٢

جو شاہ کون نہ بوجہی ہی وہ دلے کے مانند   در چشم حق شناسان ہی احولے کے مانند
قاصد خوشی سے پاتی شاید کہ آج لاوی   پہڑکے ہی آنکہ میری فال بیلی کے مانند
نام چندر بار کیون نہ اس سے سنہاوی   مالا ہی موتیون کے چنپا کلی کے مانند
انجہون کے جہرنے لاوین کیون عاشقان البیلے   کہ نکہت چندر سے مہکہ ہی بادلے کے مانند
فردوس کے حقیقت مجہ دل کہن کشف ہوئی   ہرگز نہین ہی جنت اس کے کلی کے مانند
مشکل کہ ہی اسان بلبل ہین دوستان کے   ہی کہن مشکل اسان ہونا ہیلی کے مانند
وہ دل خدا دکہاوی دیکہین ظہور شہ کا   آفت پڑی عدو پر یو بجلی کے مانند
سوراخ تن مین صابر از بس کہ ہی پڑے کی   ہر بند بند میرا ہی بانسلی کے مانند

٣

تیری کہو نکہت او پر ہی پتوں پند سری کے مانند   انکہو نہین آکر اکہون نور نظر کے مانند
کب غنچۂ زرد یو ہی مثر دستگون تنہ بت   میٹہی بچن ہین تیری قند و شکر کے مانند
لالہ رخان سون حاصل ہی جن کون عشق تر   ہو نس ہیران کے دل کا داغ جگر کے مانند
جو ہیم کے بہتی ہین جلبل ہو و رانکارا   نت شمع نال لیتے ہنس ہنس شرر کے مانند

در عالم

در عاشقی نہ پاؤ رکیوں نا تو بلبلا نین / رس پیلے جو کنول کا رہو بہنوئے مانند
عاشق کون ہر کسو نے غم پیا اگن میں جلنا / بیغش ہوتا کہ نکلے آتش سوں زر کے مانند
نیسان کے جہر لگائے مجہ چشم نے جو صابر / ڈہل ڈہل چلا مژہ سوں انجہو گہر کے مانند

کہو نکہت میں مہکا ہی تیرا الشمس الضحیٰ کے مانند / واللیل میں ہی جلوہ نور خدا کے مانند
آئینہ ہو ہو دیکہا عالم کے مہ رخان کون / میں نا رہیں نہ پایا تجہ دلربا کے مانند
دل خون ہی جوش کہا کہا کر شوق بوسہ دیوے / تجہ دست نازنین پر رنگ حنا کے مانند
گلشن کے سیر کر کر دل خوش ہوا کہ سنبل / ہی گل اور پر شگفتہ زلف دوتا کے مانند
ہوتے ہی میکدہ میں سب کے مراد حاصل / ہر رت [illegible] کے مانند
یک جرعہ پلا کے مشکل دلاں کے حل کر / ہی تو جہاں میں ساقی مشکل کشا کے مانند
آشفتگی سوں دل کمن ہوتا ہی زہر جیونا / از بس خیال کاکل ہی اژدہا کے مانند
کہو نکہت الست کے دیس دن خبر چاند مہکا / تجہ راہ پر کہڑا ہی صابر گدا کے مانند

ہوا

مت زلف حلقہ دار کون کر بر عذار بند / ہر تار تار میں ہی دل بیقرار بند
گلدستہ دیکہ تیرا سراو پر زر رشک گل / مرجہا رہا و شرم سوں در شہسار بند
کاکل کے لٹ بنو ہیچ کر لٹکی ہی مہکا اور / دل کے شکار کون ہی خم تابدار بند
کر قتل بہنوں کہہ تیغ سوں وسمہ کے تاب دے / خالی ہی عاشقاں کے جو سر میں شکار بند

زلف جوش کہا و تا ہی کہنا دیکھ پردے کے — ہوتے ہی تن مین جو الجھون کے بہار بند
بجاے کے رین و دن تب بھرا کے حال دیکھ — بر لب تیر نثار کمن ہر جان زار بند
جب تک نہوؤ غمزہ مین تری ایسے زلف — فرہاد کب رہی بغم کوہسار بند
سب سے کے گل کے عشق مین بلبل جفائی خار — ناچار ہی بفکر خزان و بہار بند
صحن مین دیکھ سرو کے قمری نے دلربے — گردن ہی طوق عشق سون بی اختیار بند
مجنون سون راہ عشق کے پوچھی کوئی خبر — ہی جس کے پگ مین آبلہ از نیش خار بند
آشفتہ ہی زشوق شب و روز صابرا — ہی جس کا دل بتار خم زلف یار بند

حلقہ بگوش ہی تیرا مہر و ستارہ بند — کیون نہ ہووی شوق سون در گوشوارہ بند
زلفان تیرے لٹ بکے شام کہنا چہو مہکر اوپر — جو دس کے ماہتاب مین کر ماہ پارہ بند
مشتاق دیکھ تیری چتون نگاہ کا — ہوور ہی چار شیشے سون نظر مین نظارہ بند
چاہا کہ سر عشق کا دل مین رکھون چھپا — جس آگ مین ہر شعلہ ہوو کب شرارہ بند
جو اہوان کون شوخی سکھی تیرے ناز سون — پھندے مین زلف مین نکر کیون چکارہ بند
مجہ آہ نیں اثر نہ کیا اس کے دل مین آج — کب تیر ہووی در جگر سنگ خارہ بند
مردم مین دھوم ہی مرے الجھون کے صابرا — جب چشمہ جوش لیوے نہووے ہزارہ بند

مکھڑا چندر سا دیکھ تیرا در نقاب بند — ہی جگ مین دھوم چاند ہوا در سحاب بند

ہر تار مار ہو ہو ڈسے عاشقاں کے دل | کاکل کا کر پہندا نہو پیچ و تاب بند
کہو نکہت بغیر تیری کہ ہی چاند مکہ اوپر | بدلے میں اج کون کری افتاب بند
تجہ زلف کے خیال سوں خند ہو ہو بہ چلے | نافہ کے بیچ کر نہو وی مشک ناب بند
نور نظر ہو جلوہ کری کر کری زروق | دل میں رہی نظارہ و انکہیوں میں خواب بند
تجہ مکہ کا دیکہ نور و تجلا چو افتاب | ہی ارسے کے چشم میں حیرت سوں خواب بند
تجہ لعل لب کے وصف کمنے رسن کے شرم سوں | یاقوت ابدار میں خوں ناب بند
بحر فنا میں موج نفس دیکہ صابرا | ہی دم حیات کا بہوا ے حباب بند

ہو

ہوا ہی جل کے جگرہ کے اگن میں سپند | بہی انکار دل و دیدہ یو جفا تا چند
نجانو نگوں سے ظالم نے تجہ کوں بہرمایا | کہ مجہ کوں بہول کے در بزم غیر ہی خورسند
زکات حسن کے کر دیوی بوسہ خوش ہو | دعا کروں کہ زچشم بداں نہ آدی گزند
چمن میں فاختہ و سرو کا دکہا جن عشق | گلو میں ڈال رسن عشق کا رہا در بند
سنے ہیں اس لب شیریں سوں جس نے میٹہی بچن | نہ بہاوی اس کوں نبات و نہ شہد و شکر و قند
بغیر شہ کہاں میکشاں کوں اوی چین | اگر ہزار دیویں واعظاں نصیحت و پند
خیال زلف پریشاں انس خاطر کر | بہر طرح دل دیوانہ ث دہی بکمند
جنون عشق میں مت پوچہ ننگ مجنوں سوں | کرا ہی شیشہ ناموس از نطاق بلند
ہوی کا کس کا جگر شعلہ درگروہ طناں | ہوا ہی سرخ قبا ہن کے سوار سمند

اگر نالہ کرون سینہ چاک بر جا ہے   کر من ہرن کون رقیبان کے نال نتوان دید
دیا ہی وعدہ دیدار جب سجن مرا دید   در سن کے شوق سین ہمارے زدیدہ خواب برد

بسکہ دہرتا ہے عاشقی کا درد   رخ مشتاق ہے زغم ما زرد
ہے نشان عشق کے ہویدا ہے   دیدہ تر زہر خواب آہ ہی سرد
کب میرا درد کان دہر کے سنے   جو محبت کے فن مین ہی بیدرد
کیا سجن کون خبر کہ ہجر انین   غم کے ہے عاشقان کے دل سون نبرد
عشق کے بات مین جو ہی ثابت   پاک نزدیک مین ہے جو مجنون فرد
کبہی آکے نہ پوچہا ظالم نے   کہ دلت در فراق غم سون چہ کرد
عشق کے رنج جو سہی صابر   در صف عاشقان ہی غازی و مرد

انکہیان تیری ہین نیند کے متوالیان پسند   جس مین بری ہین سرمہ کے دنبالیان پسند
زلفان کون چہوڑ مکہ کے اوپر آریے مین دیکہ   ہین سنس کے جوت بیچ کہتا کالیان پسند
میٹہی تیرے بچن کا کبہی یاد مین وہ مزہ   تجہ لب کے جن نے ہین کہتی کالیان پسند
من کون سین دیکہ پر تیرے سونے کے کان پہول   مجہ کون ہین لعل در کے جڑین بالیان پسند
مت کہو سینہ بند کہ تجہ سینہ بند مین   مت عاشقان کے دل کون برین جالیان پسند
کیون سروران کے نعمت الوان کر قبول   کچکول فقر کے ہین جیب شالیان پسند

زلف کے لٹ سوں نکر دل کوں جدا اے بے درد ‏ اگر تری قید پریشان کوں نہ ہو دام لذیذ
میکشاں کوں جو ہے عشق پیالہ ور ساقی ‏ بخشش تہ جرعۂ صہبا کوں نہ انعام لذیذ

ایضاً

گر عندلیب کوں گل و گلزار ہے لذیذ ‏ عاشق کوں گلعذار کا دیدار ہے لذیذ
کب دیکھتے ہیں خوش ہو تماشا بہار کا ‏ جن کوں نظارۂ گل رخسار ہے لذیذ
شیریں بچن ہیں گرچہ سجن کے لذیذ تر ‏ مجھ کوں عتاب و ناز کے گفتار ہے لذیذ
جب سوں دیکھی ہیں ساقی کے مستی میں چور نین ‏ پیماں کشاں کوں نشۂ سرشار ہے لذیذ
جس کے نظر ہے محو تماشائے حسن سبز ‏ اس کوں جو آرسی دل بیدار ہے لذیذ
مجنوں صفت جنوں نت جو ہمیں ہے کامیاب ‏ لیلا کے عشق میں اسے ہر کوہسار ہے لذیذ
ہے رہروان عشق کا دل باغ صبا ‏ در چشم آبلہ کہ گل خار سے لذیذ

ایضاً

لٹ بنی دیکھ شوخ کے دستار ‏ عاشقاں کت پڑی ہزار ہزار
جلوۂ حسن گلعذاراں سیں ‏ خانہ ارسی ہوا گلزار
حلقۂ زلف کوں پریشان کر ‏ دل آشفتہ کاں نکر افگار
سن کے بچہ پستہ لب کے میٹھے بچن ‏ دل کا طوطی ہوا ہے شکر بار
زلف کے لٹ نہ دی صبا کے ہاتھ ‏ کہ لٹا دی کے نافہ تاتار
توں مسیحائی وقت ہے ساقی ‏ زندہ کر دل کوں از مے اسرار

جب سین انکھیوں مین اب مرد — دل سے روشن جلوۂ دیدار
شیشۂ دل ہی گھر پری روکا — کیون پری اس مین غیر کا انوار
ای چند رہیکہ سجن خدا کے قسم — تجہ درس کا ہی شوق لیل و نہار
اپنے صاحب کے کر خبر لیو سب — حسن و خوبی سون ہو دن برخوردار

عشق کہتا ہی پیئہ مے سرشار — عقل کہتی سے پھر سے استغفار
عشق کہتا ہی عاشقی مستر — عقل کہتی سے عاقلے درکار
عشق کہتا ہی کوہ و صحرا پھر — عقل کہتی ہی دیکہہ باغ و بہار
عشق کہتا ہی چاک کر خرقہ — عقل کہتی ہی باندہ لے دستار
عشق کہتا ہی عشق بازی سیکہ — عقل کہتی سے بہول یو گفتار
عشق کہتا ہی عشق کر مونس — عقل کہتی ہے عقل سون ہو یار
عشق کہتا ہی میر سینے کر — موج ساقی یکہ درکون لیل و نہار
عقل کہتی ہی زہد و تقوا این — نانوا ہینا نکال و دل خوش دار
عشق اور عقل کا مباحثہ دیکہہ — مختصر یک سخن کیا اظہار
[illegible] اعشق تو نصیب کیا — عقل سے گرچہ ہمدم و غم خوار

[illegible] کری جلوہ کری انکہیوں نین کر — جون نور کہور خلق [illegible] چہپا کر

تجہ حسن کے دوکان رہی بہر نور ہمیشہ — کر دیوی درس دان مجھی آکے بلاکر

تجہ لعل کے سرخی سوں کیے رنگ خجل ہیں — یاقوت کوں مت ننگ لگا پان چباکر

لایا ہوں تیری نذر کوں لعل جگری دل — گر شوق ہووی تکمہ کلمناری قباکر

درسن کا بکہاری ہو رہوں تیرا سلامی — مہک چاند سا دکہلا ہے جو کہر گہونگہٹ اٹھاکر

بہر شکل مہ نو نہ دکہوں چرخ فلک پر — ابروی ہلالی نہ چہپاوی جو دکہلاکر

تا چند خم زلف میں آشفتہ ہے کا — اے دل کبہی آرام سوں آکہ میں رہاکر

گر شوق ہی صابر کہ دکہی چاندنے مکہ کوں — آئینۂ دل زنگ کدورت سیتی صفاکر

ہو

آیا ہوں دور سیتی سجن تیری آس کر — توں مت تغافلی سوں جہاڑ دو اداس کر

پہچاجی ہے تجہ کوں نام خدا سرخ پیرہن — مجہ خون دل سوں رنگ کے گلگوں لباس کر

آتے ہی بوی عشق کے از قبر کشتگان — آکے مزار اپنے شہیدان کا پاس کر

کاکل کے پیچ و تاب سوں آشفتہ حال ہوں — مت کہول زلف و دل کے پریشان ہوس کر

صابر ہوں مدح خوان ہو تیری درگاہ کا — اے شاہ حسن مہر سوں اتنا قیاس کر

ہو

پیتم نے دل جو موہ لیا میٹہی بات کر — من خوش ہوا کہ قند و شکر کے نبات کر

گر حسن ہے زکات تیرا پاس جمع ہے — درسن کا دان ہنسکے کہو نکہت برات کر

مکہڑا کے لٹ کوں جہو کے خورشید اور پہ — کرنئی ہے زشام کہتا دن کوں رات کر

دو چنداں نور پاویں دیدۂ مشتاق درگس وں
نظر کے روشنی بخشے چندر مکھ کر سجن آکر

میاں سوں مہر سوں البتہ دیوں وصل کے وعدے
شکایت نامہ ہجراں کا پڑھی کر من ہرن آکر

عجب کیا ہر شہید اس کا دوبارہ زندہ پاوے
دیوے نظارہ گردہ شوخ در وقت کفن آکر

اٹھی جلبل کے لالے کے جگر سوں شعلہ حسرت
تو داغ عشق کر دیکھی مرے دل کے اگن آکر

مرا کلبہ خوشی سوں ہووے فردوس برین صابر
اگر قاصد دیوے پیغام وصل گلبدن آکر

***

خواب میں میری یار رو آکر
دل کے گھر تا ہی جت دو جو آکر

جب سوں درسن دکھا ہی درپن نے
اکہری ہو سکے ہی رو برو آکر

مجھ کوں شیریں ہی تلخی دشنام
دیوے گر شوخ تند خو آکر

زلف کے لٹ نہ دی صبا کے ہاتھ
شکوہ کرتی ہے مو بمو آکر

تازہ رکھتی ہے عاشقاں کا مشام
سنبل تر سے مشک بو آکر

جیو واروں زشوق ساقی پر
گر پلا دی ہے سبو آکر

کوں جھکر اکسری رقیباں سوں
جھو سیتی گر نے ہیں گفت وگو آکر

عشق کا رنگ گر طلب صابر
گر دیوے مکھ کوں آب رو آکر

***

سنا وی کو سپے شیریں کوں غم فرہاد کوں جاں کن
کہ پوچھے حال ہجراں کا خبر نہ دو درس جا

کہا ہوں من کے لب تھرا لیے میرے طفل سخنداں کن
کہتا سنی یہ رخصت دی کہو سنا در سوں جا

حزر

نہ درسن ہی نہ وعدہ ہے نہ ہی پیغام ملنے کا ۔ کروں کیا اس سجن کو جی میں دل ناشاد سوں جا کر

نہ گل و میں وفا دیکھی نہ گلشن میں بقا بلبل ۔ فغان و نالہ سیں کہو گل و شمشاد سوں جا کر

انکا دو مہر سوں چشم و دل صابر منور کر ۔ کہو روشن ضمیر و صاحب ارشاد سوں جا کر

ایہ

کوئی نہ کہے کبھی اس گل رخسار سوں جا کر ۔ توں گل ہی نہ مل ہر خس و ہر خار سوں جا کر

عشاق کے انکھیوں میں پڑی داغ ز غیرت ۔ وہ لالہ رلا جب سیتی اغیار سوں جا کر

سنتے نہیں کر سرو غم و نالۂ قمری ۔ کہتی ہے دیکھ اپنا گل و گلزار سوں جا کر

عاشق کے دوا جز رخ دلدار نہووے ۔ یو درد سنو عشق کے بیمار سوں جا کر

کب سیر ہووے درس دیکھن سوں دل مشتاق ۔ تحقیق کرو تشنۂ دیدار سوں جا کر

باتی میری کر شوخ نہ بانچی اری قاصد ۔ پیغام سنا یو در و دیوار سوں جا کر

امید ہی صابر کہ در میکدہ پوچھوں ۔ از شوق مغاں مستی سرشار سوں جا کر

ای شوخ کبھی میری طرف آکے گذر کر ۔ تا دل کوں تیری نذر کروں ہاتھ پکڑ کر

اشفتہ و دیوانہ ہووے کر دل مشتاق ۔ توں زلف کے زنجیر سوں رکھ اج جکڑ کر

ہی تیری نگہ مہر کے اکسیر حقیقت ۔ تک میری طرف دیکھ کے مج قلب کوں زر کر

مج دل کے نگینہ بیچ اگر آپ کی سماوے ۔ میں جیو رکھوں تیری تماشا کوں بھنور کر

تج عشق سوں انکھیوں میں کھلی داغ ہزاری ۔ از شوق کر جنس لالہ ہی دل میں ثمر کر

جیبا ہے مشک نافہ ہیچ و سنبل گل کے بر درہین — بہار حسن مین تجہ زلف و خط کا منکتہ سن کر

ہوا حلوا فروشان کے دوکانو مین خلل بید — تیری لب کے شکر یاردن کے خوبی کے شکل شکر

کتان ہو عاشقان آئے ہین قربان ہونے تجہ مکھ — تیرا گھونگھٹ کے جھلمل مین یو چودس کا چندر سن کر

شہیدان جان سپر کرتے ہین تجہ چشم ۔۔ آ کے — تک قاتل کے ہاتہون مین سیہ تابے حجر سن کر

صدف مجہ چشم کے لبریز ہین یاقوت و گوہر سون — تیری کانون کے بالے کون پر از لعل و گہر سن کر

میری مضمون رنگین سون ہوا ہے خوش و ہر صاحب — سمجھ کے شاد ہوتا ہے جو شعر مختصر سن کر

اے دل انکھیان سون انجہو آمیز کر — ابر نیسان نے کون گوہر ریز کر

صبح کا کر شوق ہے دیکھی ظہور — چشم کو ہر بار کون شبخیز کر

چاہ تا ہے دوست کر دل مین نبے — غیر کے دیدار سون پرہیز کر

آو تا ہے وہ ہتیلا قتل پر — وسمہ سون شمشیر ابرو تیز کر

ہے حسن کا شوق موہن لعل کوہ — چشم سون خوناب دل لبریز کر

یا رہی انکھیا نمین مہمان اج رات — اشک و خون سین خانہ رنگ آمیز کر

خوب رویان کے ملن کون صابرا — نقد دل کم ہدیہ دست آویز کر

دل ہوا دیوانہ کہیچ تدبیر کر — زلف کے لٹ سون جگر زنجیر کر

مصحف رخسار ہنس کے دکہا — تا سنا اون رو برو تفسیر کر

شوق تیرے درس کا کر ای چشم دل — نقش دل پر دوست کے تصویر کر
باج دیتا ہون سنہ دلناز کون — جن رکیا ہی ملک دل تسخیر کر
غم فنا نیں ہے بنا کون جون حباب — کن کہے سیلاب سون تعمیر کر
ہی شراب شوق کے میتے سون چور — جو مغان کون بوجھ تا ہی پیر کر
کاش رکھی میکدہ کے در اوپر — خاک صابر مجہ کون دامنگیر کر

ای غنچہ دہن بہت کبھی باغ مین کہل کر — تا بلبل و گل خوار ہوین کوچ چمن ول کر
تجہ حسن کے سرخی سون عرق جاہ ذقن مین — یاقوت درخشان ہوا رخسار سون ڈہل کر
جس رات کون تو جلوہ چندر مکہ کا دکہاوے — تا صبح رکھون شمع کون فانوس مین گل کر
تجہ سرو خرامان کے لٹک دیکہ کے قمری — دیکہہ من کا سنائی ہی تجہی نالہ و غل کر
گنگا ہو بہی ہین تیری اشنان کمن انجہون — گر شوق ہی آنے کا رکھون ہر مژہ پل کر
تجہ وصل کے قاصد جو خبر دیو خوشی سون — جاوین غم و اندوہ میری غم کے بہل کر
ہون جب سین جدا در کہ میخانہ سون صابر — پیتا ہون شب و روز زغم اشک کون مل کر

کیون نا [illegible] ای رونق گل باغ مین چل کر — آ بس کے گلشن مین تماشای کنول کر
[illegible] عشق کا دل مین جو کہلا باغ ہزارہ — جون لالہ [illegible] داغ [illegible] انکھیو مین بہل کر
[illegible] تیری کاتب قدرت نی ازل سون — مجہ ذال مین لکہی مہر کے انوار کہین حلو کر

ہر رات کوں زیب ہلا کے چندر مکھ کا جلا — مت شمع و پتنگا کے محبت میں خلل کر
فانوس میں کب ڈھن کری شمع میا سوں — پروانہ فدا کر نہو ویا شوق سوں جل کر
رکھ خاک شہیداں کے اوپر ہنسکے قدم کوں — تا یو چمن چمن تیری کفن سیتی نکل کر
تجہ درس کوں نرگس ہو مزار شہداں میں — انکھیاں ہیں شہیداں کے کہ نکی ہیں اچھل کر
جو کن ہے تیری قامت رعنا کے لئے چھو — تجہ راہ میں شمشاد کھڑی بیہس بدل کر
تک میری طرف مہر سوں آج خدا را — بیکل ہوا ہے تیرا شوق سوں مت وعدہ کا کر
مدت سیتی ہے شوق کہ تجہ خاک چرن کوں — پر نور کروں چشم کوں رخسار کوں مل کر
تجہ لعل شکر بار کے دشنام کوں صابر — کیوں خوش نکرا رس کے کہ یو جھا عمل کر

ہو

مکھ اوپر زلف پریشان مت کر — در کہتا چاند کوں پنہاں مت کر
دیکھ درپن کے طرف ہر ساعت — چشم مشتاق کے حیران مت کر
دل ہے تجہ کا کل مشکین میں اسیر — جانمن بے سرو سامان مت کر
دل اغیار نوازش کر کر — دیو ہم چشم سلیمان مت کر
دل سوں تیرا ہے ثنا خوان صابر — توں فراموش ثنا خوان مت کر

جانمن غیر پر کرم مت کر — غیر محرم کوں محترم مت کر
زلف کے لٹ میں کر کے دل پا صید — نو اسیران اوپر ستم مت کر

دل اگر تجہ کون دیوین مشتاقان | برہ کے کس مین ہم مت کر
شوق سے کر سحر کا دیکھی ظہور | نیند ای دیدہ صبح دم مت کر
دل کون کر عشق غیر سون اباد | کعبہ مین خانہ صنم مت کر
سہکہ اگر یاوی عشق مین یاد کہہ | شکوہ از رست عیش وغم مت کر
دولت فقر حق سنے دی صابر | شکر کر فسکر بیش وکم مت کر

دیا دل جس نے عشق یار لیکر | ہوا خوش دی کم و بسیار لیکر
گل آئی رشاخ سون گلدستہ بن کر | رکہی کر سر او پر دلدار لیکر
دیکہہ اپنا کا تنی آپ ہی بلبل | چمن مین نالہ ہا سے زار لیکر
ختن سون نافہ تجہ کاکل کون ہدیہ | چلاہی مشک از تاتار لیکر
فدا کرنے کون تجہ پر دوش اوپر | کہڑی مشتاق سر کا [illegible] لیکر
رکہین سر تجہ چرن پر جان فن تا | تون کہر سون نکلے کر ترو ار لیکر
کبہو نکہت الفتا کے دل درسن میا سون | کہ جاوین دولت دیدار لیکر
طواف میکدہ کر جال کے صابر | کہ آوین نشئہ سرشار لیکر

تیری زلف و نین کا نام لیکر | لٹا یا سنبل و با دام لیکر
تیری انکہیون کی سیتی دیکہہ نرگس | کہڑے بی محو سر پہ جام لیکر

معطر باغ کون کرتے ہیں سنبل — تیری کیسو سین خوشبو ادا لیا
خوشی سون نقد دل قاصد کون بخشون — کر آوی وصل کا پیغام لیکر
چلا ہون طرف کعبہ بیت الحرم کے — جنون عشق کا احرام لیکر
جو باندہی تجہ صنم کے زلف مین دل — نجاوی کفر سون اسلام لیکر
تیری کاکل کیے لٹ مکون ہدیہ نافہ — دیوی سیہ مشک تر از شام لیکر
تیری لعل مسیحا سون زمعجز — خوشی بی فیض انفاس دو غام لیکر
زکاتِ حسن دی صابر کون درسن — کہ جاوی شاد ہو انعام لیکر

جو

تجہ کون آیا ہون سکندر ہو بہجہ کر — دل کا آیینہ منور ہو بہجہ کر
جوہری دیتے ہین تجہ لب کون خراج — بی بہا یاقوت احمر ہو بہجہ کر
از پریشانی وطن کرتے ہین دل — لٹ مین تیری زلف کے کبر ہو بہجہ کر
عشق تیرا کسر کیا ہون حرز جان — چشم و دل کا نور و مظہر ہو بہجہ کر
پوجتے ہین تیری در کون سروران — تجہ حرن کے خاک افسر ہو بہجہ کر
ہدیہ لایا ہون سرشک چشم تر — تیری قربانی کون کوہر ہو بہجہ کر
ہی نکا دہر تیرے کیمیا — چاہتا ہون قلب پر زر ہو بہجہ کر
تیری دامن سون لکی ہین خار فان — تجہ کون دو عالم کا مرور ہو بہجہ کر
تجہ درسن کیے ہین بکہار ماہ و مہر — مہکہ تیرا خورشید انور ہو بہجہ کر

بہول ست صابر نہ ہی ای سلطان بن　　آ رہے قنبر کا قنبر ہو بجہ کر

تیری پاس ایا ہون سلطان بوجہ کر　　لطف تیرا مشکل اسان بوجہ کر
مانگتا ہون دان درس کے زکات　　تجہ کون شاہ خوبرویان بوجہ کر
فال دیکہن کون کہرا ہون روبرو　　مہکہ تیرا تفسیر قرآن بوجہ کر
نور کسری اکہی سے درچشم و نظر　　مہر تیری دل سنے ایمان بوجہ کر
پرورش کرتا ہون جیسے لالہ بخون　　داغ عشق مونس جان بوجہ کر
رات و دن جون نور تجہ مہکہ کا خیال　　در نظر رہکت ہون مہمان بوجہ کر
نقد دل دیو ہی قیمت جوہرے　　لب تیری یاقوت رخشان بوجہ کر
صبا برایسے ابر نیسانے خجل　　اشک میرا در غلطان بوجہ کر

ہو

جو بلبل در چمن فریاد کر کر　　کیا ہون نالہ کلسرو یاد کر کر
سحر انجہون کے مونیہ سانبہ دامن　　بہرا مجہ چشم نے امداد کر کر
سر بجن کون سنے کے شرح غم کا　　رجب پا ہون بہت بیداد کر کر
دکہائی بیخودی ہین راحت کے　　جو بوجہی عشق کون استاد کر کر
سینے او از شیرین جستو ہین　　پکاری ایک فرہاد کر کر
جو لالہ داغ انکہیون کے چمن کا　　رہا ہے بہول کسرہنے دکر کر

تصدق ہوں سجن کے عشق اوپر   کہ رکھتا ہے دلاں کوں شاد کر کر
محبت سوں شہ خوباں کے صابر   رکھا ہوں ملک دل آباد کر کر

نہ مکھ پر چھوڑ کاکل ناز کر کر   نگہ آشفتہ دل غماز کر کر
چمن میں چل کہ آوے پیشوا کوں   پھولاں کا رنگ و بو پرواز کر کر
بہار حسن کوں دیوے ہے رونق   یو تیرا سبزۂ خط آغاز کر کر
تیری درسن کوں آوے ہے چمن سوں   شگوفہ غنچۂ پا انداز کر کر
تیرے داغ محبت کوں چو لالہ   رکھی ہے چشم دل دمساز کر کر
ہوا دل محو میرا جن پکارا   پپیہا پیو پیو آواز کر کر
پتنگا کر گئی ہے جیو قربان   رکھی ہے شمع ہم ہمراز کر کر
کیا دل عاشقاں کا صید ہر سو   سجن نے دام گیسو دراز کر کر
اری دل سیلے نوائے چنگ صابر   جو مضراب نے بجایا ساز کر کر

عاشق جو ہوا شوق سوں تجھ خورلقا پر   کب آوے یہ افسانہ وہ خورشید سما پر
ابر مژہ میں خونابہ دل سوں میری انجھوں   جس دن سوں دیا ہوں ہمہ تن رنگ حنا پر
شہدا میں مزہ اس لئے شہادت کا نہ پایا   جن جیو تصدق نہ کیا تیری ادا پر
کیوں وصف ترے ذات کے خورشید نہ ہوئے   پر نور ہے تجھ مکھ کی تجلا سوں سما پر

گہر بین جا نثت ان تجہ نین کا ہے سنگار انکن — نکل اپنے خانے سوں شہیداں آزمانے پر

شفا ہے تجہ لب لعل مسیحائی سوں مجہ مرض کے — ہلا اون اپنے دل کوں کیوں طبیباں کے دوا پر

وفا کرنا طلب گلچہر دکہنت سوں سخن مشکل — کیئے ہیں داستاں بلبل کے گل کے بیوفائی پر

چند بہکنے دیا ہے جب سوں دانش درس کا — کمر از شوق باندہی ہے میرے دل نے گدائی پر

تصدق آپنا ساقی پلا ایک جرعہ زاہد کوں — بہت وہ ناز کرتا ہے اپس کے پارسائی پر

بہار عیش درگہ میخانہ بلبل چشم سوں صابر — رکھی پیر مغاں مجہ کوں جود کے جبہ سائی پر

بہ

ہوا ہے جلوہ گر وہ لالہ رو جب سوں نظر بہتر — کہلا ہے داغ الفت [illegible] ہزار مجہ جگر بہتر

دیوے ہر شمع جا فانوس میں ہنس ہنس منگا کن — کر وہ کر کر تصدق جیونہ جلتا ہے شرر بہتر

منہ چہرے تے شاخ سنبل کے منت بکہے بر بین کر آہو — خدا کے سوں کہ بو خوشبو تجہ کو یہ تکسر بہتر

کنول ہر رین کیوں رہتا چہپا کے گلشن داہین — وفا سوں عہد سوں خوبی نہ دستا کر ہنر بہتر

پسند آیا ہے جب سوں اس لب شیریں کوں نیشکر — حلاوت سوں پر آب سوں شیریں شکر بہتر

ہووے کیوں نرم دل اس سنگدل کا میرے زاری سوں — کہ گل سوں مجہ نہیں دستا اثر ہے سحر بہتر

نہ پاوے دیکہ مجہ انجہواں کے ریجہیں کیوں نہ مرجہن — کہ آب و رنگ یو صابر نہیں لعل و گہر بہتر

زبس تجہ عشق میں آتش ہر شمع انجمن بہتر — کبری جلتی ہی ہر شب بیچ تلکفا ذریں بہتر

سرائے سوں گذرنی قدم مجہ چشم پر رکہ جل — کہ ہے مجہ درد انکھیاں کے شفا خاک دیں بہتر

نکر بے عشق کے بھید کے راز کون اظہار ۔ بیکار تا ہی شب روز دار پر منصور
کہاں سے ای کشش شوق کرے ہمراہ ۔ کہ راہ عشق کے ہر سنگ لاخ و منزل دور
انجھوں کے بحر میں دل ڈوب ڈوب جاتا ہے ۔ خیال وصل کے آئے ہیں جیو پرہ میں پور
سبب سے نرگس بیمار کا ہر جس کن عشق ۔ کری ہزار دوا کر طبیب سے رنجور
کہو نکہت میں دیکھ تجلا جمال روشن کا ۔ چو چشم اینہ دل عاشقاں کا ہر پر نور
کہری فراق کی جس وقت یاد آتی ہی ۔ جگر میں آہ کے لگتے ہیں نشتر زنبور
رہیں حضور میں صابر خدا نصیب کرے ۔ کہ چشم و دل کون تماشا حسن منظور

دیکھ چندر مکھی کا چہرہ زرد ۔ شمع جل بل تی ہر خاک بسر
داغ گل کر [illegible] جھو انکھیاں بین ۔ لالہ رویاں کے عشق کا ہی ثمر
جب سوں مجھ سن جدا ہوا ہر سجن ۔ نین آتے ہیں اشک سوں بھر بھر
ہی رقیباں کے دل کے ڈسنے کون ۔ آہ میرے یو اژدہا پیکر
نقد دل دی خرید عشق کیا ۔ میری سودا میں نفع سے نہ ضرر
زلف کے لٹ کون کھول کے مہکہ پر ۔ عشق بازاں کے دل کون [illegible] نگر
ماہ نو کر دکہا دے ابرو کا ۔ چاند تجھ پر کروں نثار دگر
ہی نگہ تیری مہر کے اکسیر ۔ قلب ہوتے ہیں عاشقاں کے زر
قطع کرتے ہیں عشق کے رہ کون ۔ کشش شوق جن کا ہے رہبر

بیوفائے ہمن سوں کر کے نکر | با رقیباں وفا خدا سوں ڈر
اپنے صابر حال سن سوں کے | مت تغافل دکھا خدا سوں ڈر

ہم سوں بازی نکر خدا سوں ڈر | ہت درازی نکر خدا سوں ڈر
کن کہا تجھ کوں پاکبازوں کے | دل نوازی نکر خدا سوں ڈر
عاشقاں چھوڑ کے رقیباں سوں | کارسازی نکر خدا سوں ڈر
خرقۂ زاہد کامی سوں ترک کر | بے نمازی نکر خدا سوں ڈر
غم کے آتش لگا کے مجھ دل کوں | جاں گدازی نکر خدا سوں ڈر
نقد دل دیویں نذر کر مشتاق | بے نیازی نکر خدا سوں ڈر
جز رخ دوست غیر سوں صابر | عشق بازی نکر خدا سوں ڈر

غم فزائی نکر خدا سوں ڈر | نوا دائے نکر خدا سوں ڈر
پاکبازاں کوں عشق میں لا کے | جز بھلائے نکر خدا سوں ڈر
کر سکندر ہووی زمانے کا | خودنمائے نکر خدا سوں ڈر
زلف کے لٹ میں کر کے دل کا سیہ | نارسائے نکر خدا سوں ڈر
ناز کر دیوی بوسہ لب کے زکات | توں منائے نکر خدا سوں ڈر
ای دل و دیدہ داں در سن بن | اور کدائے نکر خدا سوں ڈر

شمع مجلس ہو کہ تجہ پر صبا برا ہوئی جمن پروانہ قربانی ہنوز

ہجر تیرا حسر جانی ہر ہنوز زہر تجہ بن زندہ کانی ہے ہنوز
مجہ ہوا معلوم روز وصل سوں غم تجہ بن رایگانی ہی ہنوز
مو قلم سوں لکہ تیری تصویر کوں مو کمر کا محو مانی ہے ہنوز
دیکہ تجہ خورشید طلعت کے جہلک ارسے حیرت سوں پانی ہی ہنوز
عاشق و معشوق کے جور و وفا ایک کہوں دہکہ سے کے کہانی ہر ہنوز
عاشقان پر غصہ و ناز و عتاب بر رقیبان مہربانی ہے ہنوز
لالہ نے جس دن سوں کہایا داغ عشق تر دماغ از خون فشانی ہی ہنوز
عشق بازی میں ہوا ہوں گرچہ پیر دل کوں شوق نوجوانی ہی ہنوز
گل رخان کے عشق کا گل صبا برا میری انکہیوں میں نشانی ہی ہنوز

ز سوز عشق میرا دل ہی داغ دار ہنوز کہ ہی شگفتہ نظر آکے لالہ زار ہنوز
بہار حسن کے رونق ہی سنبل تر سوں نہیں دکہایے بنفشہ نے نو بہار ہنوز
رقیب باہتہ تماشا میں دیکہ گلرو کوں گل نظارہ ہی انکہیاں میں خار خار ہنوز
مگر ہے فاتحہ خوانی کا عزم قاتل کوں کہ چشم وا ہی شہید کے در مزار ہنوز
کنوایے عشق میں اپنہ ردیکہ خم ریز ز شوق و دل ہی چو سیماب بیقرار ہنوز

زکات حسن کے درس کہاں دیتے کون — خدا دلاوے کہ دل ہے امیدوار ہنوز

ملن کا وعدہ کہ فرما گئے ہو کل سوں کہ آج — مجھے ہے آج تلک کل سوں انتظار ہنوز

تیرے نگاہ کے مستی سوں گرچہ دل ہیں چور — ولے بجا ہے تیری چشم کا خمار ہنوز

زغمزہ بانکی نگہ تیری قتل کرتے ہے — نہیں بچاری کا ہر چند اختیار ہنوز

کہو نکہت اتہا کے چند مہک دکھا و صبا کون — کہ شوق ہے تیری درس کا بیشمار ہنوز

٢

نہیں ہوا ہے میرا مہ شعار رام ہنوز — مجھے ہے اس کے منہ سوں ہزار کام ہنوز

ہوا ہوں اگرچہ دیوانہ کے میں نسب دار — خیال زلف سوں پاؤں لا لکہ دام ہنوز

بغیر پیر جو رکہے براہ عشق قدم — اگر ہزار کرے پختہ ہے ہی خام ہنوز

دکہا ہے خانہ آئینہ میں چند مہک کون — کہ ڈھونڈتا ہے مہ و مہر باب و بام ہنوز

پہ ایک مرتبہ دی دل کے وعدہ درس کا — کبھی صباح بتاتے ہو گاہ شام ہنوز

مغاں کے شوق سوں تا دیوے جرعہ ساقی — پڑا ہوں بر در میخانہ کر مقام ہنوز

جنوں کے عشق کے لذت کہاں سوں وہ پاوے — جو کوچہ گرد ہے در فکر ننگ و نام ہنوز

کہو نکہت اتہا کے دکہا قبلہ دعا ابرو — کہ عشق باز کریں سجدہ و قیام ہنوز

نگاہ مہر سوں اکسیر بخش صدا کرو کون — کہ زر تمام ہوا دی قلب کچہ ہے خام ہنوز

دل ہمارا بہت سخن سنج خوش نہ در رکھتا ہی ہنوز — کہ رقیباں پہ میاں او رجو در رکھتا ہی ہنوز

گرچہ تجہ کاکل مین دل ہر بیسر و ساماں زشوق
سنگ یمن مو بمو بہبود رکہتا ہی ہنوز

بینوا ئے پر کر یا نہدی ہر کر مشتاق نے
ابو سہ تجہ لعل سون مقصود رکہتا ہی ہنوز

ایک یکشب دیکہ ہجرا نین کہ تیری نذر کون
چشم و دل لعل و گہر موجود رکہتا ہی ہنوز

بہہتہ مجلس مین کہ تجہ آگے جلا اون جون سپند
دل کون مجمر مین کہ بوئے عود رکہتا ہی ہنوز

آہ بلبل سین حذر کر ای گل باغ وفا
نالہ اس کا آتش بیدود رکہتا ہی ہنوز

دیکہ داغ عشق کا دل کے چمن مین لالہ زار
دیدہ میرا اشک خون آلود رکہتا ہی ہنوز

عاشق مولا ہی صابر در نگاہ پاکباز
جو لقا بے جذبہ معبود رکہتا ہی ہنوز

عشق سون ساقی کے جو دل چور رکہتا ہی ہنوز
بیخودی مین نشۂ منصور رکہتا ہی ہنوز

مجہ کون دی ساقی شراب عشق سون لبریز جام
دل زمے سے خالص مخمور رکہتا ہی ہنوز

ای سکہی کر جاوی موہن پاس کہیو روبرو
کیون اپس کون عاشقان سون دور رکہتا ہی ہنوز

کچہ نہین معلوم کس سون کرش فن کو کے بچن
پاکبازان کون سجن مہجور رکہتا ہی ہنوز

حق بجانب سے پردہ مین دل کمر موہن بنا
ہر نفس کر نشتر زنبور رکہتا ہی ہنوز

درد میری کون نہ دیوی کیون تبسم سون شفا
وہ مسیحا خو کہ دل رنجور رکہتا ہی ہنوز

چون نہ نازم عشق کے نور تجلا پر کہ عشق
دل میرا آئینہ سان پر نور رکہتا ہی ہنوز

فقر کا کچکول کر چوبی آب و رنگ سون
سو شرف بر چینی فغفور رکہتا ہی ہنوز

مفلسی مین کیون ہووی ناظم دل محتاج دل
گوہر تر سون نین بہر پور رکہتا ہی ہنوز

صبا برا ز پرواز بہ کر نوح خط سوں ملک دل
شہ رعیت پروری منظور رکھتا ہی ہنوز

شوق سوں دل جان بلب بیمار رکھتا ہی ہنوز — ظاہرا پھر نثار یار رکھتا ہے ہنوز
ای صبا کہہ خاک اس در کی شفا کارن لیا او — دل کہ مجہ کون شوق سوں بیمار رکھتا ہی ہنوز
کیون تماشا کا رکھے دل ذوق گلرو کا خیال — رات و دن چشم و نظر گلزار رکھتا ہی ہنوز
گل کے یارن پر نکر ای بلبل شیدا غرور — گرچہ ہی دلدار نیش خار رکھتا ہی ہنوز
کب اثر اس شوخ کے دل میں کری آہی سحر — عشق بازان کے ملن سوں عار رکھتا ہی ہنوز
دل اگر ہجران کے دکہہ سوں جان بلب ہی تاودن — شوق وصل یار کا آدھار رکھتا ہی ہنوز
طعنہ دیتے ہیں زمانہ ... تجہ گو کنگو — در جنون نام و نشان بسیار رکھتا ہی ہنوز
عشق سوں پیر مغان کے جن پیا جام شراب — میکشان نمن نشۂ سرشار رکھتا ہی ہنوز
جس نے دیکھا ہی ترا دیدار جیون آئینہ — دل میں شوق جلوۂ دیدار رکھتا ہی ہنوز
اپنے صابر کون چندر سا مکہ دکھا کے شاد کر — تجہ درس کون چشم و دل بیدار رکھتا ہی ہنوز

کیا ہوا دل کون کہ درد سوں رہتا ہی ہنوز — گاہ پر یاس و گہ تجہ پاس رہتا ہی ہنوز
کیون ہوو بلبل سوں عشق گل جدا ہر آن میں — عشق تیرا بہول میں جن پاس رہتا ہی ہنوز
جا بجا ہون ساقی ... جام شراب — جس سوں دل زندہ ... اور ... رہتا ہی ہنوز
دل وطن ... جب تک تیری ... میں — در ... رہتا ہی ہنوز

کاشکے اغیار کا ہووے سیہ روز صابرا ‏ دشمنی سوں گرچہ درا ماس جتای ہنوز

کہو نکہت چمن مگھر نے اٹھایا نہیں ہنوز ‏ دیدار عاشقاں کوں دکھایا نہیں ہنوز
کب پاوے داغ عشق کی لذت فراق بن ‏ جن داغ لالہ غم سوں جلایا نہیں ہنوز
ہے عندلیب خستہ و مرجھا رہی ہیں گل ‏ گلرو چمن کی سیر کوں آیا نہیں ہنوز
کیوں کر دو وادی عشق میں ثابت رکھے قدم ‏ مرشد نے جس کوں راہ بتایا نہیں ہنوز
تجھ جنگ جو سکے رہ میں رہے کیوں نہ محو ہیں ‏ قاصد پیام صلح کا لایا نہیں ہنوز
مہک مت چھپا و ہنسلی کہ تجھ حسن کی جھلک ‏ جوں نور مجھ نظر میں سمایا نہیں ہنوز
سرشار کب کہاوے تری چشم مست کا ‏ غمزے نے جس کوں نشہ پلایا نہیں ہنوز
کیوں کر ہووے دعائی فقیراں سوں کامیاب ‏ جن دان دے دردھرم کمایا نہیں ہنوز
کیوں کر نہ طفل اشک [illegible] جاوے رو دوس ‏ گہوارہ میں مژہ کے جھلایا نہیں ہنوز
دربار تیرا چھوڑ کہاں جاوے صابرا ‏ درس زکات حسن کا پایا نہیں ہنوز

واقف ہماری درد کا دلبر نہیں ہنوز ‏ بن نالہ دل کا مونس و یاور نہیں ہنوز
ہر چند ہے صدف کا گہر صاف و آبدار ‏ تجھ چشم تر کے در کے برابر نہیں ہنوز
میری فغاں سیں سینۂ خارا ہوئے شگاف ‏ سنگیں دلاں کے من میں اثر کر نہیں ہنوز
دل کوں کیا ہوں شمع کی بہتی میں جلا پتنگ ‏ اس شمع رو کوں رحم مجھ اوپر نہیں ہنوز

بہارِ حسن کا تک جلوہ اریسے کون دکہا | کہ ہووی چشم تماشا سوں باغ ریحان سبز
خیالِ سبز خطاں ہی انس دل صابر | ہوا ہی تخم محبت زبسکہ در جان سبز

ہوا ہی جب سوں تبسم سوں گلبدن لبریز | ز رنگ و بوی گل و غنچہ در چمن لبریز
شگفتہ سن گلِ خورشید پر بنفشہ خط | ہوا ہی مشکِ تر از نافہ ختن لبریز
چمن میں تجہ نگہِ شوخ کا زبس ہی شور | انجہوں ہی شوق سوں از چشم نسترن لبریز
خمار رات کے متے کا ارسے ہیں دیکہ | کہ تیری نیند کے نشہ سوں ہیں نین لبریز
نہیں سبب برق کہ چمکی ہی در شب ہجران | ہوئے ہیں آہ میری دل کے برگگن لبریز
تجا نو جلوہ دکہایا ہی کس چندر مہکہ | کہ نورِ عشق سوں ہی شمع انجمن لبریز
عجب نہیں کہ خجل ہووی درِ نیسانی | جو میری چشم کے دیکہی درِ عدن لبریز
اتہوں ز قبرِ شہیدان میں سرخ رو صابر | جو ہووی خاکِ شفا سوں مرا کفن لبریز

سرمہ سوں کیا شوخ نے ہر تیر مژہ تیز | ای دیدہ نشان کر دل وا از معرکہ مگریز
کیوں زیر و زبر ملکِ دل و دیدہ نہووے | از جلوۂ فتنہ حسن کے ہر روز ہی ہیز
ہر صبح دکہی نورِ تجلا کا ظہورا | جو عشق میں مولا کے ہووی ذاکر و شبخیز
رہتا ہی دل آشفتہ کہ جوں شانہ ببوسید | تک مہک کے اد پر سلسلۂ زلف بیاویز
تجہ لعل کے مہتلونے بچن گرچہ ہیں شیرین | کہی تلخی دشنام تبسم سوں بیامیز

بردی خم اسرار سوں ای پیر مغان دے
تا زہد کا توڑوں میں سبو کاڑنک سوں بہر

ساغر [illegible] سوں گدا ہوں تیرے دربار کا سینے
کر شیشہ و پیمانہ میرا نشہ سوں لبریز

ہمن سوں نہ چھپا ای شہ حسن نواز
دولت حسن میں توں نام خدا ہی ممتاز

چھوڑ کے زلف چنبر مکھ کے اوپر دیکھ
کہنت نی ہے تیری عمر کے ہر موی دراز

کیوں بچی تجہ نگہ شوخ کے چنگال میں دل
کہ کری صید چو شاہین و ہووی منکر باز

دل کہہ کنت کوں دکھا چاند سا مکھ خوباں
کہ کری ہوش دل ان کا ز تماشا پرواز

لب لعل [illegible] خبے کا سنا ہوں معجز
کیوں میرا دل نکری زندہ ز اعجاز دوبار

انس تجہ سوں جلبل کے ہوں دل انکار
وصل کے شوق سوں الجھوں نہوں گردہ ساز

کیوں نہ پروانہ کری جیو تصدق بہ شمع
شمع فانوس میں کرتی ز دل ہی ہمراز

بسکہ سوراخ ہیں مجہ تن میں برہ کے مار
بانسلی کے مرے کانوں میں پڑی ہی آواز

[illegible] یا مصطفی فریاد رس
از درد و غم آوارہ ہوں یا مصطفی فریاد رس

[illegible]
[illegible] ہوں یا مصطفی فریاد رس

[illegible]
[illegible] غم [illegible] ہوں یا مصطفی فریاد رس

[illegible]
[illegible] یا مصطفی فریاد رس

[illegible]
[illegible] یا مصطفی فریاد رس

[illegible]

ہر سو بھبولے کے نمط از بس پھرایا چرخ نے — با خاک رہ ہموارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

پھر یاکے آتش نے زخم جب سے جلایا ہی جگر — بر داغ دل انگارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

میری فغاں و سوز سوں ہی داغ چشم مردماں — ہجراں کا آتش پارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

گرداب غم کے جھول میں کشتی پڑی ہے عمر کی — بی ناخدا درنارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

تجھ فضل سے امید سوں ہو محو انکھیاں رات دن — بیدار جیوں سیارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

وقت مدد ہی کر مدد تجھ در کا تجھ اولاد کا — مداح ہوں بیچارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

صابر جنے تجھ بن درد و غم کس کوں سناوے برہ کا — ناچار ہوا آوارہ ہوں یا مصطفیٰ فریاد رس

تیری جمال کے ہر یک عاشقاں کوں ہوس — نظر ہی محو تیری راہ میں بشوق درس

توں شاہ حسن ہے میں جوں گدا کیا ہو دیا — زکات دیوی اتھا کے نکہت نظارہ دیس

قدم کے پاس ترا زندہ کے سعادت ہے — خدا جدا نکری تجھ تیں مجھ کوں ایک نفس

نظر چہ آئینہ روشن ہے رات دن ان کے — وصال جن کوں میسر ہے در شب اقدس

سجن کے تیغ نگہ کا ہوا نہ جو زخمی — نپایا عشق میں اس نے زجان نفت نی حس

ہزار بار کبا دل کوں زلف میں مت جا — کہ شب رواں کوں اندھار ہے خوف عسس

طلای خالص ہے اکسیر عشق سوں جو دل — ہزار بار لگی کر محک نہ لایکے مس

مبادا قافلہ عمر سوں رہی غافل — کہ دم ہی قافلہ سالار ہے برنغ جرس

تیری نثار کوں آیا ہی جان بلب بلبل — قبول ہدیہ مشتاق کر زشوق و ہوس

خدا نصیب کری دیکہوں پہر نظر صابر　　کہو نکہت ہین مہر ورخشان کا جلوۂ اقدس

میری نظر کا نور جیندر مہکہ پیا ہی بس　　اس پر نثار جان و تصدق جیا ہی بس

پرنور دیکہ باغ نکہ نور عشق سون　　جون لالہ داغ گلشن دل کا دیا ہی بس

سرخوش اتہی کا روز جزا مینکشن کے نال　　جام شراب عشق مغان جن پیا ہی بس

نقصان جرا ہو در بیرزوا مین شوق سون　　دل نقد دی کے عشق سجن کا لیا ہی بس

روشن جو آرسی ہی نظر ان کے رات ودن　　دیدار جن کہن چاند مکہی نی دیا ہی بس

ہر من کا مراد من کا ہوا آرسی ز شوق　　جب جب جو نام دوست کا سمرن کیا ہی بس

صابر کہا سبب جب جینن کہی معذارنی　　یو خرقہ تب سون جرکانن پر سیا ہی بس

میری سجن کے حسن کا حافظ خدا ہی بس　　جو دس کا چاند ہے کہ کہو نکہت بین چہپا ہی بس

ای نور بخش چشم و دل عاشقان نکل　　درس تیرا دکہن کو نزکو مہ کہرا ہی بس

تجہ زلف کے خیال سو کیونکر نہ بس جہر　　مجہ دل کا کاروبار کہ باازدہا ہی بس

مجہ درد دل کا کیون کے طبیبان کرین علاج　　تیری چرن کے خاک مین میرا شفا ہی بس

کرتا ہی میری قتل کو نہ کیون تیغ و تیر نہ　　ظالم نکاہ کے تیری بانکی ادا ہی بس

کہاتا ہی جوش خون جگر میرا اشک سون　　تجہ دست بوس سین کر شرف حنا ہی بس

کاکل کا بو جسم دیکہ تیرا سو کرا دیہ　　اشفتہ کے سون آمت عاشق دوتا ہی بس

مجھ دل سوں تیرا عشق ہوا جب سیں آشنا
بیگانہ جیو جب سوں زہر آشنائی بس

شرح فراق و نالۂ شب تا کیا کہوں
تا صبح اشک سرخ مژہ سوں بہائی بس

تو دولتاں کے در کے اوپر آبرو نہ ڈال
شاہ نجف سوں مانگ کہ حاجت روائی بس

اکسیر معرفت سیں کہ ہوتے ہیں قلب زر
دیوی کا حق کہ دل کے طلب کیمیائی بس

صابر نہ ہووی نشۂ بنا مشکلات حل
ساقی کے در کوں یوج کہ مشکل کشائی بس

هو

مشتاق ہوں تجھ درس کا ای حور لقا بس
کہو نکہت کوں الف کے مہ رخسار دکھا بس

تجھ زلف کے دیوانہ کوں زنجیر چہ حاجت
کافی ہیں تری گیسوی پریشاں کا پھندا بس

ہی محو تیری رہ میں دل و دیدہ جو تصویر
جوں نور نظر در دل مشتاق سما بس

تجھ عشق کے قربان کوں کیا حاجت ہے کفن کی
شہدا ہیں شہادت کوں شہادت کی قبا بس

حسرت ہے دل دیکھ تری چشم کی مستی
گر بادہ نہیں قلقل مینا کی صدا بس

گر گل کے تغافل سوں دل افگار ہے بلبل
اس غنچہ خنداں کے تبسم کی ادا بس

کہتی ہیں کہ انکھیاں کی دوا خاک شفا ہے
مجھ دل کے میرے درد کی وہ خاک شفا بس

ہر روز ہووے حسن چندر مکھ کا فزوں تر
دلدار کے حق میں یہی عاشق کی دعا بس

صابر نکروں شکوہ ز دست غم دلدار
گر میری او پہ مہر نہیں جور و جفا بس

هو

دل کوں لالہ رخاں کے یاری بس
عشق کا داغ یادگاری بس

اینہ رو کے عشق میں دل کون | مثل سیماب بیقراری بس
وصل کے شوق در شب ہجران | صبح تک آہ و اشکباری بس
عشق میں عاشقان مولا کون | جذبۂ شوق نام داری بس
رس بھری سنک کھیل کے بھرلے | رنگ سون بھر یے انک وساری بس
دل لبھانے کون عشق بازان کا | غمزۂ شوخ مہ عذاری بس
مجہ ہوا تجہ فراق سون معلوم | زندہ کے تجہ بنا ہی بہاری بس
مجہ تجہ راہ پر ہین انکھیان | کل سون کھنچی جو انتظاری بس
چاند مکہ اچھیا کے کہہ نکہت مین | نظر آکے نکر اندہاری بس
یک نگہ تیری مہر کے دیکہ مین | عشق بازان کون غمگساری بس
رات و دن ہی فراق مین بلبل | کل فتنہ سون کرکے باری بس
منہ ہرن پر نثار کرنے کون | کو ہراشک شاہواری بس
ہو نس چشم و دل جدائے مین | بیقراران کون آہ و زاری بس
ارسے دیکہ بیسو بن صابر | اج کھنچی ہے شرمساری بس

ہجو

ادا شوخیہ حال ہے کہ مہرس | زلف کا کلمین حال ہے کہ مہرس
رات اور دن ہے کے انتظار مین | تجہ درس کا خیال ہے کہ مہرس
دل لبھانے کون تیرا غمزۂ شوخ | اج صاحب جمال ہے کہ مہرس

کیون نہ پامال دل کرین خوبان
گن بھری تیری چال ہے کہ مپرس

ہر پلک تجھ نگاہ و غمزہ کی
تیر و برچھی سی کے بہال ہے کہ مپرس

ہر طرف تون پھری سب میرا دل
تیری قدمون سی کے نال ہے کہ مپرس

زندگانی تیری جدائی مین
عاشقان کون وبال ہے کہ مپرس

کیا کہی تجھ کون شرح غم صابر
عرض سی کے وقت لال ہے کہ مپرس

تجھ رہ مین انکھیان طاق ہوین کئی انتظار کی برس
تجھ درس کا مشتاق ہون کئی جی بیقرار رکھی برس

تجھ ہجر مین از تاب و تب گذری ہین تیرہ بہت روز و شب
آنی ہین تن سون جان بلب کئی جان نثار رکھی برس

مشتاق ہے دیرینہ سون آیا ہی روشن سینہ سون
ای ماہ رو آئینہ سون کئی خرم بہار رکھی برس

تیری پلک کے ہر سنان کرتے ہین چشم و دل نشان
تجھ پر فدا ہی مال و جان کئی زخم کاری رکھی برس

تیری اوپر ای گلبدن عاشق ہے ہر غنچہ دہن
تجھ عشق سون دل ہے چمن کئی نوبہار رکھی برس

در خواب زلفان کی کہتا دل دیکھ کی تر در تہا
پھرنا ہلکہ آشفتہ جینا کئی ناہلکہ کار رکھی برس

دلشاد و خوش ہر حال کر اپنا فزون اقبال کر
دامن لالون کون پال کر کئی خاکسار رکھی برس

تجھ ہجر مین کھینچی جو دکھ صابر نے بہو لے غنچہ سہک
دربکلا کے ہر نفس چاند مہکہ کئی آہ و زار رکھی برس

برہ مین جہو سندا ای جب سجن تون پردیس
سہاوتا ہی میرا دل کون جو کینے کا بھید
پیہن سی کیمر ولکیری بہوت مل مبکہ کون
درس سی بہک کی کارن بہرون بکی بدیس

دکہایے سروقی جس سون تو نہالے کون کہڑی یہہ ہوس بدل کر چمن میں جہوڑ کے کیس
کسے کہون کہ کہی جا کے اس ہتیلی کون برم رہا ہی جو پردیس مین کبہی آ دیس
نظر مین آینہ دل مین دیکہہ کر صابر خیال یار کون پہچانتا ہون ہر ہر س

۴۴

رہی ہی فکر جہان سون ہمیشہ جیو اداس سجن کے عشق سون لے لا کے بہو لیے وسواس
چرا نہ آکے وطن مین ہوئی پریشان دل کہ خوش دماغ ہے کا کل مین از معنبر باس
صبا جو زلف کے لت مین گذر کری کہیو کہ دل کے آج پریشان ہین تجہ بغیر ہواس
نہ فکر سر کے رکہی ہے نہ پانو کے مجنون جو گرد باد ہی فارغ ز خورد و خواب لباس
جہنون نے عشق مین ناموس ننگ ترک کیا نہ ان کون نام کے پروانہ خلق سون ہی ہراس
شراب عشق کا رکہتا ہون شوق دی ساقی کہ میکدہ مین رہون مست میپرستان پاس
نگاہ مہر سون رکہہ شاد خاطر صابر کہ آج دور سون آیا ہی کر کے تیری آس

۴۷

کہو نکہت الت کے جیند رکہہ کہا کر جو بن رہس چلا ہی تیری تغافل سون میرا کہر در موس
بہتی مین ہم کے جلن نہ کار ہر کس ہی وہی جلے کہ کری دل کو شمع وتن فانوس
برد کے درد کا سنجوگ بن علاج نہین کری ہزار دوا کس حکیم وجالینوس
وطن کے یاد سون آزاد ہو کبہی اے دل رہیکا زلف کے بہندر مین کب تلک محبوس
بلک کے پک سون کرا ہر پلک پتن ولے دعشق کنشن سون کہینچی ہر دل کون جو شوق در کر طوس

نکر ب

سجن کے خاک چرن سوں نظر کروں روشن | اگر زشوق میسر ہووے مجھے پابوس
گدا ہوں شاہ ولایت پناہ کا صابر | کہ خانہ زاد ہے اس در کا قیصر و کاوس

۴۳

مجھے ہے ساقی مہ رو سیں چشم داشت ہمیش | کہ میکشاں میں اٹھا دل صبا زمستی خویش
دکھا ہے آئینہ بو جب سوں اس خندہ مہک کوں | رہی ہے چشم و نظر بر زنور و محو ہمیش
کیا ہے زلف کے لٹ بیچ دل نہیں ہے خبر | کہ اس مسافر آشفتہ پر چہ آمد پیش
چمن میں کیوں نکرے نالہ بلبل شیدا | کہ ہیکا گل کے تغافل سوں سینہ اس کا ریش
عجب نہیں کہ ہووے عاشقاں بہوت آج | صنم کے دوش اوپر دیکھ زلف کافر کیش
نہ [illegible] ڈرے کہ گلشن کے سیر میں تجھ بن | نظر میں ہے گل و گلزار [illegible] نیش
لہو نکہت ایک کے چند [illegible] خدا ہی کوں | کہ شرم سوں زمیں بوس سر رکھیں درپیش
در سجن کے واں سوں کہو نکہت کی خبر دیا ہے | کہ تیری راہ میں بیٹھا ہے صبا بدرویش

۴۴

دیکھ چشم دل سوں روی یار خویش | دل ہوا آئینہ از انوار خویش
دل کوں فکر یار و من در فکر دل | ہر کسے خوش ہے زکار و بار خویش
کیوں کے آوے اس کوں ہجر میں قرار | عمر کاٹے جس نے با دلدار خویش
دیکھ گل کوں خار سوں ہم بیر ہن | ترک بلبل نے کیا گلزار خویش
طاقت آشفتہ کے دل کوں نہیں | زلف کوں مت چھوڑ بر رخسار خویش

اری مست دیکھ دو دوشانک سرخ / تا نہووی عاشق دیدار خویش
شیشۂ ساعت ہی تن گھڑیال دم / تا نہ ہووی غافل از کردار خویش
شاد گر زاہد ہی از زہد و نماز / رند خوش ہی از میی سرشار خویش
برہمن عشاق ہوویں کس صنم / دیوی تار زلف سین زنار خویش
دیکھ درسن چاند مکھ کا اے صبا / دیدہ روشن کر زمہ رخسار خویش

ہی جو سائی کا ثنا خوان ملکہ کا رہمیش / ہی شب و روز میں عشق سوں سرشار ہمیش
کیوں نہ آوے صفت اس کا ہر دل روشن / جس کے انکھیاں ہیں منور زرخ یار ہمیش
مجھ روشن ہے نظر ان کے تجلائی سوں / جن کا دل سیر ہی از لذت دیدار ہمیش
ای صبا زلف کوں آشفتہ نکر ہر ساعت / اس کے ہر تار میں ہر دل ہی گرفتار ہمیش
زاہدان نت اللہ سوں اگر خوش دل ہیں / میپرستان ہے میں عشق سوں سرشار ہمیش
عشق کے داغ سوں اللہ تیرس کے نظر گلزار اسی / چشم و دل اس کے بہاری ہی زگلزار ہمیش
جب سوں دیکھیا ہے چندر مکھ کا تجلا اسبار / دل چو نسوبر زنسد شوق ہی بیدار ہمیش

دل سوں خوبان میں جس کے رام ہمیش / عاشقاں میں ہے اس کا نام ہمیش
زلف میں خوشنما ہی چاند سا مکھ / دیکھا دی ہی صبح و شام ہمیش
عشق میں [illegible] مست [illegible] / بیخودی کا جو پیوی جام ہمیش

بچہ

کیوں نہ دل عاشقاں کے صید کری
زلف کے لٹ کے چھوڑ دام ہمیش

طبع میری ہے شہد سوں لبریز
میٹھا جب سجن کا نام ہمیش

عشق کے رہ میں بادیہ لذت
جو کری سیر شوق کام ہمیش

نکری دلوں میکدہ جب تک
میکش ہمیں ہی رند خام ہمیش

مہ و خورشید کر نہیں مشتاق
پوجتے کیوں ہیں تیرا بام ہمیش

مہربانی ہی ہنس کے کر دیوی
درس کا دان فیض عام ہمیش

عاشقاں ہو دین برہمن صبا
کر صنم بولے رام رام ہمیش

جس کوں جس کا ہی عشق کا کم و بیش
مہرخاں کا ہی کوچہ گرد ہمیش

عاشقاں کا ہوا برہمن دل
دیکھ آشفتہ زلف کافر کیش

کرم مہ روسیں آشنائی کر
دل سے بیگانہ از عزیز و زخویش

دیکھ کچکول عشق کے لذت
سروران شوق سوں ہوئے درویش

جب سوں بہجر اہی ود گل خوبی
ہی مژہ خار و چشم و دل پر نیش

زلف میں جب سوں جا بہی دل
ہی پریشان بہت ز کردہ خویش

کیوں نہ دل خستہ ہو دلی میرا صابر
عشق کے داغ سوں جگر ہی ریش

تماشا ہی چند رمکھ پر کہ زلف عنبر افشاں
کبی آشفتہ ہی گاہی پریشاں گاہ در ہم

خانہ زاد ہوں صبا ہر جان و دل سوں ساقی کا ۔ تا شراب وحدت سوں دیوی جام سرجوش

ہو

گلشن میں دیکھ رقص و رخ گلعذار رقص ۔ تا دیوی نو بہار کے لذت بہار رقص

مردنگ کے ٹکور میں کہنکرو کے تال سوں ۔ دل تازہ کر ز نغمہ ساز ننکار رقص

سرمنڈلا و بین کے دہن میں بہلا کے مہد ۔ مطرب کوں بخش طاقت و دل کر نثار رقص

عیش و بہار وقت غنیمت ہے عشق کا ۔ سرشار رہ ز شوق کر تو نئی خمار رقص

عشاق پاکباز تماشا کے ذوق سوں ۔ رہتی ہیں رات و دن ز خوشی در دیار رقص

مطرب بیں سن کے ساز چھینے میں بار بار ۔ کر رقص و بیخودی کا مزہ لے ز یار رقص

خوش دن ہو وہ کہ کھولے کہہ نکہت آفتاب رو ۔ تا ذرہ ذرہ دل کا دکہوں گام کار رقص

جو مست ہیں شراب محبت سوں صبا ۔ ساقی کے یاد میں ہیں خوش از یاد کار رقص

ہو

شراب عشق سوں ہو مست دیکھ جا لے رقص ۔ کرشمہ بخش ہے از جلوہ بر نکالے رقص

عجب نہیں کہ ہووے تازہ نو گل قالے ۔ رکھی جو نقش قدم ہنسکے نونہالے رقص

ستارو ہیں دیکھا وچ کے سر میں پائل دیکھ ۔ کتنچ کے مست کری ہی زلا و بالے رقص

ہزار جلوہ حور و پری کہو نکہت میں دکھ ۔ رکھی ہی محو دل و دیدہ بی مثالے رقص

صباح عید کریں روز جھو رمضان کا ۔ دکہاوی آج جو مہ ابروے ہلالے رقص

نہ زلف ہی کہ کمر کوں کہلا و تیر لچک ۔ دلاں کوں کہنچی ہے آشفتہ جھو رجالے رقص

نہ بوجھہ رقص و مے عشق و عیش یکبار — کہ یادگار ہی مستی و خوش جمائے رقص

خون دل ار دو سنا اون غم ہجران خالص — مجہ کون خلوت مین ملے کرشمہ خوبان خالص
بوسہ در در زلبش تازہ کرون سرخی پان — کر میری ہاتہہ لگی وہ لب خندان خالص
دیکھون جون آئینہ کر جلوہ کری مہ رو کی — بر رخش محو رکہون دیدہ حیران خالص
ای صبا کاکل مشکین کون پریشان مت کر — دی نہ برباد دلان کا سر و سامان خالص
باوہ نوشا نمین کرون فخر ز مستی صابر — کہ مغان دیوی مے عشق سون پیمان خالص

مجہی سے بادہ کشان سیکہنا ہین اخلاص — کہ دیوین نشہ بعشق مغان ز شیشہ خاص
ز شوق رنگ حنا بوسہ در در تازہ رکھون — رہون سجن کے قدمون مین اگر جو خواص
نجانون شوخ کون کیا دشمنی تہی مجہ دل سون — کہ باندہ زلف کے لٹ سات ہہ کہینچنا قصاص
صبا جو پہنچی خم کاکل معنبر مین — سلام کہیو پریشان دلان کا از اخلاص
نجہہ رون ہاتہہ سون دامان پاک او صابر — جو پاؤن شاہ کے خدمت مین رہ [illegible]

دل نہو [illegible] بن اج ہجر اسیر خلاص — اب تو یوسف بنا یعقوب احزان سون خلاص
ہانکتے ہی بلبلان شیدا خدا مین تو بہار — تا گل خندان کری و باد افغان سون خلاص
دمیان کہ شمع رشتہ پروانہ ز شوق وصال — ہم یک آتش مین جل بل کر ہوا جان سون خلاص

دل پریشان حال اتا ہی وطن کوں زلف سوں
جوں اسیرے کو ہووے زنجیر و زندان سوں خلاص

درد میری کا مگر ہو جو ہی مسیحا سوں علاج
عشق کا بیمار کب ہووے ہے درمان سوں خلاص

لوک کہتے ہیں کہ تہا دیوانہ مجنوں ہی غلط
عشق میں لیلا کے تہا ہشیار و فکراں سوں خلاص

مے پلا ساقی کہ بچ دہو و پوچوں پای خم
شیشۂ دل تار ہی لبریز پیمان سوں خلاص

کوں سا وو دن ہووے صابر کہ جند مہکد لب
من ہرن ساز دل غمناک ہجران سوں خلاص

پروانہ ہو ہو جو جلا اس کوں کفن سوں کیا غرض
جو شمع رو یا مینوں رلا اس کوں اکن سوں کیا غرض

سہکہ سنوں بدا واجن لیا سر عشق کے رہ میں دیا
روئے سوں جس نے خو کیا اس کوں ہنسن سوں کیا غرض

جو عشق کا دیوانہ ہی بدنام ہی افسانہ ہے
جو خلق سیں بیگانہ ہی اس کوں ملن سوں کیا غرض

ہر دل کہ در زلف رسا گیر با رنج کے جاب
آشفتہ کان اوپر ہنسا اس کوں وطن سوں کیا غرض

دیکھا ہے جس نے چاند مکہ پولا بتن من سوں دیکھ
درس کلیجہ ہس دل کو جو سہکہ اس کوں محن سوں کیا غرض

جو دل ز عشق گلرخاں ہے داغ و خونابہ فشاں
ہے لالہ زاری چشم و جان اس کوں چمن سوں کیا غرض

طالب ہمن صابر یار کا مشتاق گلرخسار کا
بلبل ہی جو گلزار کا اس کوں سمن سوں کیا غرض

ھو

تجہ آکے کیوں ہوی گل و غنچہ خوار محض
تجہ عشق سوں ہے لالا دل داغ دار محض

دیکھا ہوں تجہ کہو نکہت کے تجلا سوں بار ہا
آئینہ تجہ جمال کا ہی شرمسار محض

انکہیوں میں آکے جلوہ کری دیکھ داغ کے
تا دل میں گل کری چمن لالہ زار محض

درسن کا دان دیوی اگر حسن کی زکات
مجھ بینوا کون ہنسکے رہی یا دکار محفل

گل کی بہار دیکھ دو روزہ نہ بھول غم
دم زند دیکی باغ مین ہے نو بہار محفل

ساقی نہین ہی مجھ کون مے ناب کا خیال
ہی تجھ نگاہ مست کا دل مین خمار محفل

آئینہ رو سین عشق کی جذبہ سون جا ملے
سیماب وار دل تو ہو وان بیقرار محفل

صابر جدا دکھاوی کہ مہ رو کیہ درس کون
جان برلب آرہی ہے بشوق نثار محفل

ہوا

ای دل نہ مانگ از لب لعلش زلال محفل
آتش سون آب کرنا طلب ہے خیال محفل

تا چاند مکھ کی نقش قدم پر ہووی نثار
پھرتا ہی سایہ ہو کر خورشید کی نال محفل

آئینہ سرخ و زرد کہ ہوتا ہی ہر گھڑی
ہی گلرخان کی عشق مین در انفعال محفل

ہی شوق میکدہ کی در اوپر کرین مقام
مسجد مین دیکھ غلغلہ و قیل و قال محفل

جن عشق مین مزہ نہ لیا ہجر و وصل کا
وہ عاشقی کی پہنت مین ہے بی کمال محفل

جو دم سجن کی یاد مین گذری حیات بوجھ
ورنہ خیال و خواب ہے غم و وبال محفل

صابر ہوا ہی زلف سون جس دن سون دل جدا
رہتا ہی بیقراری و آشفتہ حال محفل

ہوا

جسد سے مہک کے لکھو نکہت کے ہیں مجھ کدا [illegible]
درس کے شوق سے عاشق کون جینوا [illegible] فرض

زکات حسن مشتاق کون [illegible]
کرم رخان کون کدایان شوق [illegible] فرض

شراب عشق کی مستی مین جو [illegible] ہین
ہی جن کون بادہ پرستان کی [illegible] فرض

پینے دو آتش دار کے مست کو ساقی — کہ ہووے زہد کے مستی سوں بار سائے فرض

رکھی جو شوق کہ دشت جنون کے سیر کرے — اسے ہے عشق کے رہ میں برہنہ پائے فرض

غبار میری نظر کوں ہے درد دوری کا — غبار خاک شفا کے ہوئے دوائے فرض

ہمن کوں روز جدائی سوں خوف ہے صابر — وگرنہ فرض ہے خوبان کے آشنائے فرض

ہو

لیا ہوں ساقی مہ رو سیں نشۂ مل قرض — کہ دیوے شیشۂ مستی نوائے قلقل قرض

میری سلونے سجن کا برا ہے آوازہ — کہ مانگتے ہیں نمک مہ رخاں کا بل قرض

چرانہ سنبل تر باغ کوں کرے خوشبو — کہ لیے کئے ہی سحر رنگ و بو ز کاکل قرض

میری خواہش سوں کہ ہوئے ہیں آج مسکرو یاں — کئے ہے گل کے رجھانے کوں لیکے بلبل قرض

شگفتہ لعل لبش دیکھ غنچہ سیں لیے کر — کہلا ہے ناز و تبسم سوں رنگ و بو گل قرض

میری نظر سوں چندر مکھ کا کر دکھی پر نو — کہو نکہت سوں لیوے ہر جلوہ تجمل قرض

نہ ماہ نو ہے کہ ہر ماہ نو ہوا ہے ہلال — کیا ہے شکل لے از نقش نعل دلدل قرض

چلا ہوں شاہ خراسان کے طوف کوں صابر — رضا کے شوق سوں لیے توشۂ توکل قرض

ہو

شاید کہ آج لاوے قاصد نگار کا خط — دل نقد اس کوں بخشوں پھر پھر کے یار کا خط

قاصد کے پانو پر پرہنس بلے او بلیاں — پہنچاوے گر سجن کوں مجھ بیقرار کا خط

مکھ سوں کبھی لگاؤں رکھوں کبھی سر اوپر — کر چشم و دل سوں دیکھوں گلگوں عذار کا خط

بینک شہید اس کا عمر دو بارہ پاوے ۔۔۔ گر خیر کوں دکھاوے اس کے نگار کا خط
خاطر ہووے شگفتہ دل تازہ سیر گل سوں ۔۔۔ گلشن میں آ کے پہنچے گر گلعذار کا خط
انجھواں کے در تصدق کر خط اوپر لٹاؤں ۔۔۔ گر بیکسی میں آوے غمخوار و یار کا خط
انکھیاں نہر کے صابر دیتے ہیں خون رت ۔۔۔ بینک کہ راہ میں ہے عہد و قرار کا خط

سجن کے چاند سے مکھ کار اوپر جو اودے خط ۔۔۔ جو ہالہ نام خدا کس دم سہاوے خط
بہار نو گل خورشید ہووے تازہ و تر ۔۔۔ بنفشہ سبزی ریحان میں کر دکھاوے خط
ز جلوہ سنبل مشکیں سکے پرورش کر کر ۔۔۔ عجب کیا کہ تماشای گل بہلاوے خط
پہر تیا جو مصحف رخسار کا ورق دل سوں ۔۔۔ نظر میں نور کے تحریر سوں لکھاوے خط
حبش کے فوج بال ملک روم گھیر لیوے ۔۔۔ جو شاہ حسن سوں غارت کا حکم پاوے خط
عجب نہیں کہ کری مشق دلربای زلف ۔۔۔ دلاں کے صید کے تسخیر کر سکھاوے خط
نظارہ محو زر روشن رقم ہووے صابر ۔۔۔ کہو نکہت کے جوت میں کرا دے دکھاوے خط

ملنا ہے مہ جفا کا غلط وعدہ غلط ۔۔۔ امشب غلط ہے آج غلط ہے صبح غلط
ای نکہت کوں جو الت کے نہ دکھلا و مادہ ۔۔۔ در سینہ اس نگار سوں امید نا غلط
ای عندلیب ۔۔۔ غنچہ کے آشنا ہے و گلاب کے وفا غلط
جسم کہ نت ۔۔۔ بنا بیکسی کے دن ۔۔۔ ربک ہی چشم دات زمانہ و کہ غلط

زاہد نے غمر کہو کیے بجا نا ہزار حیف — جس ہد میں نہیں ہے اثر ہی دعا غلط

جوش شگون کا پردہ نہ ہو جبھی زرنگ و بو — لقما لہ وقت ہو کے دیوی کردوا غلط

اس آخری زمانہ میں جز فضل کردگار — گر آشنا ہے اس رکھی آشنا غلط

تارا دشتی میں طے نکرے مرسون سبا بر — رہبر و اگر کہا وی غلط رد نہ غلط

۹۳

سجن تجہ چند رمہک کے تجلا کا خدا حافظ — رہی کر نور ہو مجہ چشم دل امین مصحف حافظ

ہوا تجہ جلوہ رخسار سون خورشید منہ روشن — تیری حسن درخشان کا علی مرتضا حافظ

کبہو نکہت سے خبر کردیوی خوشبو سون دررنگ — کبہو تیری سنی مست کا حسن کان سخا حافظ

کرشمہ تیر ہے ابرو کمان ہے غمزہ قاتل ہے — کری کر قتل مشتاقان شہید کربلا حافظ

لباس سرخ جن گل پہن کے کر سیر گلشن کے — کہ بلبل کہوی گل کہوی منہ زین العبا حافظ

جو کوئی عشق کے رہ میں دھرے مر قدم کر کر — ہی اس کا حضرت باقر امام سجاد حافظ

چمن میں عشق کے ہے جس کا دل پر جعفر مایل — ہی اس کے رنگ و بو کا جعفر صادق و صفا حافظ

جہنون کے ذکر ہی والکاظمین الغیظ کا آیہ — انہوں کے ورد کا ہی موسی معجز نما حافظ

مجھے ہے عشق کے دولت منہ فقر و فخر عالم میں — میری فقر و قناعت کا علی موسی رضا حافظ

محبان کے بہار دل ہیں گلزار محبت سون — تقی شہ کا ستان دل کا تقی و صفا حافظ

ہوا ہی عشق کے پرتو سون دل پر نور و رخشان — میری یاقوت اپنے کا نقی منہ کے میا حافظ

حسن ہی عسکری شہ جے دو جگ میں دوستان پر — اگر مشکل پری مت ڈر کہ ہے مشکل کشا حافظ

دل نے تجہ زلف مین بسرا کر آج بہولا وطن خدا حافظ

سن بصفت تجہ نہال خوبی کے ہی بہاری چمن خدا حافظ

کیون پہندا آ ڈالتا ہی تجکون میری کل کسر رسن خدا حافظ

قتل کرنے بچ تیغ ابروسون تیری بانکی نین خدا حافظ

صابر اپنے کون ہنسکے راضی رکہہ مِٹہی گہ کہہ سجن خدا حافظ

ہو

دل آج چاند مہکر کے جہنکار سون ہی محفوظ جون آینہ ز حیرت دیدار سون ہی محفوظ

کیون عندلیب خوشخوان گل کی کرے نہ تعریف دل کے شگفتہ کے بہو گلزار سون ہی محفوظ

ہی اس کون زندہ کے ہین عیش جنان میسر گلشن مین عاشقی مین جو یار سون ہی محفوظ

بلبل کون ہر نظارہ مارِ نظر مین نشتر دیکہ اگر چمن مین گل خار سون ہی محفوظ

مشتاق جان فدا کے نا آرام کیون پاوے [illegible] کیسے کر دلبر اغیار سون ہی محفوظ

مجنون ز شوقِ لیلا کہکن بعشقِ شیرین بتخانہ مین برہمن زنار سون ہی محفوظ

زاہد ز زہد و تقوا رند و شراب خانہ صابر ز جوشِ مستی اسرار سون ہی محفوظ

ہو

اج ہی سرشار سو ہ میرا شرابی الحفیظ کیا دلان اوبر لے آو کا خرابی الحفیظ

گل کے مستی کم نہتی پہر آج پیتے ہی شراب کالیان دیوار کر کربے حجابی الحفیظ

کیون نہ دل ہووے شہید اس چشم فتنہ خیز کا ہی نگہ تیغ و مژہ تیر شہابی الحفیظ

ہجر کے آتش سے دو نین رکت ہیں دیکھ کر — جوش سوں دل کے ز دیدہ اشک بریاں ہوں چو شمع

کب بجھے آتش جگر کی اشک عنابی ستی — خون دل لبریز کر کر گرچہ سوزاں ہوں چو شمع

عشق میں مہ طلعتاں کی گر جدائی صرف و غم — بیر ہو در جان کہ از شادی خنداں ہوں چو شمع

سوز کے پروانہ کر بن داغ کہا کہا در جگر — گاہ ہوں خاموش و گاہ ہزار و نالاں ہوں چو شمع

دیکھ کہو نکہت کے جھلک میں چند سا مکھڑا — شوق سوں فانوس میں کل کل کے قرباں ہوں چو شمع

ہو

ای چندر مکھ دیکھ تیرا عشق سوں ہے زار شمع — مو بمو آتش فشاں ہے ہر جگر انگار شمع

جب سیں کہو نکہت کے بدریا میں کہا ہے ماہ دُر — عشق کا کہا داغ دل پر ہے مرد خونبار شمع

شب نشیناں کا تماشا دیکھ سوز بیچ خیز — صبح تک کاہی خموش و گہ ہی در گفتار شمع

طعنہ دو در عشق میں ستیاں کوں پروانہ کے سنگ — شوق سوں ہر رین کوں جلتی ہے کر سنکار شمع

گر نہیں ہے برہمن جلتی ہے کیوں بتخانہ بیچ — ڈال کے کلمیں صنم کے زلف کے زنار شمع

شب نشیں کے طرح کر شوق سے ار شمع سہیک — رات کوں کر سوونے ہے خلق ہے بیدار شمع

ہو وے چندر مکھ میرا جس رات کوں مہماں رشوق — کہہ سوں باہر کر دل خاموش اس پر وار شمع

سینے کے آتش میں جلنا دل کوں تلنا صابرا — جان کداز انگ سب سے میکند اظہار شمع

پھول سے ہوں تیری یک نظارہ پر فارغ — کہو نکہت سے جوت سے ماہ و ستارہ پر فارغ

چمن سب رنگ لالہ رخاں کے مشتاقاں ہے ... ز داغ عشق ہیں دل کے ہزارہ پر فارغ

او وہ گل مکھا کہ تھا گلشن میں جس کا آب و رنگ
جگ سوں نت شگوفہ سہرا تن فگار وا دریغ

ایکوں نے کہا ور داغ دل بھلا لا از قتل حسین
کربلا کے تراہی در خون لالہ زار وا دریغ

جب حسین گلزار شہیداں کا دکہا ہر جلوہ گاہ
در چمن کرتے ہی بلبل آہ و زار وا دریغ

سرو قد آل نبی کے دیکہ خنجر سوں قلم
فاختہ کرتے ہی نت کوکو پکار وا دریغ

نو گل خورشید نیزہ پر شگفتہ دیکہ ماہ
دل ہوا جوں لالہ غم سوں داغدار وا دریغ

نونہالان نبی کے جسم کرے در خاک و خون
ہوئے طوطے پات جھڑ جھڑ سوگوار وا دریغ

غم سوں ہر گل کوں نت خار در گلزار دہر
غرق خون جب سوں ہوا ہے گلعذار وا دریغ

باغ میں حیدر کے خار و خس کا زور دیکہ آہ
گلرخاں ہیں درد و غم سوں بیقرار وا دریغ

کاکل گلچہرہ کاں سن یہ تراز اشک و خون
پیچ کہا کہا ہوئے سنبل شرمسار وا دریغ

سرخاں کے تشنہ کے کربا دود شت کربلا
سر زمیں پر مارتا ہے آبشار وا دریغ

صابرا لکہ مرثیہ شاہاں کا دیوانیں نے غم
دوستاں کوں ہے غم کی یادگار وا دریغ

جو دل ز داغ عشق درخشاں ہے جوں چراغ
خوناب و اشک از مژہ ریزاں ہے جوں چراغ

مہ رونی جب سوں چاند سے مکہ پر لیا نقاب
دل آتش فراق سوں سوزاں ہے جوں چراغ

پروانہ دیکہ شمع کوں مہرو کے عشق میں
روشن ہوت بند بند و بلب جاں ہے جوں چراغ

جس کا جگر انگار ہے برہا کے آگ سیں
سینہ بہٹی میں تپ تھمکے بریاں ہے جوں چراغ

پرنور جس کا دل ہے رشتہ دین کے مہر سوں
روشن دلاں میں صاحب ایماں ہے جوں چراغ

جس رات دیکھتا ہے چندر مکھ کون رو برو — دل سوز غنچے سوں خوش و خندان ہے جون چراغ

پروانہ کیوں نہ بلبل شیدا ہووے بہ زر شوق — لالے کا داغ شمع گلستان ہے جون چراغ

جلنے بنا نہ آوے اسے چین صابرا — جس کے جگر میں شعلہ ہجر آہے جون چراغ

ہو

لالہ رخاں کے ہجر کا انکھیوں نمین دیکھ داغ — دل نے کیا ہے ترک تماشا و سیر باغ

سنبل کے رنگ دوسین پریشاں ہوا ہے دل — کو زلف کے نسیم کر خوشبو کری دماغ

جوں لالہ ہرگیا ہے جسم روشن داغ عشق — مجھ گلشن نظر کوں نہیں حاجت چراغ

چھوٹے ہیں [illegible] خشک و تر یاں نماز سوں — پیر مغاں کے عشق سوں پیتے جرعہ ایاغ

دنیا کے نیک و بد زماں گذرا ہے جن کے غم — صابر نہ ان کوں عیش کے لذت نہ ہے فراغ

ہے

اگر عشق میں ہے نظر سر طرف — تجے دلبر شوخ کے گھر طرف

جسے مہر ہی بات دے کیمیا — نہ دیکھے کا اکسیر کے زر طرف

سخن [illegible] کے شیرین — نہ دیکھوں کبھی قند و شکر طرف

کری [illegible] — پری کر نظر دل کے دلبر طرف

[illegible] عشق میں جو قدم — کری نیک نامی سوں کوں بر طرف

[illegible] — [illegible] دل کے سنجہ پر ہر طرف

[illegible] — نہ آئینہ جو شاہی سکندر طرف

ملے فقر میں اس کوں دنیا و دین — اگر شاہ اوی قلندر طرف

جو ہی زلف کے بو سیں خوشبو دماغ — نہیں دیکھتا مشک و عنبر طرف

میرا دل ہوا صابر اکھر با — محبت سوں ڈھلتا ہی حیدر طرف

مجھے حق دکھاوے بہار نجف — کہ ہوں بلبل شاخسار نجف

مبارک ہے زاہد کوں حور و بہشت — مجھے جلوہ گلعذار نجف

اسے قدسیاں کا ہے اتب ہی آج — جو آسودہ ہی در جوار نجف

کروں چشم کے زور سوں راد لے — مدد گر کرے راہ دار نجف

محبان کے ہی درد دل کے شفا — غبار در شہریار نجف

اگر شیخ حاجی ہوا کعبہ دیکھ — میرا حج ہے طوف دیار نجف

صبا سر اٹھاوے نہ باغ نعیم — ہووے دفن جو در مزار نجف

بہشتی ہی دہ پاک دین صابرا — لگی جس کے تن کوں غبار نجف

۱۴۳

ولے کر دوں چشم و سر سوں راہ نجف — ہووے سر جو نعلت شاہ نجف

دیدہ روشن ہووے تجلا سوں — تا نظر آوے جلوہ گاہ نجف

بادشاہان ز چشم و سر جہاں — خاک درگاہ بارگاہ نجف

دیوے درویش کوں تب بنشاہ — گر رکھے شوق بادشاہ نجف

بر پائی ہے رتبہ ز خلق جہان | جس کون حق دیوی عز و جاہ نجف
شیخ ہی کسر امام زاہد کا | پیر میرا ہے دین پناہ نجف
شاہ محمد عسکر حقیر کہلاؤن | کر کنیں مجہ کون در سپاہ نجف
کون سارات و دن ہووی صابر | بہر نظر دیکہن مہر و ماہ نجف

هو

اغیار سون ملا ہی میرا گلعذار حیف | کہتا ہی گل کون خار نی دل ہی فگار حیف
بلبل ز نالہ کیون نکری دل کو غرق خون | بیٹ جہر خزان کی فکر سون ہی شاخسار حیف
جون لالہ داغ دل نہوا ہے از سبب مگر | گذری ہی آرزو مین خزان و بہار حیف
گلشن مین دیکہ [illegible] | ہی چند لیب نالہ و زاری سون زار حیف
آئینہ رو کون سن کی رقیب سون ہمکنار | سیماب وار دل ہی میرا مضطر ضعیف
آنے کا وعدہ دلدار نہ آیا کیا سبب | انکہیان ہوئین سفید و رہا انتظار حیف
پردیس دیس چہوڑ کی بہارا جون ہرن | از دیدہ خواب دل سون گیا ہی قرار حیف
سینی مین دیکہ زلف کی ان کون صابرا | آشفتہ ہون کہ کیون نہ ہوا دل شکار حیف

آتا ہی وہ ابرو کمان لی تیر مژگان یکطرف | ای دل تن ہو یکطرف قربان ہوا ہی جان یکطرف
کس شمع رو کی عشق نی آتش لگائی در من | ہی داغ لالہ یکطرف پروانہ قربان یکطرف
کیا آج وہ غنچہ دہان ہنس ہنس چلا ہی باغ کون | بلبل ہی خوش الحان یکطرف غنچہ ہی خندان یکطرف

کس کے خرام ناز سوں پھر شور ہے گلزار میں ہے سرو بجھو دیکطرف قمری بنالے یکطرف
سب غم کے اندوہ و غم دل سوں برساروں کہو ساقی و مطرب یکطرف دلدار مہماں یکطرف
جس دل کوں تیرے نور سے روشن کیا جنت ہے وہ ہے درخشاں یکطرف جاں محو حیراں یکطرف
تھا بیکلی ہر خبر کہنے بجھے بن رات و دن درد جد لیے یکطرف اندوہ ہجراں یکطرف

توں زیب گلشن خوبی ہے کیا کہوں تعریف بہار ہے بلبل و گل تیری حسن کے تصنیف
چمن کے شوق کبھی عاشقاں کے مکھ کوں دیکھ کہ ہر نظر میں دکھا دیں تجھے ربیع و خریف
ہما جو دیکھے میری استخواں نہ پہنچے ہوا ہوں تیری جدائی سوں بسکہ زار و نحیف
تیری نثار کوں موتیاں کے تھال بھر پیلے بھری ہے شوق سوں انکھیوں میں لاؤ تک تشریف
کبھو نکلت اٹھا کے دیکھ وہ رو کہ دل واروں تیری چرن کے اوپر میرا ہے یہی تکلیف
رقیب سوں نہ ملا عاشق وفا خو کوں قیاس کر کہ برابر نہیں کثیف و لطیف
تجھے ہے نام خدا گلرخاں سوں کیا نسبت کہ وہ ہیں خار و خس توں ہے گلعذار و شریف
نہیں ہے تجھ کوں خبر صبا بر ثنا خواں کے کہ تجھ فراق کے اندوہ سوں ہے زرد و ضعیف

جس پاکباز کوں ہے رسول خدا کا عشق ہووے مبارک اس کو علی مرتضا کا عشق
بر جاے عاشقاں میں کر افتخار کسر زفو جس پاکدیں کوں ہے حسن مجتبیٰ کا عشق
روز جزا اٹھیں گے شہیداں میں سرخ رو حق نے دیا ہے جن کو شہ کربلا کا عشق

تقی یا بین ہے انہوں کے نہاد قبول اور زہد — ہے جن کون در جہان شہرہ زین العبا کا عشق

از دولت بقا ہے دو عالم میں ہر بہا — ہے جس کے دلمیں باقر کان سخا کا عشق

ہے جس کا دل شگفتہ زگلزار جعفری — جیہا جی ہے اس کون جعفر صدق و صفا کا عشق

جون خضر زندہ دل ہے ز اعجاز موسوی — جو را ایکنا ہے موسیٔ معجز نما کا عشق

نکلول اس کا نعمت الوان سون بر ہے — حق جس کون دیوی شاہ خراسان رضا کا عشق

ان کون نہیں ہے فکر ہر پل صراط کے — ہے جن کا حرز جان تقی رہنما کا عشق

مولا کے عاشقان سوا تہی کا بروز حشر — جس کا انیس ہے نقی پارسا کا عشق

کرجیاد تا ہے اہل ریا نعمت کا مرتبہ — مولا سون مانگ عسکری مقتدا کا عشق

[illegible] بہو مہدی ہادی کا صابرا — جو حق سون پاوے حضرت آل عبا کا عشق

ہے نور حق کا ہے نشان عشق — یعنی معشوق و عاشق کا بیان عشق

دکہی آئینہ دل میں تجلا — ہووے کس جلوہ گر در چشم و جان عشق

کبہی دیوانہ کر ناموس کہووے — نکل داوے کبہی نام و نشان عشق

کبہی عاشق ہووے معشوق کا [illegible] — دکہاوے جلوہ مطلعتان عشق

کبہی [illegible] بدہ تقوا آزماوے — کبہی سرمست راکہی در جہان عشق

کبہی [illegible] بے دل میں باندہ زنار — دیووے بتخانہ کے دربر مکان عشق

کبہی [illegible] ہی [illegible] سر — [illegible] ہی ہر کون کا ہی جوان عشق

کبھی صبا بر کون دکھلاوی خرابی　　پلاوی کی نشہ از سبو و مغان عشق

انکھیون مین جلوہ کر ہی میرا گلعذار عشق　　کیون باغ باغ دل نہ ہووی از بہار عشق
سینہ خانہ لالہ رخان کا تھی جس کا دل　　ہی داغ دل کی سیر سی لالہ زار عشق
دیوانہ وار رتا نہ پھر کر کوہ و دشت مین　　لذت نہ پاوی پھول کی در خار خار عشق
تا حال رقص مین ہی دل عاشقان ز شوق　　ازبس کی مطربان سون سحر بار بار عشق
اپنے رو کی وصل سون کیون ہووی کامیاب　　سیماب وار رتا نہ ہی بیقرار عشق
کب شمع اُس کی سنگ جلی گر سعی کا بہوس　　جلبل کی کر پتنگ نہ ہووی نثار عشق
سن سن کی ناصحان کی سخن دق ہین سبا برا　　اب شوق ہی کر جا کی بسین در دیار عشق

ہو

ہوا جو عاشق و مستانہ عشق　　پڑا ہی بر در میخانہ عشق
جو موسی محو ہووی از تجلا　　جو دیکھی نور آتشخانہ عشق
کری دیوانہ کی کھر بار تج سب کی　　ز مجنون جو سنی افسانہ عشق
اگر چاہی رہی آزاد جگ سون　　جنون مین آ کی ہو دیوانہ عشق
رہی خوش کا کل مشکین کی لٹ مین　　ہووی گر شوق سون دل شانہ عشق
رکھون نظر و نمین نور چشم کر کر　　نین مین آوی گر جانانہ عشق
مغان کی شوق سون سرشار رہوی　　دیوی ساقی جسی پیمانہ عشق

اگر دیوانہ کی کیے پاوی لذت — جنوں میں پک رکھی فرزانہ عشق
اتھی اس شمع رو کے سنگ فردا — ہووی یا مسروز جو پروانہ عشق
مژہ سوں جھاڑوں پک مستاں کی صابر — جو پایا اوں خدمت میخانہ عشق

لیوی خوناب دل سوں جوش کر چشم تر عاشق — بہی گنگا و جمنا ہو سرشک احمر عاشق
صدف کی چشم سوں نکلے پر کیوں انجھو ہو غلطانے — نہیں کر در نیساں خانہ زاد گوہر عاشق
جو اینہ قناعت کر رہی نظارہ اوپر — دکھاوی کر چندر مکھ ہنسکی خاطر پرور عاشق
غرض کو یار کے کبھی پر ہو آزردہ عاشق سوں — کہ غم خوار و نہیں کر ڈھونڈ نیاوے ہمسر عاشق
پھر اوی کب فلک مر کی انتہا کی پوشاک اندیں — خدا وہ دن کری تجہ پر فدا ہووی یا سر عاشق
نگاہ مہر تیری کیمیا ہی کر نظر ہنس — کر اکسیر محبت سوں ہوولی مغشوش زر عاشق
ہووی در حسن روز افزوں شد اگر مانے صابر — کہو نکہت میں مت چھپا مکھ از چشم انور عاشق

ای ناز بھری دیکھ کبھی زاری عاشق — تجہ عشق میں ہی نالہ بسیاری عاشق
جس دل سیں ہو نکلے ہی چندر مکھ [illegible] — لوہو ہو بہا اشک خونباری عاشق
[illegible] — ہی بیخودی و نشہ سرشاری عاشق
[illegible] — میتاں کی دل سیں ہی گرفتاری عاشق
[illegible] — عاشق کہ مبادا ہووی اغیاری [illegible]

نشر

بیٹک کہ تبسم سوں دیوے شربت دینار ‌‌ ‌ معلوم ہووے تجہ کوں جو بیماری عاشق
ہجراں کے اکن سوں جو جاؤ علاج ابتدا ‌ ‌ جز دیدۂ تر کوں کرے یاری عاشق
صابر دل و جاں نقد تبسم کا بہا دوں ‌ ‌ گر فتح ہووے خوش خریداری عاشق

آئے بو تیر کہول انیدت دیکہ فال اشتیاق ‌ ‌ کب میسر ہو کا تمنا کوں وصال اشتیاق
سیج پر تر بہوں نیندں من ہرن کے درس بن ‌ ‌ دل کے مہجلی پر پڑا ہے آج جال اشتیاق
جیو کہت سوں آرہا ہے بر لب از شوق نثار ‌ ‌ کب دکہوں درسن کہ واروں از خیال اشتیاق
کہیو اے قاصد نہ پاتی بہیج نے ہوتے پیام ‌ ‌ انتظاری صد سوں گذرے در کمال اشتیاق
سیر گلشن سوں نہووے آج کیوں کر دل اداس ‌ ‌ سرو ہے کل ہے نہیں ہے نونہال اشتیاق
بوسہ نا دوں جیوں حنا پائے نگار مزرق ‌ ‌ دیکہوں کر خونابہ دل پائمال اشتیاق
عشق میں اپنے رو کے صابر اسباب وار ‌ ‌ بیقراری تن او پر ہے بال بال اشتیاق

ہو آئے جب سوں دل و دیدہ داغدار فراق ‌ ‌ کہلا ہے چشم و نظر اکے لالہ زار فراق
نہووے بلبل شیدا طرف سمن مائل ‌ ‌ اگر اثر نکرے نالہ بہار فراق
نپاوے لالہ رخاں کے وصال کی لذت ‌ ‌ جو دل کہ داغ نہ راکہے زیاد کار فراق
لوہو میں غرق کروں کر فراق ناتہ لگے ‌ ‌ جو جا ہے خون بہادے اوس دل بیار فراق
شب وصال کچہ دیوے اگر شتاب خبر ‌ ‌ دُر سرشک کروں روز و شب نثار فراق

رہی یو ملک سینون سدا عشق سون آباد
جو دیو حکم مین اس کے رہین دو چشم بلند

اگر حسب کی محبت نواز ردکر لگین
جگر مین دشمن دین کے زبغض کینہ خدنگ

نرملی عشق کے دریا مین یک جزیرہ
کہ دور سے ہین زہر موج ہر طرف سو نہنگ

نظر پڑی چمن کے سبا زعشق گلوں ہاں
نہال و گل کے طرف دیکھنا ہے ان کون ننگ

زشوق بلبل و گل ہووی اس اوپر قربان
رکھی جو سر کے اوپر من ہرن گل اورنگ

ہزار سال ہی یکروز ان کون ہجر الجنت
جہنون نے عمر گذاری ہی ماہ رخ سنگ

ستاروین کے نغمہ سون دل کا غم نہ گیا
لگا خوشی کی مغنی تکو ربر مردنگ

شب برات سے ساقی کہاں پیوی دم
کہ دل کون زندہ رکہی درد بادہ گلرنگ

ہووی مغان کے محبت کے راز اس پر کشف
پہری جو پیر طریقت سون عشق سے فرہنگ

کشش کی شوق سون ملتا ہی دل سر بجن سون
کتہین سی عشق کے ہرچند راہ ہے صد فرسنگ

ہنوز رقص مین دل عاشقان کے ہین سبا بر
بیا کی دہن مین جو مطرب نی گل بجا چنگ

۲ہو

جو فن مین عشق کے ہی رند وہی خورد چالاک
اگر ہزار دیوی طعنہ خاص و عام چہ باک

بمیفروش و بنیت سی میرستان کے
اگر شہید ہوون دفن کرب یہ تاک

مغان کے عشق مین آمت تلو ہی زاہد
ہووے یکا زہد ریائی سون ورنہ خوار و ہلاک

کہان سون ایک طرح رہو حال عالم کا
کہ چرخ مین سی مہ و خور زگردش افلاک

لیا ہون عشق چند رمہک کا نقد دل دیکر
کہ میری پاس نہین کیا کرون جزاین ملاک

دکہا وجلوہ کبہو نکہت کبہو کہے چندر مہکا کا	نہ ڈہانپے نور خدا کا زچشم عاشق پاک
جنون عشق خدا دیوی تار ہون آزاد	قبای اطلس ناموس و ننگ کر کر چاک
تیری جمال کا مشتاق ہون بیاس سی تیرے	کہ تجہ نکاہ کی مستی بنای دل غمناک
صبا مشام کی جرن ساتہ لگ اٹہی صدبار	جو آج ہو کی رہی مسکن نیکی در کی خاک

ہو

وہ ناصح کہ نہیں سچ انہون کون حق نمک	ہمن کون ان کی ہدایت مین بی شبہ ہی شک
میری انجن کی کہر کر کری پسند سجن	قسم خدا کی فدا اس اوپر کرون یکیک
چندر مکہی [illegible] میرا بی مثال نام خدا	کہ اس کی نام کی عاشق ہین لسکو حور و ملک
خیال [illegible] بسا ہون ہر رات دیکہہ انکہیو نہیں	ز شوق نیند نہیں میرے دل کون صبح تلک
[illegible] کبہو نکہت اتہا کی دکہا	کہ بادلے مین چہپی شرم سون ہلال فلک
کیا کبہو نکہت [illegible] بجلا ای چاند مین مہک کا	کہ چشم آئینہ روشن ہو دیکہ دیکہ جہلک
صبا [illegible] بلبل [illegible] عاشق کون	خدا نہ را کہی جدا مجہ سون ایک پلک
[illegible] عاشق [illegible]	لہو سون دیتے ہین ہاتہی مین پیچ و شام رنگ
[illegible] نسبت مین	خرام سرو روان کی ملکر دکہرسے لنک
[illegible] چندر مہک کی	[illegible] نور تجلای کیون کی ہو ز تنک
[illegible]	طعام [illegible] مزہ [illegible] نمک
[illegible]	[illegible] کیا ہو [illegible] خاطر [illegible]

برہ کے آگ میں جلبل کے داغ ہوتا دل　　نہوے لالہ رخاں کے اگر میاں کے کمک
طلای صاف تپاتے ہیں آگ میں صبار　　بہتی میں ہم کے جلنا ہے عاشقاں کو محک

کس شمع معنی مہک سوں کہولا چمن میں انجل　　گر شوق غنچہ و گل ہوتی ہیں سب گل گل
دل میں خیال اس کا لیونکر قرار لیوی　　وو شوخ نامداری ہے در سر باد بنچل
مطلعاں کے باتاں سب خوب ہیں ولیکن　　در سن کے وقت ہر گز ہنستی ہیں آج باگل
ہجراں کے چاشنی کی لذت نہ پوچھ مجھ سوں　　پانی ہے زہر قاتل خواب و خورش ہے حنظل
یو خال تجھ مکھ ہے یو مصحف درس دلربای　　تفسیر زلف و خط سوں کرتا ہے مسئلہ حل
کیا عاشقاں کے دل کے سوز و طپش سناؤں　　تجھ نین کے اگن میں جلبل ہوے ہیں کاجل
تجھ زلف میں پیا کا دل جانتا ہی منتر　　گل میں کرے پہیرا ہے آشنہ کے ہیکل
دل میں چراغ روشن کر داغ کا چو لالہ　　از نور عشق خورشید بھر دیکہا ہوں پہل
برگ حنا کہ پاوے کیوں مرتبہ چمن میں　　جوں رنگ لگ رہا ہی کہ تجھ کاں کے پگ تل
کیونکر نہ شمع دیوے گل سوں لگا کے عزت　　صابر پتنگ اس پر جان ہار ناہی جلبل

بہو

جن دل کوں پتنگا نہ کیا شوق سوں جل جل　　در سن کو کہاں شمع شب تار کا پل پل
کس کے نگہ گرم سوں یہ ہے شور چمن میں　　جہرتا ہی شگوفہ کہ ہوے کھل گل
ہوتے جو حنا سبز اگر بخت ہماری　　اس پای نگارین کا مزہ لیوتے مل مل

مجھ سوں کبہی مل نہ مل پر زینہار نت نال　　درس مجھ دی نہ در وعدہ کا آج و کل
بات میری سن نہ سن سخن کے جو جب　　گھر میں میری چل نہ چل اپنے کبہی پر تو چل
یاد وفا لے نہ لے جور و جفا کا سرتی　　دل میں مبادا رکھ نہ رکھ بغض کوں اخو غل
کل سوں میری لگ نہ لگ اور کے کہنی اوپر　　کس نے کہا جا نہ جا ہمرہ اہل دغل
دل میں گذر کر نہ کر اور طرف کا خیال　　نور نظر رہ نہ رہ چشم سوں دور ایک پل
اول شب سو نہ سو آخر شب صبا را　　ذکر کا پہل لے نہ لے نیند کا انکھیوں میں بہل

ہو

آج ہوں ایسا اداس تجھ سوں میں جانا نہ چل　　بادہ پرستاں کے پاس شیشہ و پیمانہ چل
شیشۂ ناموس توڑ زہد ریائی کوں چھوڑ　　مستی کا کر ہو دی زور بر در خمخانہ چل
خوش ہو جنوں میں رہی خلق کے باتاں سیتی　　جو کوئی دیکھی کہی آپ کے سوں دیوانہ چل
سبحہ کرو کر دو دین عشق کا نشہ ہو یں　　پیر مغاں سوں لیویں خدمت میخانہ چل
گر کے سینے کا سنکار شمع کرے دل انگار　　جل کے ہو جیو نثار آگ میں پروانہ چل
عشق کے مے کا خمار پھوری جو منصور وار　　نعرہ بر روی دار کھینچی کہ مستانہ چل
صابر آشفتہ حال کس کنے کہو یو خیال　　دل او پر ڈالا جال زلف کا جوں شانہ چل

کر سیر گل کا شوق جی ای نونہال چل　　تا سرو و گل نہاں رہی میرے نال چل
ماری ہے لاف غنچہ و گل از بہار حسن　　کر ناز و دلبری سوں نہیں پایمال چل

تیری زلف کے لٹ کون سینے مین دیکھ | میری دل کا ہی آج آشفتہ حال
جو کچھ ہو سکی خیر اندوز کر | کہ ہی وعدہ فردا کا خواب و خیال
جو دم عشق مین کنہار وہ غم بوجھ | بجز عشق ہو زندہ کانی وبال
جو طالب ہین مولا کے آزاد ہین | بد و نیک کے چھوڑ کر قیل و قال
جسے عشق کے ہوں دولت نصیب | نہین اس کے نعمت کون ہرگز زوال
خدا دیوی عشق مغان صابرا | کہ بے عشق دمستی ہر جیونا محال

٭٭

ای چندر مہک کبہی دکھا و جمال | کہ دیکھون مصحف جمال مین فال
مت چھپاو کہو نکہت مین آ ئے نور | جس کے زیر و زبر ہی خوش خط و خال
تیری بانکی نگہ سون کیون کے بچی | دل عاشق کہ ہر پلک ہی بحال
چاہتا ہون کہ تجھ کون حال کہون | آکے تجھ پاس ہوتا ہون لال
مو بموست نہ شکوہ کرتی ہی | زلف کے اس کے ہاتھ مت دیو بال
خدمت میکدہ مجھی دی کے | ساقیا اپنے میکشان کون بال
تیری خدمت مین عمر خضر ہی کم | تیری دوری سون دل ہر دم سال
جن کیا ہی طواف میخانہ | بزم میکشان کے ہی خوشحال
آج ساقی نے دل کون مست کیا | دیدمی پیمان عشق مالامال
مرد کر سیہ بقا کے عشرت ڈھونڈ | عیش دنیا ہی ورنہ خواب و خیال

عمر کا دم حباب سے ان پوچھا | ہنسکے بر لیا کہ ہے ہوا کا مثال
پیر جن کا ہی ساقی کوثر | ان کون کیا ڈر زنامہ اعمال
ایک دروازہ کا گدا ہو رہ | ہر کسے آ کے آبرو مت ڈال
عشق بھولے ہی سرو و قمری کا | دیکھ تجہ قد دلربا کے چال
ماہ ان کا تمام خوش گذرے | جو تیری ابرو ان کے دیکھی ہلال
تجہ نکہ کون دیا ہوں شیشہ دل | طاق ابرو سوں مت گراو سنبھال
بس اگر ہو دین عاشقاں کا چلیں | سایہ ہو ہو تیری قدم کے نال
پوچھ مت ہجر سے جلوں کا علاج | پوا کن کب بجھی بغیر وصال
اپنے صابر کون پھر جدا مت کر | کہ اسے جیونا ہووی کا محال

ہو

کہونکہ سفا میں چاند مکہ کا زابرو دکہا ہلال | لوکون کی عید کل ہی میرا آج بے مثال
اس زلف سانپ کون کہ چہوا ہی مکہ اوپر | دل ڈس کیے ہیں زہر مبادا اچہر سنبہال
کافر بچی کا دیکھو تماشا کہ سحر کر | خورشید رد کیے مکہ سوں لگا ہے بین مغز خال
زلفاں کے لٹ جو ہوا درناں چھوٹی دو شن کر | اشفتہ کیے کی کلمیں کریں عاشقاں کون جنجال
[illegible] کون دیکھ [illegible] دل | میرا رقیب ہو ہے بہار سجن کے نال
[illegible] بار بار | دل ہیچ درکے بزم میں ہی محو نا جال
بین عاشقاں [illegible] میں خدا ہے ان نام | فردا [illegible] کامیاب مجاز ہی درد نال

کہو نکہت نہا ہے حسن کے بہار کون زکات
نظارہ کہ تیرا دعا کو ہی دو سال

اج کونا کون ہے تیری غم سون بیرا حال حال
لرزتا ہی صبح تک ہر رات تن بر بال بال

اشک دریا مین انکہین ڈوبتی ہین تمام
دیکہ تجہ ہجران کا دل کے مچھلی اوبر جال جال

کیون نہ ہووی کہا والا نت تیری تخجیر کا
تجہ نکہ کے تیر کے کہتکی ہیر دل مین بہال بہال

سرو جہک جہک یو جیتی ہر تجہ عمر کے نقش کون
دیکہ تجہ سرو خرامان کے لٹک کے چال چال

ہووی گلشن کا تماشا عاشقان کون زہر مار
پیو پیو کر کر پکاری کرتی پیہا ڈال ڈال

مثل آئینہ قناعت کر رہون نظارہ پر
گر دکہاوی مہکہ سر بجن ماہ ماہ و سال سال

عارفان ہر وقت در میخانہ کرتے ہین نماز
دیکہ در مسجد ریائے زہد کا سب قال قال

صابر مسکین لگا ہی تیرا دامن سون زشوق
یو مثل مشہور ہی دامن لکون کون پال پال

بہو

کیا ہووی کہ کہو نکہت بت کی ماہ پارہ دل
زکات حسن کی دیوی مجہی نظارہ دل

نہ ہووی سیر چمن کا خیال گلرو کون
جو داغ عشق سون دیکہی میرا ہزار دل

جو شمع جس کا جگر شعلہ زن ہی ہجر امین
عجب نہین کہ مژہ سون جہڑی ستارہ دل

زبسکہ جوش ہی انکہیون مین اشک گلگون کا
مژہ سون سرخ اچھلتا ہی خوش بہار دل

ہی چاک چاک زبس خنجر جدائی سون
ڈہلی ہی اشک ہوا زدیدہ پارہ پارہ دل

شب فراق مین روشن نہ ہوو کیون ہر مو
کہ میری آہ سون لبریز ہی شرارہ دل

نہ آہ کا ہی اثر نے فغان و زاری کا — را ہن ہت مگر اس کا سنگ خارہ دل

کری علاج سجن ایک کر سینے صابر — میری فغان و میرا درد بی شمارہ دل

اگر ہووی اسے معلوم زخم کاری دل — میاں سوں رحم کری بر جگر فگار دل

ستاری نیند سوں بیدار ہو ہو جھرتے ہین — شب فراق مین سن سن کے آہ و زاری دل

نہووی وصل کا گر شوق در شب ہجران — انجھو مین غرق رہی چشم اشکبار دل

چمن کے سیر و تماشا کل بسر جاوے — ز داغ عشق جو وہ دیکھی لالہ زار دل

خبر جو ایک کبہی پوچھی دردمندان کے — کرون نثار در چشم شاہوار دل

جو نور چشم نہ ہوی جدا ز دل شب و روز — نہووی جو شوخ کون معلوم دوستدار دل

غم فراق ہر غم خوار و چشم تر مونس — چرا نہووی جگر خون ز بیقراری دل

بسا ہی زلف پریشان مین جب سوں دل بر — ہوا ہون بی سر و سامان زیاد کار دل

سنا تہ ہر چمن مین گل کون بلبل داستان دل — کہ گل ور کے تغافل سوں ہی فریاد و فغان دل

جو سوسن شرح دیوے دس زبان سوں درد ہجران کا — نہووی مہر کر تجہ غنچہ لب کے بردہان دل

جرس کون نالہ شبگیر ہوا اپنا بسہ تباوی — سنے کر قصہ بار فراق کاروان دل

ہوا ہی زلف مین خوبان کے جب صید دل — نہ پہیری ان وہی کلہ پریشان خان و مان دل

جو مجنون عشق لیلا کے ہوا مشہور عالم مین — نہ نکلی کیون ز رسوائی میرا نام و نشان دل

اگر خون جگر مین غوطہ کہاوی اچ بر جا ہے قبول لعل خندانش نہ ہووے رنگ پان دل
زپیچ و تاب ہوتا ہے زمو باریک تر صابر کہ دستا ہی نظر آکر سوجن موے میان دل

کہو نکہت الہ کے جھلا شمس الضحی شمایل پر نور تجہ درس سون تا ہووا چشم سایل
خورشید رو سندر ہی توں مہ رخان کے صف مین جون ذرہ تجہ اوپر ہی دل عاشقان کا مایل
حور و پری تجہ آگے کرتے ہی شان اپنا چندر سا مکہ دیکہ کے زان کا حسن زایل
ہر رات چشم میرا ہی محو تیرے رہ مین کر مجہ طرف کون اور جھن جھن بجاو پایل
بانکی نین کون سمجہا و دل موہ عاشقان کا بر چہر سون ہر پلک کے کرتے ہی جیو گھایل
سب گلرخان کے خوبے نام خدا ہی تجہ مین پہرتے ہین عندلیبان تجہ حسن کے فضایل
کیون حنبلی نمانے سن و سنت مالکی سون تیرا ہی دین اعظم ہر شافعی ہی قایل
نادیدہ حسن تیرا کرتے ہین بحث زاہد کہو نکہت الہ کے حل کر یکم ذرے سون مایل
صابر طرف خدارا ٹک مہر کے نظر کر تا غیر کا نہووے دل بیچ عشق مایل

ہو

نگر آشفتہ بر رخسارہ کا کل کہ ہی ہر تار سون دل کو توسل
مگر دیکہا ہے گلرخسار تیرا کہ گل کا عشق بہولا ہی زبلبل
نگہ ساقی کے کیون سرخوش نرا کیہ کہ ہی گردش مین اس کے نشہ مل
دل مستان برقص اور ہر سن سن نوای چنگ مین مینا کے قلقل

رکھی کر سرا کل وو چندر مکھ — اتا ہی شمع اپنے سر سوں جل گل
میری من موہنے کے دیکھنے کوں — زدل مشتاق ہیں خوباں کابل
ہووی خوباں سوں رنگا رنگ بن — کری کر پہن سکے زیور تجمل
نہووی کر سجن کے دستگیر تے — برہ کے دیکھ میں جا بن جا شفاں ل
تبسم کر رکھی سب زندہ دل کوں — کری سب قتل کر تیغ تغافل
جو دیوی کا رقیباں کوں دلاسا — رہیکا کیوں سکے عاشق کا تحمل
طلب کر فقر کی دولت کوں صابر — کہ جہا جی سب قناعت میں توکل

بیت

گلشن میں اج یارو ہی کیوں اداس بلبل — شاید کہ خار سوں ہے ہم بزم غنچہ و گل
باد نسیم دل کوں کرتے ہیں پریشان — آشفتہ کیا ہوئے ہر گل چہرہ کان کے کاکل
گلرو کے زلف میں دل جس کا ہے رسیدہ والہ — گلشن میں کیوں سہاوے اس کوں بہار سنبل
آتا ہی رقص میں دل از شوق میکدہ کے — سن سن کے چنگ و دف میں مینا سوں نای قلقل
ساقی کے مست انکھیاں دیتے ہیں مے نکہ سوں — کیوں میکشاں نہ بھولیں مستی میں نشہ مل
مہ طلعتاں جبین کا کیا رنگ کر دل لبھاوے — زیور سوں وو رسیلی جیدام کری تجمل
سن سن کے جنجل من بندر پہ ہر خاں کے — مشتاق ہیں درس کے خوباں سند کابل
بانکی نکہ پلک کے برچھی جو دل لگے اوی — مشتاق جان فشاں کوں کیوں کر رہی تحمل
خوباں کر از تبسم دیتے ہیں زندہ کا یا — کرتے ہیں قتل لیکن از تیغہ تغافل

در کنج فقر صابر در حق نے استقامت ‌ ‌ کچکول پر ہی بیرا از نعمت توکل

گلشن میں آوے گر وہ غنچہ دہان گل ‌ ‌ بلبل ثنائے حسن کہے از زبان گل

شمشاد ڈوبے دل شرق انفعال میں ‌ ‌ گر دیکھے جلوہ قد سرو روان گل

بلبل نوا سوں رقص میں لاوے چمن میں پہول ‌ ‌ گر رات دن نہ ہووے بفکر خزان گل

کیوں کر قفس شہ چاک کرے تن کا عندلیب ‌ ‌ کرتے ہے یاد شاخ گل و آشیان گل

توں نو بہار عمر سوں غافل مباش دیکھ ‌ ‌ تیرا یو دم ہے بلبل و تن بوستان گل

قمری و عندلیب میں ہوتے ہے تازہ جنگ ‌ ‌ جوں دیکھتے ہے سرو کے سر پر مکان گل

رنگ رہکے کی گلعذار نے گلدستہ سر اوپر ‌ ‌ افزوں ز آب و رنگ کیا عز و شان گل

گلچہرہ کان سیں چشم وفا صابر اٹہ رکھ ‌ ‌ سنت ہیں کے بلبلاں کے زبان داستان گل

کب عشق کے پہندے میں پڑے دید چمن گل ‌ ‌ بلبل کے اگر گلمیں نہووے رسن گل

گل شاخ سوں جہڑ جہڑ کے گرے شوق سوں ٹک پر ‌ ‌ کرنا ز سوں گذرے ز چمن گلبدن گل

معلوم مجھے رمز ہے تجھ غنچہ دہان کے ‌ ‌ بلبل کے بنا کو نہ سمجھے سخن گل

تجھ غنچہ شگفتہ اوپر سرخی پان دیکھ ‌ ‌ لبریز ہے تجھ شرم سوں رنگ دہن گل

پروانہ ہووے داغ اوپر بلبل شیدا ‌ ‌ روشن جو دل لالہ کرے انجمن گل

کہرا جگر سوز سوں بلبل نے جلایا ‌ ‌ از باد خزاں دیکھ کے ویران چمن گل

صبا بر گل و بلبل ہر دل از شوق پریشان — شگفتہ مگر زلف بہ گلپیرہن گل

بلبل نے جام عشق سوں پیا ایاغ گل — سرمست و خوش ہے کہ ہر نوا سوں دماغ گل
عاشق کا سوز دیکھ ہنسے کیوں نہ گلعذار — گزرا عندلیب ہے روشن چراغ گل
لالہ نے داغ دل کے ہزارہ کوں دی سند — مشہور عاشقاں میں کیا عشق داغ گل
دل کے چمن کے سیر کری ایک کر سجن — انکھیوں میں نو بہار دکھا اوں زباغ گل
دل خوش ہے گلرخاں کے تصور سوں صبا — مانند عندلیب جو پاوے سراغ گل

چمن میں چل ای بہار گلشن کہ وصف تیرا ہر ہمیشہ دل — نثار ہونے کوں تجھ اوپر ہے ز شوق بلبل اندیشہ گل
شعاع تجھ حسن لالہ رخ کوں کا مگر پیرا ہے چمن کے دل میں — کہ شاخ رنگیں سوں سرخ رو ہے ز فرق تھلا فوریشہ گل
زبس از شوق گلعذاراں ہوا ہو بن بن چمن چمن میں — رسیلے تھلا نیں کے دہن میں شگفتہ نرگس ہمیشہ گل
کدام غنچہ دہن ز مستی چمن میں آوے ہے سیر کاراں — کرے کہ بھر ہر پیالہ نرگس مے سے لبریز شیشہ گل
کہ ہر گلی کا ہے گلان کے سر پر ز شوق گلدستہ جیوں صبا — ہمیشہ در فصل نو بہار شگفتہ [illegible] ہمیشہ گل

اے دل جو [illegible] گل [illegible] بلبل — کہلا ہی غنچہ [illegible] از خوش نوای بلبل
ہو بای طبیعت [illegible] خواب [illegible] — [illegible] غفلت آوازہای بلبل
[illegible] جفا کوں [illegible] نالہ کر — [illegible] کا [illegible] وفای بلبل

خوبی ہی رنگ و بو ہر گلشن میں گل کی خاطر — ہی آہ و شور و نالہ گویا ہمرای بلبل

کا کل میں گلرخان کی دل کیوں نہ کبھی بندھا ہے — سنبل کی شاخ اوپر آج جای بلبل

کب رات و دن چمن میں رہوں اسیر رشید — کہ عشق گل نہووی پھندا بپای بلبل

نو داستان سنا دل ہر وقت گل کو صبا — کہ گل رکھی خوشی سوں ہنس ہنس رضای بلبل

چندر مکھ پر ازا عجب زیب ہم — عرق ڈھل ڈھل ہوا یا قوت انجم

ہوا ہی سبز سن بخت طوطی — رسیلی لعل سوں شیریں تکلم

سجن کی مہربانی دیکھ مشتاق — بہلاتی ہیں رقیبان کی تظلم

صنم کی زلف کی زنار بانیں — کہاں ن برجا رہی اسلام مردم

سلامت حق رکھے انکھیوں کی کشتی — اتھا ہی تجھ انجھوں کا تلاطم

برہ کی آگ میں دل داغ ہوتا — نکہ تا دیدہ ترکی ترحم

تیری فرمان سوں کیوں باہر رکھوں ٹیک — کہ ہی تجھ عشق کا مجھ پر تحکم

پریشان دن بدن ہوتا ہی صابر — ہوا ہی جب سیں دل تجھ زلف میں گم

دل تجھ سوں رام ہے کا توں مجھ سیتی نکر رم — تیری نگہ کی وحشت تردا سوں تھیں کم

تجھ وصل کا تصور مونس اگر ہوتا — ہجراں میں خوف زدیدہ نیں بہاوتا غم

خاموش کر زبان کی تجھ شوق سوں جو مورت — تجھ ذکر خیر سوں دل ہر مو زبان ہی ہر دم

لالہ رخان کون غنچۂ دل رکہے صابر | مشہور داغ عشق سون ہین مرد و زن مین ہم

پیارے عشق مین مشہور ہین ہم | کبہی سرخوش کبہی مغرور ہین ہم
مئے گلرنگ پیہ از دست ساقی | کبہی بیخود کبہی منصور ہین ہم
کشش سے شوق جون مجنون و لیلا | کبہی نزدیک و کاہی دور ہین ہم
چو ذرہ عشق مین خورشید رو کے | کبہی روشن کبہی پرنور ہین ہم
خماری دیکہ کے ساقی کے انکہیان | کبہی مست و کبہی مخمور ہین ہم
ملن کے شوق سون ہجران کے دکہہ مین | کبہی غمگین کبہی مسرور ہین ہم
کبہی شمع و کبہی پروانہ شمع | ز جلوہ ہر طرح منظور ہین ہم
کبہی عاشق کبہی معشوق صابر | ز عشق سر رخان بہرپور ہین ہم

ہو

تیری درشن کا طلبگار ہون خدا کی قسم | فدای جلوۂ دیدار ہون خدا کی قسم
ز بس ہے شوق چندر مہکہ کے درشن دیکہن کا | دو چشم آئینہ سن چار ہون خدا کی قسم
شعاع جلوۂ خورشید دیکہ کہو نکہت مین | چو ذرہ عاشق جہلکار ہون خدا کی قسم
ہوا ہی جب سون مجہی عشق خوبرویان کا | بسو دیدہ محو رخ یار ہون خدا کی قسم
نگاہ نرگس مستانہ دیکہ ساقی کے | ز شوق بیخود و سرشار ہون خدا کی قسم
طواف دار کہ میخانہ کر بعشق مغان | گدای ساقی خمخوار ہون خدا کی قسم

خیال یار جو نور نظر نین مین دیکھ
نثار کو ہمیشہ اوڑھنے خدا کی قسم
اس کے حال پریشان کے کیا کہوں صاف
اسیر کا کل خشم اوڑھو خدا کی قسم

عشق تیرا مونس جان ہی محبت کی قسم
چین ہے تجھ عشق سون مجھ دل کون راحت کی قسم
ارے تجھ حسن کون سون ہو دل رنگ رنگ
مجھ نظر سون جلوہ کر دیکھ ملاحت کی قسم
دل کے خاطر سون عرق ہو جو لو بوسہ کے ہوس
کر تصور ساوی تجھ لب کا نزاکت کی قسم
خوش نوائے وقت گل بلبل سون سنی در چمن
دل شگفتہ نا رہے جون غنچہ بہجت کی قسم
کرملی معشوق رہی تا قیامت کل سون لگ
شمع و پروانہ صفت از شوق الفت کی قسم
بینوا ہے در کس کے ہی عاشقان کون سلطنت
ہے گدا ہے آرزو مجھ کون شفقت کی قسم
یار کون خلوت مون کر پاؤں قدم کے نذر لوچ
لعل و در قربان کرون انجھون کے ہمت کی قسم
صابر ابحر انین خوش دل اچھنے خیال وصل سون
کرہین عشرت غنیمت غم ہی محنت کی قسم

دل شہید ناوک مژگان ہے قاتل کی قسم
جان فدا ہے عشق کی لذت ہی بسمل کی قسم
شیشہ دل دی نگاہ مست خوبان کے نزر سون
اس سین پھر لینا بہت دشوار ہی دل کی قسم
کب کر دیوانہ کے کا در سنون عشق دو
بات سن نا عقل کے ہی تلخ عاقل کی قسم
زلف ہے ہوا صید و شیفتہ ہی خستہ حال
ہندی سون چھوٹنا مشکل ہی مشکل کی قسم
عشق کے دریا مین تیرنا کار ہر رہرو نہین
جس نے کشتی ہی نے ساحل ہی ساحل کی قسم

لمو

شور مجنوں سوں جس تلملا کرتا ہے فغاں — کارواں عشق میں لیلا کے محمل کی قسم

دل ہی پروانہ ہے اس شمع کے رات و دن — جس کے مکھ سوں ہے بزم دل روشن محفل کی قسم

سدا ہے ا پیر مغاں کے در کا جو ہووے گدا — عشق کے مستی میں رہو چور کامل کی قسم

زندہ تیری شوق سوں ہوں زندہ کانے کی قسم — عشق تیرا حرز جان ہے یار جانے کی قسم

مہرباں تجھ کوں رقیباں پر ناز و غمزہ دیکھ — دل حزیں ہوں جاں غمیں ہے قدر دانے کی قسم

درد کہنا ہر کسی سوں کام ہے بیدرد کا — میں خموشی ہوں درد سوں آہ نہانے کی قسم

نیہ کے آتش سوں روشن ہوں ز عشق شمع رو — دل جو پروانہ فدا ہے جل فشانے کی قسم

چاہتا ہوں رو برو دیکھوں سہکے سر تجھ نین کوں — دیکھ مکھ دیکھ بھولتا ہوں تیر بانے کی قسم

وسمہ دو ابرو تیغ ابرو کمیں ز قتل عاشقاں — کام اپنے آج کی ہی تیغ رانے کی قسم

لشکر خط سوں کیا ہے ملک دل زیر و زبر — چھر کے بسات حسن نے صاحبو لینے کی قسم

دل کیا آئینہ کبھو نکہت کے جھلک سوں صاف — مکھ دکھا کے چاند سا یوسف کے تانے کی قسم

تجھ عشق سوں ای ناز بھری مست الستم — کیا ڈر ہے اگر شیشہ ناموس شکستم

جس دن سوں ہوا ساقی مہ رو کا سلامی — کہ عشق میں سرشار ہوں کہ بادہ پرستم

بدنامی سوں کچھ باک نہیں عشق کی رہ میں — جو کچھ کہ کہی خلق کہ ہستم و ہستم

دل کیوں نہ برہمن ہووے از شوق صنم کا — مدت سے ہے کہ اس زلف کی زنار بہ بستم

زلف کے پھندے سوں مشکل ہے نکلنا دلبرا — عاشقاں کے گلمیں ہر تار اس کا دام ہے

ہوا ہے جب سوں صنم پیتے عاشقاں سے رام — ہمیں کوں اس کے پرستش بنا نہیں کچھ کام
بلیاں تیری لیے اوں نقد دیکے دل آنمد — جو نے تے دی کے میرا اور منس ہرن کے پیام
برہ میں چھوڑ سداری ہو جب سوں دیس بدیس — نہ بھیجتے ہو سندیسا کبھی نہ خط و سلام
کبھی ہوں جمع و پریشاں کبھی ہوں آشفتہ — خیال کاکل مشکیں کا دلمیں دیکھ مقام
نظر ہے اس کے چو آئینہ رات و دن روشن — چندر مکھی کے درس کا ہے جس کوں شوق مدام
رہے ہے حال میرا ار بجور و ضعف مدت سوں — کہ وو مسیح شفا دیوے از خجستہ کلام
پری ہیں بادہ پرستاں مغاں کے در او پر — کہ بخشے میکدۂ عشق سوں ز رحمت جام
چندر سے مکھ کے اوپر زلف کے جولت چھوڑے — طلوع صبح دکھاوے سجن ز جلوہ شام
ہمن کوں زہد کے باتاں سوں نہ تھکنے زاہد — کہ تیری پند نہ مانیں کے میکشاں ہے غلام
رہوں چو آئینہ خوش یک نظارہ او پر — کہو نکہت کے خیرات دیوے ماہ روانعام
زکات حسن کے طالب ہیں عاشقاں دلبر — کہ مکھ دکھاوے چندر مکھ ز فیض و رحمت عام

ذو

تجہ شاہ کوں میں سرور دین کا نکہوں کیوں — دل نقش تیرے نام نگین کا نکہوں کیوں
از عرش اترتا ہے تیرے طوف کوں نت جبرئیل — درگاہ تیرا قبلہ زمین کا نکہوں کیوں
ہے عرش تیری صورت پرنور سوں روشن — خورشید تجھ عرش برین کا نکہوں کیوں

پروانہ تیری شوق سون ہی ہر دل مشتاق | رخسار تیرا شمع یقین کا نکھون کیون
تجہ نور سون روشن ہی مہ و مہر شب و روز | تون مظہر انوار ہی دین کا نکھون کیون
صد مشک ختن ہی تیری گیسو کی تصدق | ہر مو مین تیری نافہ ہی چین کا نکھون کیون
تون علم کا ہی باب و نبی علم کا ہی شہر | استاد تجھی روح امین کا نکھون کیون
در راہ خدا بیچ کی بر بر مین اس کون | سایل کون دیا تخت زرین کا نکھون کیون
تون عرش اوپر تہا نبی خاص سون ہم حرم | ہمراز شہ پردہ نشین کا نکھون کیون
ہوتے ہین تیری مہر سون مشکل میری آسان | درمان دل غمناک و حزین کا نکھون کیون
صابر ہون تیری در کا بکھاری ہون گدا ہون | تجہ کون شہ ایمان و یقین کا نکھون کیون

تجہ مکہ کی صفت نور تجلا پر لکہا ہون | یو معجز موسے ید بیضا پر لکہا ہون
جون آینہ حیرت زدہ ہی چشم تماشا | تصویر کہ تیری دل شیدا پر لکہا ہون
تجہ عشق کی گلشن کا گل داغ محبت | از سوز جگر لالۂ حمرا پر لکہا ہون
تجہ یوسف ثانی یا کہو نکہت کا یو تجلا | جون نور نظر چشم زلیخا پر لکہا ہون
تجہ غمزہ و طناز کی رم دیکہ نہ شوخی | وحشت یو تیری چشم چکارا پر لکہا ہون
کر باغ مین تجہ چشم کی مستی کا تصور | مستی سند نرگس شہلا پر لکہا ہون
دلی عشق کی راہ چلتہ سون کر خار کی لذت | از نوک مژہ آبلہ پا پر لکہا ہون
تجہ زلف کی وعدہ سیاہ مین کہ جو بین | ملنے سیہ گشتن فرد تمنا پر لکہا ہون

تکی

دل دی کے چندر مکھ کہیں لیا جلوہ درس کا
ہر سو دو زباں عشق کے سو دار لکھا ہوں

صبا بر مجھی اس چاند سے مکھ رکی تسم سے
کہو نکہت کے جھلک دیدہ بینا پر لکھا ہوں

چندر کے تجلا تیری در درن لکھا ہوں
تشکل مہ نو تجہ خم ابرو سوں لکھا ہوں

تجہ مصحف رخسار کے تفسیر کے آیت
اوراق دل اوپر مژہ دو سوں لکھا ہوں

ریحان کے قلم کر گل و سنبل کے ورق پر
تجہ زلف کے تحریر کوں خوشبو سوں لکھا ہوں

کیوں رام ہوے دل سوں ترا غمزۂ طرار
تجہ چشم کے وحشت رم آہو سوں لکھا ہوں

چنچل نگہ شوخ کے طومار کوں صبا بر
عاشق کے نظر پر خط نیکو سوں لکھا ہوں

اسیر حلقۂ زلف رسا ہوں
جو دل آشفتہ کے سوں مبتلا ہوں

جو آئینہ چندر مکھا جلوہ کر دیکھ
ز حیرت محو نور کبریا ہوں

نہوں بیگانہ کیوں خلق جہاں سوں
سریجن کے میا کا آشنا ہوں

خم زلف شکن کے بوسہ کارن
الہٹ نہ کبھی باد صبا ہوں

گل و بلبل ہر خورش میں سدا ہیں
زبس از شوق گل و خوشنوا ہوں

بہار رنگ و روئے عاشقاں دیکھ
جو گل مشتاق رنگ کہربا ہوں

اگرچہ رند ہوں در عشق خوباں
ولے خوش ہیں کہ مست و بیریا ہوں

کوئے زاہد کا کوئے شیخ کا ہے
شہ معجز نما کا میں گدا ہوں

فدا ہو ہو شہیداں کے چرن پر ۔۔۔ تن خواں شہ کرب و بلا ہوں
دوا مجھ چشم کے خاک شفا ہے ۔۔۔ خدا دیوے کہ مشتاق شفا ہوں
سر مجھ کوں وفا میں دیکھ مجھ کہ ۔۔۔ اپس کا نقد دل ہدیہ دیا ہوں
کبھی خوش ہیں ز شوق وصل صابر ۔۔۔ کبھی ناخوش ز ہجر دلربا ہوں

٭

جس دل رن میں عشق سوں مستانہ ہوا ہوں ۔۔۔ مشتاق رخ ساقی جانانہ ہوا ہوں
در زلف رسا جس نے دل آشفتہ وطن کر ۔۔۔ ہر تار میں ہر جا کے ز مشانہ ہوا ہوں
خوشنودی سن راکھنے نہ دیکے رضا نے ۔۔۔ جس عشق میں لیلای کے شیدا ہوا ہوں
کہو نکہت میں پردے کے سحر دیکھ تجلا ۔۔۔ آئینہ دل محو پری خانہ ہوا ہوں
مسجد میں بہت قال و مقالات دیا سن ۔۔۔ جاروب کش در کہ میخانہ ہوا ہوں
سدا نے کے نکہ دیکھ ہے ناز سوں لبریز ۔۔۔ مدہوش ہے و عاشق پیمانہ ہوا ہوں
صابر مجھے ہنس کے کہا جب سے پیمانے ۔۔۔ خوش ہو کے بخدا جگر میں مرفانہ ہوا ہوں

٭

تجھ شمع رو کا جب سوں پروانہ ہو رہا ہوں ۔۔۔ باداغ عشق جل بل ہمخانہ ہو رہا ہوں
کیوں احتیاج ہووے مینا و مئے کی مجھ کوں ۔۔۔ تجھ عہد بہار نکہ کا مستانہ ہو رہا ہوں
جس دل سوں لے لگی ہے تجھ عشق کے جو مجھ ۔۔۔ وانے ز خلق عالم بیگانہ ہو رہا ہوں
تجھ زلف عنبریں سوں جن دل الجھ لپٹ کر ۔۔۔ باد نسیم کا ہی کرشانہ ہو رہا ہوں

خلق جہاں کے سن بیہودہ کہے باتاں ۔ اہل جنوں سوں اول دیوانہ ہو رہا ہوں
طے راہ عشق کر کر انکھیاں کے زور سا بر ۔ از شوق رہروان میں فرزانہ ہو رہا ہوں

خوش دل ہو دل کی شوخ دلدار کر رکہوں ۔ دل کا انیس چشم کا انوار کر رکہوں
ہی عشق میں ہرن کا اسیر چشم دل کا چین ۔ کیوں کر اسے نہ جیو کا ادہار کر رکہوں
انکھیوں کا سرمہ کبہی ہاتہ میں حنا ۔ کہ سیس پہولوں کا چندر ہار کر رکہوں
کبہی آلہ کر کے کل سوں لکا اوکبہی شوق ۔ چنپا کلی میں کمو بہند کی سنکار کر رکہوں
انکہیاں ہیں تیری رہ میں جو تصویر محو آج ۔ تک آ کہ نور دیدہ بیدار کر رکہوں
جس رات کوں اٹہاوے چندر سوں نقاب ۔ کل کر خموش شمع شب تار کر رکہوں
جوں لالہ داغ عشق اگر دیکہوں در نظر ۔ دل نو بہار و چشم کوں گلزار کر رکہوں
جاتا ہی دور دور چمن میں رقیب نال ۔ اس کل کوں کیوں کہ خار سوں بیزار کر رکہوں
کر اس کوں شوق ہووے کبوتر کا صابرا ۔ یا ہو دکہا کے دل کا خریدار کر رکہوں

کر انک چندر سنے مکہ کہے کوں تمہید پروا کروں ۔ دل کے انکہیاں سوں تماشے نظر پیدا کروں
صفحہ کاغذ ہو دل روشن رقم سوں آرسی ۔ کر صفت خورشید رو کے حسن ثابت کروں
تجہ بناای کو ہر مقصود چشم بتاں نقال ۔ کیا عجب ہے رو رو چار کیا اشک کا دریا کروں
لاف ماری ہی کہی مجلس میں شمع شعلہ ور ۔ چاند مکہ دکہلا کہ اس کوں منہ کر خجل رسوا کروں

گرم ہے مجہ عشق کا بازار آیو سو بدن
تا زلیخا وار دوں نقد دل سودا کوں

دی اوان راہ عشق مین مجنون نے تعلیم جنون
قطع کر پلکان یہ یک کوں دشت پانچہ اکون

میر امن مہ ہنر جد مجہ سوں کیا دو تیغ آج
شکوہ اس کی ہاتہ سوں تا چند در ہر جا کروں

نور دیوی گردش عین ماہ رو مجہ چشم کوں
بیوفا باشم نظر کر مہر و مہ پروا کسوں

عندلیبان آشیان اپنا جلاوین سوز سوں
در چمن گلرو بنا کر نالہ و غوغا کروں

ساقی مہرو کا از دل ہوں گدا او خانہ زاد
ہی بجا کر وصف جام و بادہ و مینا کروں

صائبا مجہ کوں مغان کا عشق ہے آب حیات
کیوں نہ دل کوں بیریا از نشہ صہبا کروں

ای دیدہ و دل عرش کی پابوس کری توں
گر طوف در خانۂ شہ طوس کری توں

گر آج ملے توشۂ رہ لیلی کہ فردا
خالی نرہی دست کہ افسوس کری توں

پاوی جو دل شمع گل داغ کی لذت
گر تن کوں تپا نیہ میں فانوس کری توں

سودا کری مجہ دل کوں تیری زلف کا سودا
گر نافہ تاتار میں محبوس کری توں

کیا شک ہی کہ پانی ہو بکس جاوی جو سیماب
درپن کوں نظارہ جو مایوس کری توں

میخانہ میں از عشق مغان نام نکالی
گر زہد ریا ترک جو ناموس کری توں

صائب زسی عشق طلب نشۂ اسرار
تا عشرت جمشید یو کاؤس کری توں

گر جام سی عشق مغان نوش کری توں
دل مست و خموش از نشہ سر جوش کری توں

بدزا

پوشاک زردی پہن کے کر جلوہ دکھاوے — سب صفحہ آئینہ زری پوش کری توں
آشفتہ ہوور شوق سوں دل در بر عاشق — جوں زلف پریشاں کوں ہم آغوش کری توں
جوں شیشہ می چشم کوں کر لاوی بگردش — دل ہا نکہ مست سوں مدہوش کری توں
انجھو لہا ہی ہیرا کو ہر دیا قوت سوں خوش رنگ — کر تر ال کے بالے میں در گوش کری توں
پیشک رہو در طوطی تصویر شکر ریز — کر میٹھی بچن از لب خاموش کری توں
مشتاق نوازی ہے کسرا از غمزہ دلناز — غارت کری ہر دو دل و ہوش کری توں
کیا ہووی کہ صاحب کے رخسار رکھنہ تمیز بچن — اغیار کے ملنے کوں فراموش کری توں

ہنس ہنس کے چند مکھ سوں کھو نکہت جو اٹھاوی توں — خورشید درخشاں کوں بدلے میں چھپاوی توں
آئینہ کیا شک ہے سیماب ہو بہ جاوے — کر مکھ کے تجلا کا جھلکار دکھاوی توں
خوباں کے تجھے شاہی کو چھاجی ہی مبارک ہے — خلخال کے کر نوبت ہر وقت بجاوی توں
مشتاق تجھے دیوی دل نقد جو گل ہدیہ — کر سر کے اوپر رکھ کر گلدستہ بناوی توں
ہرگز نکری عاشق پھر خوف متھانے کا — باتاں لب شیریں سوں کر ہنس کے سناوی توں
ایدل ہی بہت مشکل در عشق قدم رکھنا — جز مرشد رہداری یو راہ نپاوی توں
ساقی کے محبت سوں سرمست و خوشی رہوے — کر جام مے وحدت بھول و پلاوی توں
مطرب بجد انجھو سوں دل تجہ کوں خرد بجہ کوں — کر ساز حسینی میں خوش نغمہ بجاوی توں
کب تک نہ ملے کا توں دیدار کے دو وعدے — یار ہے کوں یاداں کوں کیا ہو ور کراوی توں

گر رند بادہ نوش ہی زاہد ہی شیخ وقت | اُجھ کون کیا پری ہی کہ ملامت کرم دیکہ تون
پیہ پیہ شراب عشق ز اسرار معرفت | اجام جہان نما کی دغا کی کون دیکہ تون
میخانہ کی طواف کون چل چل ز چشم و سر | پیر مغان کی راہ نمائی کون دیکہ تون
گر عشق مین رضا و قضا اوی صد بر | خوشحال رہ قضا ن سون رسائی کون دیکہ تون

ایضاً

نہین دیکہا ہی جس نی دن کون خورشید و ستاری کون | کہو نکہت کی جوت مین دیکہی سجن کی گوشواری کون
نین کا نور و دل کا جز و تن کا جیو کرا ہو | انکام خوبین پاون جو من موہن پیاری کون
تماشا لالہ و گل کا سرجن کون نہ خوش اوی | تر داغ عشق دکہلاؤن اگر دل کی ہزاری کون
نہو تا تہا جدا جن نور مجہ انکہیون سین یک سانت | تجا نون کس نی برمایا میری جی کی سنواری کون
بچاری مردمان کا گہر کیا نک ہی کہ بہ جاوی | ار جوش چشم و دل کہولون انجہون کی پہاری کون
جگر ہی شمع و تن فانوس ہجران کی شب یا ہی | ہووی پروانہ دل جل بل نکالون گر شراری کون
نہر انجہون کی قربان کر لتا اون اس کی پک اوپر | جو کوی وصل کی بتیان سناون مجہ بچاری کون
رکہی جو عشق کی دریا مین پی مرشد مدد | بہت مشکل ہی کر پہنچی سلامت اس کناری کون

ایضاً

چہپاوی کس طرح عاشق عشق گلعذاری کون | کہ رنگ زرد سون پہچانتی ہین دل فگاری کون
ملا لالہ رخان کی عشق کا جن سین منصب | سند کر دیدہ و دل مین رکہا داغ ہزاری کون
شکایت کر لکہون ہجران کی بہکی اشک سون نامہ | زبانی کیہو ای قاصد حقیقت غمگساری کون

کیا تک ہر گز جن نے تصور انکھیاں محو رہیا جو حیا
نہ دیکھی گر سریجن آکے میری انتظاری کوں

ہوا ہی آئینہ رو جب سوں میرے چشم سوں او چنچل
کیا ہوں وقف جوں سیماب دل کی بیقراری کوں

عجب کیا ہی کہ من موہن موتن کا ہار گر لاکہ
اگر دیکھی مرے انجھواں کے دُر شہواری کوں

نظر ان کی پو آئینہ منور ہیں تصور سی
دکھا ہی دل کے انکھیاں سوں جنھوں نے رخ عذاری کوں

ستاری نہ فلک پر صبح تک بیدار رہتی ہیں
شب ہجراں میں سن سن کی مری فریاد و زاری کوں

مبادا عاشقاں کا دل پریشاں کر رہے تیرے تو
نہ دی باد صبا کی ہاتھ زلف تابداری کوں

کبہی کہو نکہت تا تھا کی مہک دکھا کی ہنکی راضی کر
رکھی کا کیت ملک درس کی وعدوں پر بکھاری کوں

تیری زر پیرا ہی صاحب مستانہ ای ساقی
میا ہی کر ز جام عشق بنوازی خماری کوں

ہو

کہو نکہت ~~بیدمشک~~ مہک کیا جلوہ گری کوں
تا عشق سوں مبہوت کری حور و پری کوں

دل شوق سوں رہتا ہی کئی دن سوں پریشان
کلمیں جو رسن ڈالی ہی زلفاں کی لری کوں

جوں لالہ چراغ نہ بجھی گلشن دل میں
روشن جو کری نور سوں داغ جگری کوں

البتہ کہ دل نرم ہووی سنگ دلاں کا
حق دیوی اثر گر میری آہ سحری کوں

کہتا ہی مسافر کوں جرس دل کی زباں سوں
کھینچ لیلی کہ جہوری کا سہ ای دہری کوں

رندان کی خبر زاہد بیدرد سوں مت پوچھ
اسرار کی کب ہووی خبر بیخبری کوں

ہوتا ہی کبھی محو کبھی ملک سوں حیران
نقاش کہ کس ڈھب سیں لکھی موکمری کوں

دل شوق سوں پروانہ کری شمع کوں سجدہ
گر ہووی کہو نکہت میں کی بدن گزری کوں

یو دم کہ حیات کا غنیمت ہے میاں کر — پھر کون دیوی شمع کرامی یہ گھڑی پن
خوباں مین تجھی ڈھونڈ کے صابر نے دیا دل — جن دیکھا کہا عشق ہے صاحب نظری کون

گل کیون نہ دیوی باج تیرا غنچہ دہن کون — تجہ عشق مین بلبل نے کیا ترک چمن کون
کیون زندہ نہووی دل مشتاق وفا کیش — خاصیت عیسے ہے تیرا میٹھا بچن کون
مدت سون بکھاری ہین تیرا جان درس کے — کیا ہووی کہ کہو نکہت یہ دیوی خبر ہمن کون
ہی جس کے نظر ماہ رخ یار سون روشن — کب ماہ و ستارون سیکھا وپر کہولے نین کون
شب ہائے ہجر مین کے نکری یہ شکوہ و زاری — جو مونس [illegible] کون
کو سرو خرامان کے نہین عشق مین قمری — کیون پھرتے ہے گل دل ہے طفل یار سو
تا حشر رہی قبر شہیدان کے معطر — کر خاک شفا کا ملے کافور کفن کون
کب چین ہووی دل کون پریشان سو صابر — اس زلف کے سودا مین بسارا ہے وطن کون

ہو

اگر دیکھی لالہ رو جگر پارہ پارہ کون — البتہ خوش کرے میری دل کے ہزارہ کون
قیمت سنی جو حسن درخشان کے نور کا — دیوی ہزار جان تیرا مکھ کے نظارہ کون
وہ دن خدا کری کہ کہون حال روبرو — کب لگ لکھون ہجر کے غم بیشمارہ کون
بیشک کہ پڑی ہو ہواری جنکتان شوق — گر دیکھی آرسی میری اس ماہ پارہ کون
ہین شہوار مجہ صدف چشم کے گہر — لیے کے جو او تازہ گہر کو شمارہ کون

باہر نکل نظر سوں ہوا اشک بیقرار
کیوں کر نہ طفل یاد کری کا ہوارہ کوں
ہر مو سیں اچھلی آتش ہجران کا شعلہ
جوں شمع کر جگر سوں نکالوں شرار کوں
کب رام ہووے ہم سوں وہ طناز دلربا
شوخی سکھاوتا ہی جو ہر خس چکار کوں

انکھیاں میں آنوازی اگر مجھ حقیر کوں
تجھ رہ میں پتلیاں کے بچھاؤں حصیر کوں
کر توں نکالے حسن کے اموال کی زکات
بھیجیا کا شوق ہووے امیر و فقیر کوں
گر تجھ چرن کی خاک شفا ہووے حرز جان
باہر گرین شہید کفن سوں عبیر کوں
جوں آرسی ہے جسم و نظران کے پاک و صاف
روشن دلاں کے من کے جو بوجھیں ضمیر کوں
گر کوئی شیخ کا ہو کوئی عمر و زید کا
ہم ہر جانتے ہیں شہ دستگیر کوں
سنگین دلاں کے من میں کرے چند کب اثر
آہن اپس کے بر میں نہ جا دیوے تیر کوں
محنت و الم سوں جہد اور ہے صابرا
کرتا ہوں یاد دل سوں جو مشکل میں پیر کوں

پھر ون د نکل میں کرنا دعا علی کوں
تب اون دشمنان اچھلے کوں
کسے کا پیر ہے شیخ زمانہ
کہے بوجھ ہے رہبر حنبلے کوں
کوئی مالک کا کوئی شافعی کا
کوئی ڈھونڈاری مذہب کے کلے کوں
مجھے ہووی مبارک دین اعظم
کہ بڈھا ہوں بخو حق کے ولے کوں
[illegible] ہی ہے [illegible] کو جنید نار
کہ اس کے زیب ہی [illegible] کلے کوں

کہو نکہت میں دیکھ کر مہک کے جل　　چمن در نے جوت دی باد صبا کون
ہوا از درد خسرا نزار دستابر　　دیا دل جس نے ستم صندیے کون

کہو درد دل صاحب درد کون　　سنا او نہیں درد بے درد کون
زبس عشق کا رنگ ہے دل بیند　　زحق چاہتا ہوں رخ زرد کون
جو درپن رہیں ان کے پر نور رہیں　　جو پوچیں تیری پانو کے گرد کون
لکھا قدرتی دست نے کر ہلال　　فلک پر بہنواں کے تیری فرد کون
دعا گرم جوشی سوں مقبول ہے　　اثر کب ہووے نالہ سرد کون
انجھوں روی رو دل ہوا بیقرار　　دکھوں کیوں جدا ناز پرورد کون
بہت مفلسی سخت ہے درجہاں　　نہ دیوے خدا مفلسی مرد کون
عجب زلف یک لٹ میں ایل کہ ہے　　غمس کا بہت خوف شب گرد کون
غبار رہ در شاہ دین صابرا　　شفا ہے مری چشم کے درد کون

لکھ سکے ہی نقاش حیران شوخ کے تصویر کوں　　مو قلم سوں کیوں کہ کھینچے ناز کے تحریر کوں
وعدہ دیدار وصل کا سینے میں بہرا یا نہیں　　خوش ہوا وہ دل سنا دل ریز تعبیر کوں
عشق میں یوسف کے کب دیتے زلیخا نقد دل　　گر نہ لکھتے عاشق و معشوق کے تقدیر کوں
در تبسم کب تلک پنہاں رکھے گا رنگ و بو　　تازہ کر ہنس ہنس جو غنچہ خاطر دلگیر کوں

ہیکی جنون عشق میں خاکستر جن کے دلا — کب ابکتے ہیں دو دست و دشال و زر سنجاب کون
پیر مغان کے عشق میں جو مست ہوئے ہیں آ و دن — وہ بو جہتے ہیں زہر کر جام شراب ناب کون
جس چشم و دل میں ماد و رہتا ہے جو نو نظر — خورشید درس کے شوق سوں کر ترک خورد و خواب کون
جن فقر کے کچکول کے جا کہہ ہے لذت قسا برا — نئے شوق دولت کا رکہے نئے خوش کرے اسباب کون

جن نور سوں روشن کیا مہر و مہ و سیار کون — پرتو نہ دیوے عشق کا کیوں دیدہ بیدار کون
موسے نبی سوں پوچھی نور و تجلا کی خبر — کہو نکہت میں دیکھا طور پہ جس حسن کے انوار کوں
گل سوں ادا سیکے بلبلاں پہرتے ہیں باغ و راغ میں — کیا پہر نظر دیکھا نہیں اس گلشنی رخسار کون
سنبل کے بو میں جا ہمن کب لگ رہے آشفتہ دل — کا کل کے لٹ سوں کہول دی تکہ نافہ تاتار کون
دمہ کے آب و تاب سوں ابرو کے خم کون تیر گر — کر ہے سپاہی تیز دکہ شمشیر جوہر دار کون
جو دلدار سے من میں رچا جس کے تجلا حسن کا — وہ یاد کرتا ہے سدا ان تجہ جلوہ دیدار کون
گر مہر و مہ عاشق نہیں تجہ حسن کے انوار کا — کیوں پوجتا ہے رات و دن تیرا در و دربار کون
موتین بہری چنپا کلے جہاجی زری پوشاک پر — مالا حمایل ڈال کے پینی جو چندر ہار کون
میرا سجن نام خدا معدن ہے حسن و ناز کا — دل موہ لیوے حور کا جب دم کرے سنکار کون
کر شندلہ یا مجہ نظر دیکہیں پیارا گلبدن — خاطر سوں جاوین بہول کے باغ و گل و گلزار کون
یارو وو حسن صندلی مجہ درد سر کے ہے شفا — ناحق طبیباں درد سر دیتے ہیں مجہ بیمار کون
نئے دل کون اک کول چین نے رات کنہ تاب و توان — ہجران کا دکہ کس کنے کہو جا کے سناوے یار کون

پرورش کرتا ہوں انکھیاں کے صدف بیچ اشک سرخ
بلکہ من موہن کرے خواہش در نایاب کوں

جب سیتی وہ گلرو رقیباں سوں ہوا ہے ہم سخن
ہر مژہ ہے خار چشم و دل اوپر احباب کوں

کیوں نہ دیوے ذرہ دل کوں زجلوہ روشنی
نور بخشے ہے جو مکھ سوں مہر عالم تاب کوں

فقر کے دولت سوں جن کا بوریا ہے فرش خواب
کب نظر میں لاوتے ہیں مخمل و سنجاب کوں

میفروشاں کا محبت سیں جو ہیں مست الست
کیا کریں گے شیشہ و جام و شراب ناب کوں

نرگس مستانہ ساقی کا ہوں پیمانہ نوش
جور کب ہے مرتبہ و خوش غمزہ سوں شیخ و شباب کوں

باوتے ہیں نشۂ وحدت مغاں سوں صابرا
پوچھتے ہیں ہم رات و دن جو میکدہ کے باب کوں

عشق کے میخانہ سوں بیہ بیہ میے گلفام کوں
میپرستاں بوسہ دیتے ہیں خم کوں جام کوں

جو مغاں کا بھنو اکھلاوتا ہے روز و شب
پاوتا ہے ساقی اسرار سوں انعام کوں

نشہ ہوتا ہے مجھے جیدم میے گلرنگ کا
یاد کرتا ہوں نگاہ نرگس بادام کوں

دل لیا ہے ارس بھری انکھیاں نے جب سوں موہ کے
کاہ خورش ہوں کاہ بیدل ترک کر آرام کوں

جو بہار تجھ عشق میں مجنوں ہوے ہیں شوق میں
طاق پر رکھتا ہے ہم ناموس کوں ہم نام کوں

جلوہ دیکھا تجھ جیندر مکھ کا خورشید نے
پوجتا ہے کاہ تیری در کوں کاہی بام کوں

کیوں نہ دل لیا ہوے مشتاقاں کے برلتے ہیں میر
زلف نے چہرہ اوپر بھکہ اوپر بند دام کوں

سوں سیکھ تجانوں مرہر نے چاچ نو
جب زمیں کا دال مانگن ہے نکے کھور شام کوں

کیوں نہ باندھیں عاشقاں زنار جیوں صنعاں زدہ
زلف کرتی ہے صنم کے برہمن اسلام کوں

دہوم ہی جگمیں کرت و حسن دہنا ہر زکات — خبر کہو نکہت کے درس کا داں غنچاں بتانے
گل بناد شوار ہی بلبل کوں کرنا زندہ کہ — بہیجوں کس کے ہاتہ سوں گلرو طرف پیغام کوں
دل میرا ہوتا ہی جوں غنچہ شگفتہ دھارا — شوق سوں جبتا ہوں جس دم گلرخاں کے نام کوں

جن حسن نے اخراج لیا حور و پری سوں — تسخیر کیا ملک دلاں جلوہ گری سوں
کیوں ذرہ دل کوں نکرے مہر جہاں تاب — روشن جو کیا آینہ روشن نظری سوں
لبریز ہوئے شیر و شکر سوں دل مشتاق — ہنس ہنس جو سنے میٹہی بچن ابنکری سوں
آشفتہ ہوسلاں دیکہ کے ہر مو مین گرفتار — ہی شوق کر دل باندہی زلفاں کے لری سوں
البتہ کہ نقاش ہو ملک فکر مین حیران — تصویر لکہی شوخ کے کر موکری
ہر راز چہپی عشق کے عشاق کے دل مین — ظاہر نکری اشک اگر پردہ دری سوں
از شوق تماشہ دیکہی جلوہ دیدار — آینہ دل نقش ہی خون جگری سوں
صورت نہ پری مجہ کوں سہاوی نہ رخ حور — واللہ کہ میرا عشق ہر رشک قمری سوں

جہ

جن مصحف رخسار دکہا زیر و زبر سوں — انکہیاں مین خط و خال لکہا نور نظر سوں
کیوں چمن عشق کا گل لالہ چہپاوی — مشہور رہی ہر باغ مین وہ داغ جگر سوں
صد بار کہا دل کوں نجا زلف کے لٹ مین — شک کر یہ بہر خوف نکلتا ہی جو گہر سوں
ہرگز نہووی نرم جیا سنگدلاں کا — جبتک نکری نالہ اثر دل کے اگر سوں

بہر

نیساں ہر تجلی دیکھ مجھ انجھوں کے صفا ستے / چھاجی ہر اگر باج لیوی لعل و گہر سوں

تجہ عشق نے جس دل سوں کیا دلیں بسیرا / الفت مجھی افزوں دھوے ہم نگر سوں

رہبر جو ہوے شوق ترا عشق کی رہ میں / کر اودر چلیں پانو سوں میں چشم سوں سر سوں

تجہ مکھ سخن کا ہی جسے عشق میں رس کا / بیزار ہی وہ قند سوں مصری سوں شکر سوں

تجہ جلوہ کر سوں ہی بجان راحت آرام / نت تاب و تواں بخش دیجا دل کے کدر سوں

یو ماہ نو نہیں نو کہ ہلال ست فلک پر / ہی شکل تجہ ابرو کہ خوش نقش ہی زر سوں

آشفتہ کبھی شوق سوں ہی گاہ پریشاں / دل جب کا بند ہا ہی تیری زلفاں کمر سوں

پلکاں کے سناں دیکھ تیری غمزے کے ہاتہوں / جاتے ہی نکہ تیری طرف دل کے حذر سوں

کیوں تری کہو نکہت سوں نہو دل آئینہ روشن / تجہ حسن نے اخراج لیا مہر و قمر سوں

کہو نکہت کون اتھا جلوہ کری کر زجلا / تا جبیں لیوں تیری در حور دوں بشر سوں

صابر ہے تیری درس کا مشتاق مدای / مت دیکھ بے چند رہ بکہ کو نہ مجہ یا نظر سوں

ہو

ابجی عاشق کا دل وحشت سوں کیوں تجہ چشم جادو سوں / کہ لیتی ہی نگاہ شوخ تیری باج آہو سوں

نزاکت تجہ میاں کی سن کے حیران فکر مانی ہے / کہ کھینچی کس طرح لتکا کمر کا خامۂ مو سوں

ہوا ہوں تجہ نگاہ شوخ کے مے کا مستانہ / کہ راہی شیشۂ میرا دل کا تیر طاق ابرو سوں

عجب الحان داؤدی سنایا آج مطرب نے / کہ دلہا عاشقاں کے رقص میں ہیں نغمۂ ہو سوں

پھرا ہر باغ میں بن بن میں جنگل قمری فغاں کر کر / لگی ہی بیت جس کی تجہ نہال سرو دلجو سوں

شمیم سنبل و گل کا تماشا ان کو کب بھاوے | مشام دل معطر ہے جو زلف عنبریں سوں
نہ گل کے ارزو رکھتا ہوں نے شوق چمن تیرا | بہار زلف و رخ یار میرے خیال گلشن ہوں

میرا دل کب لو چھنے اے سجن کر مہربانی سوں | بلبلاں لے اڑے ہمن کے مرگئے اس نہ ناتوانی سوں
تصدق جان کر دیں متن چمن فرہاد بلبل تیں | اگر شیریں بچن ہنس کے بولے قدردانی سوں
سنا ہوں خضر کے معجز زبانی سوں کہ عاشق کوں | وصال یار بہتر ہے حیات جاودانی سوں
زلیخا ہر بہر یاں ملی مجھ عشق کے دولت | جوانی میں لگا یا نہ جب یوسف کے ثانی سوں
کرے جو ہاسپے کو نالہ و فریاد بر جا ہے | پری سوراخ جس دل میں فراق یار جانی سوں
رواغ عشق میرا دل ہوا ہے جب سوں گلزار ہے | میری رخسار کے زینت ہی رنگ زعفرانی سوں
لیا ہی مرکب نے تو شہ صبا بر راہ باقی کا | محبت شاہ کے ہیں لیجلا ہوں ملک فانی سوں

کر چاند مکھ تہ دو نا ہے سریجن نقاب سوں | لیوے خراج نور مہ و آفتاب سوں
تا یہ نہیں ہے اس خوباں کا در جہاں | سنتا ہوں منہ ہر لکھیا ہے صفت شہ نشاں جب سوں
کر دیکھے انجمن میں نظر بھر وو چاند مکھ | بیتنگ کہ شمع آب ہوا آب و تاب سوں
کم زاہداں کوں زہد سے ہے شوق راوداں | ہیں شاد میکدہ طریقت شراب سوں
کب لا دیتے ہیں خلق کے در پر دو التجا | جو پا دیتے ہیں بلبل شہد و باب سوں
تا حشر ان کوں خوف نہیں کچھ خمار کا | مستی تر جیت کے پیر مغان کے جناب سوں

فردا اٹھاوی جد صف مستاں بیرہا | مجہ ہی امید ساقی یوم الحساب سوں
جو چشم و دل ہی جلوہ دیدار دیکہہ سیر | مانند ارسی ہی بری خورد و خواب سوں
جب تکس کہی ہی زلف کے تعریف صابرا | ن کھن قرار و چین ہمن بیچ و تاب سوں

زلف میں جب سیں کیا ہی دل نے گہر تیر سوں | اس کہن جون دیوانہ کاں آرام ہی زنجیر سوں
عشق کا نقشہ میرا ماتہر اوپر ہیں کب ہتے | در ازل قدرت کے کاتب نے لکہا تقدیر سوں
وقت خط لکہنے کے شوق وصل کرتا ہی ہجوم | کیا لکہوں ہجراں کا شکوہ مجہ ہوں تحریر سوں
تجہ درس کے یاد میں کل رات ساری جاگ کر | باج انکہیاں نے لیا ہی صبح تک تصویر سوں
زخم کہا کہا جان بلب رہتا ہی از ذوق نثار | ہی تیری قرباں کوں الفت ناز کے شمشیر سوں
ہی طریقت میں محبت میں قیامت تک درست | سلسلہ جس کوں ملا ہی بندگی کا پیر سوں
آج ہی خونریز چشم شوخ وہ شاہیں صفت | بر کری کا من ہرن فتراک کوں نخچیر سوں
کہربا ہی رنگ نے تو قلب مس از رکیا | کیمیا مجہ ہوں حاصل عشق کے اکسیر سوں
صفحہ آئینہ کیوں روشن نہووی صابرا | چاند مکہ دیکہہ ہی بلبل نور کے تحریر سوں

دریا میں سیر چاند کے کر دی ماہ نے | ہر موج ہی ستارہ تیری جلوہ گاہ سوں
گل اپنے سر سوں دور کری شمع انجمن | توں کل خانمیں اوبی جو زرین کلاہ سوں
کنو نکست حالت کے دیکہنے پہرا آسماں طرف | تا باج لیوی حسن میں خورشید و ماہ سوں

غمزہ تیرا ہے سپہ سوں اگر جور سب — لیوی خراج ملک دلاں کہیر شاد سوں

حق چشم مد سین تجہ کون رکہی اپنے امن میں — مہ رو اگر چھپاوی نہین خیر خواہ سوں

جس کا شفیع روز جزا ہیں ہی شاہ دین — کیا ڈر اسی حساب و کتاب و گناہ سوں

حاجت نہین چراغ کی ہجراں کی رات کوں — روشن ہی میرا بیت حزن شمع آہ سوں

ساقی کے چشم مست کی تعریف کیا کہوں — سرشار دل کوں راکہی ہی جام نگاہ سوں

دل میکدہ کے جلوہ کون دوری ہی بس آ برا — آیا ہی تنگ مدرسہ و خانقاہ سوں

مشتاق درد عشق نہ کہوین طبیب سوں — دل کے دوا ملی ہی انہوں کون حبیب سوں

اگر حیا ہے چشم بد سین اماں مین ہی سجن — پوشاک سرخ پہن کے مت مل رقیب سوں

مکھ کون نقاب سیتی گل خورشید کون نہ ڈھانپ — گل کیوں نہ چھپاوی جلوہ کری عندلیب سوں

زاہد کوں زہد و رند کوں می مجہ کون عشق یار — قسمت ملی ہی روز ازل سوں نصیب سوں

حق کے جناب کیوں نہ دعا ہووی مستجاب — عرض و نیاز دل سوں ہی میرا مجیب سوں

جو نور ہو نظر مین بسے دل کے آس پاس — کیوں جاوی دور دیدہ و دل کے قریب سوں

اغیار بیحیا کوں نہ دو انجمن میں راہ — خوباں ڈریں کہ دیکھ کے شکل عجیب سوں

مہ طلعتاں کے پاس کروں فخر کیسا برا — وہ شوخ ہنس کے بولے اگر مجہ غریب سوں

مت دل کہ کیوں پریشاں ہووی زاہد سے ات تو — آشفتہ دل ہو رہین زلف شکن کے لٹ سوں

ڈر ز

خورشید از خجالت چھپتا ہی بادلے میں
پرتو دکھا دتا ہی جب چاند مکھ کھونگھٹ سوں

کیوں ناوک نگہ سوں زخمی نہ ہوئیں دلہا
مر مر کے دیکھتے ہی عالم پلک پلٹ سوں

وو دن خدا دکھاوے مکھ دیکھنے ہرن کا
بلبل میں ہووں قربان جیو نکلے کہت سوں

سمجھا ابھی کس طرح سوں دل کو نزر کر ہی
یہ کام عاشق کا ایکہ پہاڑ ہی نت سوں

رہ عشق کی کر طے جو چشم و سر کے پا سوں
جا کے ملی کشش سیں دلدار باوفا سوں

ہجران کے درد و دکھ میں طاقت ہے طاق دل کے
سنجو کر مانگتا ہوں ہر رات و دن خدا سوں

اُس کے خیال کا کل دیتا ہی پیچ دل کوں
آشفتگی کا قصہ کوئی کہو دلربا سوں

پابوس سیں مشرف ہوتے ہی رنگ دی دے
کیوں دوستی نہ باندھیں یہ طلعت حنا سوں

اکسیر عشق نے زر بغش کیا ہی دل کا
مجھ عشق سوں ملی ہی نعمت نہ کیمیا سوں

بیگانہ ہوں زعالم تجھ عشق میں پری جن
اسرار سن کہ خفیہ کہتی ہیں آشنا سوں

زینت ہی عاشقاں کے رخسار زرد کا سے
اس واسطے ہی الفت مجھ رنگ کہربا سوں

میرا علاج صابر کب ہووے از طبیباں
خاک شفا دیوں کے درمان مجھ شفا سوں

ہے

ہنس ہنس کے وہ چندر مکھ کر بولے دلبری سوں
بے شک کہ موہ لیوے دل حور سوں پری سوں

افسوں گری کا منتر گر میرے ہاتھ ہووے
کر تکمہ سبب رکھوں دل موہن کے بکتر سوں

طے راہ عشق کر کر انکھیاں کے زور بہجو ں
خورشید وقت کہنچی کر ذرہ پروری سوں

مانند گل ہمیشہ ہر سبز و سرخ رو ہے — ہے جس کے دل کو رونق گلزار جعفری سوں

فندق مست ام خوش و رہتا ہے عاشقاں کا — جس دن سوں دل ہے بند تجہ زلف عنبری سوں

فانوس میں چھپا دل ہے کہ شمع انجمن ہے — جس رات آکے بیٹھے توں چہرہ زری سوں

میٹھی تیری زبان سیں جب سیں بچن سنے ہیں — کہتا ہوا ہے مرا دل قند و شکر تری سوں

آئینہ خانہ دل کا کر آج آ کے روشن — خورشید و دکھا کے پوشاک احمری سوں

جادو نگہ نے تیری ڈالے دھوم جگ میں — کیا شک کہ باج لیوے استاد سامری سوں

سرشار ہے ہمیشہ پی پی کے مے محبت — جو عشق میں مغاں کے خوش ہے قلندری سوں

میخانہ کے در او پڑ سدا پڑا رہیں صابر — کیوں مست و خوش نہ ہوویں ساقی کے یاوری سوں

پی بادہ ساقی مینای آتشی سوں — رہنا ہے مست دل کوں گلرنگ مغنی سوں

مشتاق کے منور ہوویں نظر چو دریں — کہو نکہت الست کہاوں کر چاند مہکہ خوشی سوں

قمری کا نالہ سن سن شمشاد و گل ہے مایل — کب تک توں خم نہو کے جو نسر و سرکشی سوں

ہنسونے تیرے بتیاں بہاتے ہیں مجہ سلونے — خوش ہو کر سنا دے ہنس ہنس نمک چشی سوں

ظاہر ہے تجہ حجر سوں ہر چند دور صابر — رہتا ہے پاس تیرے باطن میں دل کشی سوں

کہو نکہت الست کہاو کر چاند مہکہ ہلک سوں — تجہ دیکھنے ان اوپر ہر روز پیر فلک سوں

یوں [illegible] چشمہ ہوں [illegible] نظر میں — ایسے [illegible] فدا کیک بہار و مردمک سوں

[illegible]

کہ بخت یکے دن سوں شوق نیں ہوتے — عشق یکے گردن طی کہ سر لوں کہ پلک سوں
کیوں کر نہ سر ہوؤں مشتاق تجہ درس کا — تجہ چشم کی بہر نے چھپنا ہے دل ملک سوں
تجہ حسن سانولا سوں زیبندہ ہے ملاحت — ہر شے یکے ابرو ہی نام خدا نمک سوں
تجہ عشق یکے اگی میں دل کیوں نہوے جنگ — سونے کوں تاو دے لا اچ کریں محک سوں
صابر کا کیوں یکے رہوے صبر و قرار برجا — پامال دل ہوا ہے تجہ چال یکے لٹک سوں

ہو

دکھا ہے آئینہ جس دل سوں اے سجن تجہ بن — نفس ہے زہر و پلک نیش در نین تجہ بن
میری نظر میں نہیں ہے تیرا بہاری رو — مجھے ہے عار اگر دیکھوں لنجا چمن تجہ بن
فغان بلبل شیدا سوں مجہ ہوا معلوم — نظر میں خار ہے نظارۂ وسمن تجہ بن
شہید عشق کوں تجہ رہ میں اے کمان ابرو — دو چشم محو درس کفن ہیں در کفن تجہ بن
تیری نگاہ یکے شوخی کوں سن یکے صحرا میں — پھری ہے وحشے و دیوانہ ہو ہرن تجہ بن
نہ دیکھوں در شب مہتاب چاندنی کی طرف — کہ جوت ماہ و ستاروں یکے اگن تجہ بن
بجھا اول شمع و جلا اول جگر چو پروانہ — خدا نخواستہ دیکھوں گر انجمن تجہ بن
چرا نہ صابر مہجور ہووے دل افگار — کہ شعلہ ہو ہو نکلت ہے ہر بچن تجہ بن

ہو

کس دل سوں جا کے دیکھوں باغ و بہار تجہ بن — گلشن کا ہر تماشا انکھیوں میں خار تجہ بن
جس دل سوں مہکہ دکھا کے چندر پھر چھپایا — میری نظر میں جب سیں ہے کا اندھیار تجہ بن

بلبل میں رہتا ہے تو بسیج دیکھ سونے — کیوں کر منا اوں جوبن ہر بار بار تجہ بن

برہا کے دوں لگی ہے از بس جو شمع تن کوں — جل بل کے جوں پتنگا دل ہے انگار تجہ بن

جب کر جیتے ہیں بادل اندوہ کے گہنا ہیں — برسے ہے نین انجہو کے گلکوں بہار تجہ بن

کیوں آج دل نہ لیوے سیماب کا طریقہ — آئینہ دیکھ گل سوں ہوں بیقرار تجہ بن

صابر کے کیوں نہ ہوویں تجہ رہ میں محو انکہیاں — رین گذارتا ہے در انتظار تجہ بن

۱۴۹

تلتے ہیں جگر غم کے بہتی بسیج اگن میں — جل بل کے انکار ہوئے مشتاق سجن بن

پروانہ پرای شمع بنا گنبد فانوس — لازم ہے شہیداں کوں کریں دفن کفن بن

دل زلف سوں آتن میں ہوا آج پریشاں — ہیجوں کہ مسافر ہووے آشفتہ وطن بن

بلبل صفتم عشق میں اس غنچہ دہاں کے — پھرتا ہوں سداں نالہ و غوغا میں چمن بن

دل زلف کا کل پیچ پھندا ڈال کے خوش ہے — قمری کوں کہاں چین ہووے طوق رسن بن

من موہ کے موہن جو ہوا چشم سوں اوجہل — تن برہ کے آتش میں جگر داغ ہی من بن

سن سن کے یہ بیہا کے خوش آواز سنو پیو پیو — جیو دوس کے جاتا ہے کہ کیوں رہے للن بن

دکہہ صابر غمگین کا کبھی پوچھ و خبر لے — بیتاب بہت ہے تری درسن کے دکھن بن

ہنسا ہے جب سوں ابر تر گل کے جالے تیں — ابھی شاد و کہہ نا شدہ ہر آشفتہ حالے تیں

ہی سفحہ آئینہ رنگار رنگ جلوہ — تجلا دیکھ تجہ مکھ کا بر نور بدر ہالے تیں

کھڑا ہو ماہ نو ہر مہ مبارکباد کے دستے — نہ دیکھے گر تو وحشت سوں جو مہ ابرو ہلالی ہے
کیا شک ہے کہ تجھ نقش قدم کوں سرو گل بوٹی — کہ اعجاز قد طوبی آج سرو نہالی ہے
تیری سرشار انکھیاں کا جو ہے سرمست بیخود ہے — کہ تو زنہ نہیں دیکھا شراب پرتگالی ہے
کہو نکہت الفت کے دیکھلا خال و خد آیہ نو ہے — کہ دیکھیں فال مشتاق تیرا مصحف جمالی ہے
نہیں کوئی تیرا خوبی و حسن و ناز کا ثانی — کہ توں نام خدا اعجاز سے سب تے نرالی ہے
غزل سن ریختہ سن شعر سن ہنس ہنس کہے ولی — کہ تیری شوق سوں مشہور اب رنگین خیالی ہے

جن درس مستی کا پہر اتجہ عشق کے اوراق میں — دفتر بھلایا زہد کا رہے مدرسے کے طاق میں
کیوں کر نہ دیوے نقد دل مشتاق تجہ ابرو کوں — تجھ سا نہیں در مہ رخاں خلاق تیں اخلاق میں
کر چاند کے ہے روشنی او اجلک سرات و دن — نام خدا تجھ حسن کا ہے نور سب آفاق میں
یوسف اگر تہا حسن میں رہ طلعتاں میں نامولا — توں بھی بدل ہے حسن میں اوصاف میں اشفاق میں
خورشید و مہ کا دیکھنا جہہ اجالے شوق سوں — جب سیں بسا ہے نور تو ہوں دید مشتاق میں
پروانہ کیوں جا ذوق سوں کرتا ہے قربان شمع پر — کر جان فدا نے کئے نہیں طرح وفا عشاق میں
جند رنگ کر عشق سوں خوش ہوں کہ اول صبر — قسمت محبت کے مجھے مولا نے در میثاق میں

سرشار ساقی نے کیا دل کوں نگہ کے جام میں — رہتا ہوں چشم مست سوں جوش ولالی میں
جوں ادب سے قانع رہو دن رات یک نقطا ولی — دیوار درس کا دان کر وہ شوق صبح و شام میں

ہی جو آئینہ نظر محو تماشا شب و روز | عجب سین ہیوا کی با دیدہ حیرانی مین
جلوہ گر ہو کہ تیری قامت رعنا کی لٹک | نقش ہی نقش مرا دل پہ گلستانی مین
عید قربان ہی کہو نکہت گل کشتہ و زشوق | نام پاوے زشہادت تیری قربانی مین
تجکو وہ خوبی و وہ حسن کہ ہر نام خدا | خلق کہتی ہی نہ تہا یوسف کنعانی مین
تو ان اگر جلوہ کری در دل مشتاق کرا | مردم چشم رہین تیری ثناخوانی مین
شب ہجران مین کہ مجہ چشم سون خونابہ بہا | ولولہ اشک کا تہا کشتی طوفانی مین
لالہ رویان سون لگا عشق مرا جہدن سین | داغ دل شمع ہی مجہ کلبۂ احزانی مین
خاتم عشق سون مجہ عیش سلیمانی ہی | بلکہ وہ عیش نہ تہا ملک سلیمانی مین
صابرا شکر خدا کا کہ میسر ہی مجہی | دولت فقر و خوشی گوشۂ ویرانی مین

ہو

سرمست ہین جو عشق کے جام ایاغ مین | بو ہی شراب زہر ان کے دماغ مین
عاشق کے زندہ کی ہی سر بجن کے عشق سون | کیون کر جلی جو تیل نہو وی چراغ مین
کرتی نہین جو لالہ ز دل عاشقان جدا | لذت زبسکہ عشق کی پائی ہی داغ مین
ہی جس کا دل شگفتہ ز گلزار جعفری | کیون جاوی سرو و گل کی تماشا کون باغ مین
آشفتہ آج ہی دل عاشق صابرا | افسردہ دیکہ سنبل تر باغ در ایاغ مین

فرد

دل ہی اداس بزم تماشا کے آس مین | مضطرب کہان کر اک سنا ور بہار مین

اي كاشكي بهنور هو كنوا نين كا ذوق — دل غم كون كذارتا بهولن كي باس مين

هو كر خان كي عشق مين شيدا چه عندليب — بهرتا هون در بهار و خزان يك لباس مين

دل مجه كون چهور جا كي با جب سون زاني موں — رهتا هون صبح و شام پريشان هواس مين

ناز و عتاب ديكه بتيلي كا عشق باز — ناخوش هي كاه و كاه خوشي كه هراس مين

هر روز جبهار ون در كه پير مغان ز چشم — كر ميكده كي در كي رهون آس پاس مين

صابر بهار غم خزاني او پرنه بهول — دو دن كا آب و تاب هي رنك كباس مين

هو

كب چشم وا كون چين هو وي اشتياق مين — رهتي هين تر سرشك سون انكهيان فراق مين

خوش دل هو كر ديكهون چه نور نظر ز ذوق — بل چند ركهي كا پلك كي رواق مين

مجه چشم كي صدف كا در اشك آب دار — شكر خدا پرا هي سجن كي بُراق مين

چين بر جبين نه هو كه مبادا دو ور شكست — سينه ركها هون دل كا تجه ابرو كي طاق مين

اهل عراق مست اكر هو وين كيا عجب — كريو غزل سنا وي مغني عراق مين

از اد تبها ز فكر تيري زلف و خال ني — مجه دل كون كهير سيد كيا اتفاق مين

صابر كا حال زرد رخ و چشم ركون بوجه — رهتا هي تيري عشق مين نت فراق مين

چل باغ میں کہ سرو نپسو بے نازنینہ ‌ ‌ ہی جگ تھے نہال یک نازک سرا میں

اینہ مسال کدا تیری پیو کا ہوں ‌ ‌ کر یک نظارہ دیوی مجھے صبح و شام میں

کیوں تجہ بچن سوں زندہ نہ ہوویں ز شوق دل ‌ ‌ ہی دم مسیح کا تیری میٹھے کلام میں

خورشید وہ نہیں ہے کہ نکت کے کرکدا ‌ ‌ کیوں صبح و شام ہیں تیرے در پر سلام میں

پاتے ہیں کس طرح سوں لکھوں دکھ فراق کے ‌ ‌ قاصد کہی کا میرے حقیقت پیام میں

مجہ درد کا علاج طبیباں سوں کب ہووے ‌ ‌ میری شفا ہی اج سیے سرخ فام میں

بتخانہ میں طواف کرے قبلہ تین کا ‌ ‌ جلوہ صنم کا دیکھ جو بیت الحرام میں

کیوں بد نمی تہو دین کر ہمس صنم اج ‌ ‌ دل عاشقاں کا موہ لیا رام رام میں

کر ورد اسم اعظم تنہ کامیاب ہوں ‌ ‌ پایا ہی ذکر سوں مزہ فرخندہ نام میں

باہر نہ آوے از در میخانہ ضابرا ‌ ‌ لذت جو پاوے عشق کے مینا و جام میں

سہ

کیا نشہ عشق کا ہی مئے خوشگوار میں ‌ ‌ ساقی جیسے پلا دے نہ ہوی خمار میں

کر راز عشق فاش نکو تا ز بیخودی ‌ ‌ منصور کیوں ہے پاو تا اسرار دار میں

از شوق گل رخی مئے گلرنگ نوش کر ‌ ‌ سلامت و شاد رہو خزاں و بہار میں

کیا مہر خان طرح ہی دل موہ ناز سوں ‌ ‌ رکھتے ہیں عشق باز کوں دار و مدار میں

کہاتے داغ غم سوں جوں لالہ خوب رو ‌ ‌ خوبی و ناز دیکھ میری گلعذار میں

درس دکھن ہنا مہ خوبی کا رات و دن ‌ ‌ سبک کیوں ہے آدمی جسد ول بیقرار میں

گر آشیاں کری تیری کاکل میں دل مرغ / ہوتا ہی عندلیب کا کہو شاخسار میں

صابر ہوں تجہ درس کا بکہار ہو مہر سوں / آیک کبہی مراد دیکا انتظار میں

تجہ جہلک کا تاب دیکہ خط مشک بار میں / غوغا ہوا کہ ہالہ پڑا آفتاب میں

بیدار ہی جو آئینہ درس کے شوق سوں / آئینہ کہ نے جب سین جلوہ کیا چشم خواب میں

تجہ زلف کا خیال زبس ہے انیس جان / آشفتہ دل ہر گاہ دکہی پیچ و تاب میں

سن کہ قصہ لیلی و مجنوں کا خلق سوں / حیرت ہی تیرے عشق کا ہر شیخ و شاب میں

چودس کے رات آیک کبہی چاند مکہ دکہا / تا شمع جل کے آب ہووی آفتاب میں

کیوں تیرا معتقد نہ ہووی حضرت مسیح / توں کان معجزہ ہی سوال و جواب میں

گستاخ دیکہ تجہ لب شیریں سوں رنگ پان / دل عاشقاں کا غرق ہوا خون ناب میں

بوسہ کا وعدہ [illegible] رکہا آج و کل کے بیچ / لکن تے [illegible] کہیچ دیا نہ دیا سب حساب میں

ہرگز نہ ہوں [illegible] دل [illegible] / تجہ عشق کا جو نشہ نہ ہووی شراب میں

آشفتہ کیوں [illegible] ہیں مشتاق [illegible] / کر بو نہیں ہے سنبل ترکی گلاب میں

[illegible] جب [illegible] جہلک دیکہا [illegible] / [illegible] حسن کا [illegible] حجاب میں

[illegible] محمد کیا دل کوں [illegible] / سنو ایک بار [illegible] ستار و رباب میں

[illegible] عشق کا [illegible] / بیشک کہ آوی [illegible] زاہد نماز میں

خوباں

خوبان دہر مین ہر اک ناز و دلبری ہی حسن ناز و مہر میری دل نواز مین

جو ہین ہمیشہ حق کے محبت مین پاکباز پاتے ہین سر عشق حقیقت مجاز مین

پیر مغان کے بادہ کشان کون آشکار پنہان جو راز عشق ہر ساقی کے راز مین

دل میرا آج موہ لیا شاہ حسن نے درسن دکہا کہو نکہت کہن اٹہا ہنسکے ناز مین

جو شمع رو کے عشق مین قربان ہین جون پتنگ رکہتے ہین ال کہن اہل وفا جان نیاز مین

کب عشق مین اپس کے کرین مرد خان قبول گر خلق و کرو فا نہووی عشق باز مین

دل کیون نہ ہووین کا پریشان کا جمع رہتی ہی یہ رات و دن خم زلف دراز مین

بیغش نہ نکلی عشق کے آتش سون صابرا دل جب نہ طلا کہ تا دنکہا وی گداز مین

ہو

سنیان کا عشق دیکہ کہ جلتے ہین اگ مین شاید لکہا ہی دہر مین یہ انکے بہاگ مین

کل رات سون ہی رقص مین دل میرا شوق سون سن سن کے بار بار مغنی سون راگ مین

شب زندہ رہکہ کہ صبح کا دیکہی ظہور نور سووی کا کب تلک کہ کہما یہ ہی جاگ مین

زاہد کے دیکہ گنبذ دستار بہول مت مکر و ریا کے پوٹ ہی سب اس کے پاگ مین

صابر محبت قبول ہی کچکول فقر کا الوان مزہ ہی جو کہ چپاتی و ساگ مین

میری موہن کا حسن و دلبری مین نہ تلنے حور مین ہر نے پری مین

چندرمہکہ کے کہو نکہت کی وہ جلا نہ دیکہا ماہ مین نے مشتری مین

چھبیلی رام کے مٹھے بچن سنے | مٹھا ہے تلخ کے شکّر تری میں
کب درپن نے کہو نکہت ہیں دکھایا ہے | کہ ہوتے ہی مرصع ہر گھڑی میں
وطن میں کیوں بری آرام دل کوں | کہ خوش ہے تری زلفاں کے لڑی میں
نگہ سوں مارو غمزہ سوں جلانا | یو کن سے تری چشم کن بھری میں
کہتا ہیں ہجر سکے دل کانپتا ہے | کہ کیوں گذری کے انجھوں کے جھڑی میں
چھپی کب رنگ ور خسار محباں | کہ ہے اعجاز عشق حیدری میں
سلامی دل سوں ہوں پیر مغاں کا | کہ ہے امید جام کوثری میں
خوشی ہوں منقبت خوانی سوں صابر | شہاں کے بندہ کے مین شکری میں

۳۷۲

ببہلی کر بجنت ہوئی اولی میں | لٹک رہتی چو در چھیما کلی میں
یہ پیہا کے طرح سوں پیو پیو کر | پکاروں کا سر بجن کے گلی میں
چند ور مہکہ سوں ہے تیرا چشم بد دور | کہ جھلکی ہے کہو نکہت کے بادلی میں
بچن سن تیری شیریں تر شکر سوں | مزہ کب رہوی مصری کے ڈلی میں
عبث دیتے ہیں درد سر طبیباں | شفا میری سبے حسن صندلی میں
میری دیکھ کے سدا ابتر انہن سن | بری سوراخ غم کے بانسلی میں
پھر کیتے انکھ سے ادی کا موہن | کرامت ہے میری فال بہلی میں
نہ جو مانے نہ پہچانے بحق کوں | شناسا ئے کیدن ہے اجہلی میں

کیا ہون ورد صبح و شام صابر — کہ یہ مشکل ہی حل نادعلی ہین

۳۷۳

کر ہووی جلوہ گر وہ ماہ جبین — در نظر آوین مہ رخان پروین

کیون نہ خورشید و مہ ہو دل روشن — روشن اجن نور سے اس نقش مہر جبین

جلوہ دیکھی سہی چاند سے مکھ کا — جس کے دل کون ہر دیدہ حق بین

زندگی کے نہ پاوی وہ لذت — جس کون مہ طلعتان کا عشق نہین

دل جگر کاٹتا ہی جون فرہاد — یاد کر کر تبسم شیرین

عشق سے کیون نہ باندہی وہ زنار — جن دیا ہی صنم کے عشق مین دین

صنما دل کون مت کر آشفتہ — کہول سے من ہرن کے زلف کے چین

میکدہ کا ہوا ہی دل خادم — کیون نہ پوجی مغان کے در کی زمین

خوش ہین دیکہن سے شوق سون تیرے روز — ہم نہ خاطر مین لاوین حور العین

ای خیند مکہ سیجن خدا کی قسم — ہی کمدا تیرا صابر مسکین

۳۷۴

جو

دیکہتا ہون چشم شوق سون مہر و قمر مین — تیری کہو نکہت کے جوت نہین چندر مانمین

انکہیون مین اکے جلوہ کر اکر کری ز شوق — کہ نور کر سکے دل مین رکہون کہ نظر مین

شیرین تیرے بچن کے جکہی جس جاشنی — لذت نہ پایے اجن نے نبات و شکر مین

تجہ مصحف جمال مین کہتا ہون فال دیکہ — تا نیے تیرا نہ حور مین ہے نہ بشر مین

پایا ہی زاہد الملک نے اگر نالہ نور رہ مین
مجنون کا نام و غلغلہ ہی دشت و بر مین

لذت ہی جن کو عشق کی دریکہ چور دیا
رہتی ہین کوہ و دشت مین نسدن سفر مین

گر جوہر اکھیون کی سیر دیکھیں ٹک ہمن
ہی کر آب و تاب نہین لو گہر مین

بیدار رہ کہ حضور دل شب ہووے کامیاب
ہوتی ہی مستجاب دعا ہر سحر مین

جون لالہ سرخ رو ہی خزان و بہار مین
جس دل نے داغ عشق رکھا ہی جگر مین

ای شاہ حسن جلوہ دکھا کر کہ نذر زکات
نور خدا کہ دیکھی کہو نکہت تیری چہرہ مین

حق تیری مبکہ سون دور کری چشم بد کی تئین
کہو نکہت سون چاند پر کرتا دمسد دیکی تئین

البتہ ہووی فاختہ و سرو مین نزاع
گر دیکہین در چمن تیری شمشاد قد کے تئین

منصب ملا ہی مجہ کو نہ ہزاری زداغ عشق
از مہر لالہ دل مین رکھا ہون سند کے تئین

ہجران کا سن کی نالہ تغافل دیوی ہی شوخ
ای آہ پہنچ وقت مدد ہی مدد کی تئین

لذت سی زندہ کی ہی مر جن نی عشق سون
بی یار و عشق حیف ہی عمر ابد کی تئین

راکہا ہون راہ عشق مین جس روز سین قدم
چہوڑا ہی خلق و خلق کی نیک و بد کی تئین

صد بہد کنوائی جس نی محبت کی راہ مین
وہ کیا کری گا صبر و قرار و خرد کی تئین

زاہد ہووی ز نشہ اسرار باخبر
مستان کا دل سون دور کری گر حسد کی تئین

بتخانہ مین ز طوف حرم ہووی سرفراز
پوجی صنم کی عشق مین جو دل صمد کی تئین

گر ذوق راہ عشق ہی کر شوق خود رفیق
ہمرہ لیوی دشت مین رہرو بلد کی تئین

ہی اسم اعظم شہ دین ورد صابرا ۔۔۔ تسخیر آج کیتا نہ کن دیو دد کے تئیں

چندر مکھی کے دوارے جلوہ گری کے تئیں ۔۔۔ کھو نکہت ادہر کیا ہے تعشق پری کے تئیں
میٹھے سخنے ہیں جب سوں بچن مہ عذار کے ۔۔۔ بھولا ہوں قند و مصر و شکر کے تئیں
ہوتے ہیں عاشقاں کے پریشان زلف سوں دل ۔۔۔ زلفاں کے دیکھ چاند میں مہکے پری کے تئیں
مہکے عاشقاں کا جلوہ گری ز رنگ تو ۔۔۔ رنگتے ہیں سر او پر جو گل جعفری کے تئیں
آئینہ آج رنگ کے نکلے ہی ذوق سوں ۔۔۔ گلگوں تپیا ہے دیکھ جو گل کن بہار کے تئیں
دل کوں کیا ہے آن کے وحدت سوں سرفراز ۔۔۔ کیوں کر نہ آ کہو دوست میں حمد کے تئیں
لبریز میرا شیشہ دل ہے ز نور عشق ۔۔۔ در جلوہ دیکھ بیش نظر شہ پری کے تئیں
حل ہوتے ہیں ان کے مہمات و مشکلات ۔۔۔ جو پوجتے ہیں سرور دین پرور کے تئیں
میں اس چندر مکھی کا تمنا خواں ہوں روز و شب ۔۔۔ بخت ہی جس نے نور مہ و مشتری کے تئیں
مجھ چشم کا ہوا در بحرین خانہ زاد ۔۔۔ میری انجھوں کے دیکھی گہر کر جوہری کے تئیں
گذری ہی عمر جن کے سر بجن کے عشق میں ۔۔۔ وہ بوجھتے ہیں عیش بقا ہر گھڑی کے تئیں
روشن ز عشق دل کا کر آئینہ صابرا ۔۔۔ دیتا ہوں طعنہ عشرت اسکندری کے تئیں

ہنس ہنس دکھا کے لالہ عذار اس کے تئیں ۔۔۔ مت کر زواخ عشق نمایاں اس کے تئیں
پھولنے کے بار ڈالے ہیں تن کے تال پر ۔۔۔ ز نور رکھا کے [illegible] اس کے تئیں

جھلکار سوں مکھ کی تی میں دکھایا ہر کیا ظہور — تجہ درشن بن نہیں جو قرار آرسی کے تئیں

سنبل کے شاخ چہرے کے خورشید رو اوپر — گر گلشنی نکہ سوں بہار آرسی کے تئیں

جب تک کہوں نکت الت کے نہ دہلاؤ چاند مکھ — ہرگز نجا دی دل سوں غبار آرسی کے تئیں

سرشار دیکھ تجہ نکہ نشہ بخش کوں — ہی دیکھنی کا دل میں خمار آرسی کے تئیں

زلفاں کے لٹ کوں کہول کے چند سے مکھ اوپر — کر غمزہ و ادا سوں شکار آرسی کے تئیں

دیکھا ہی جب سوں تو رخ دلدار در نقاب — ہی چشم و دل کے آکے اندہار آرسی کے تئیں

مجلس میں دیکھ غیر کے کلشن کوں شہا برا — ہی چشم و دل میں ہر مژہ خار آرسی کے تئیں

عشق کے فن میں تجا جس نے خور و خواب کے تئیں — جوں کتاں جا کے جلا جلوہ مہتاب کے تئیں

بیقراری کے نسیم تجہ دا جوں سیماب — آئینہ رو کے طلب ہی دل بیتاب کے تئیں

نو خطش دیکھ چرا دل نہو و زیر نقاب — کہ نشہ حسن کے سنجر کیا حباب کے تئیں

واقف سر نہاں ہو دل ز سر مستی عشق — تو جی جو صبح و مسا میکدہ کے باب کے تئیں

مستی عشق نے سرشار ہی تار و زجرا — جس کوں ساقی نے پلایا ہی مئے ناب کے تئیں

سرد کرتا ہی مری آتش دل انجھو یہ — دوست کیونکر نہ رکھوں دیدۂ پر آب کے تئیں

ای [illegible] شیفتہ دل ہی تیرے جلوہ کا معاں — ایک پرنور کر اس چشم کے محراب کے تئیں

سرو [illegible] — آج آرام نہیں اشک کے سیلاب کے تئیں

[illegible] — نیند [illegible] کہاں عاشق بیخواب کے تئیں

قمر

نعمت فقر سوں پر خوان قناعت باوے   جو بھی ملک جہاں دار و اسباب کے تئیں
بوریا کے پی جیسے فقر میں لذت شاہ   یاد کرتا وو نہیں بستر سنجاب کے تئیں

چندر مہکہ کہو نکہت کو نزاتھاتا نہیں   کیسے دن ہوے درسن دکہاتا نہیں
اتہا شمع و گرد و رمینا و جام   پیا بن مجھے عیش بہاتا نہیں
مغنی ز سور تہہ ہے خاطر اداس   حسینی نوا کیوں بجاتا نہیں
ملا وی خدا وہ چندر مہکہ سجن   کہ جس در میں بن چین آتا نہیں
فدا ہوں خیال رخ دوست پر   کہ انکھیاں سے اک پل جاتا نہیں
نظر جس کے روشن ہے از نور عشق   اسے عشق بن کچہ سہاتا نہیں
کہو آج جس نے دل حلقۂ زلف میں   پریشان ہے جب تک کہ پاتا نہیں
دکہا جس نے دیدار دلدار کا   دل اپنا کسے سوں لگاتا نہیں
پڑا ہی جو میخانہ کے در اوپر   بجز نشۂ عشق کچہ سہکاتا نہیں
تصدق ہوں ساقی اوپر صابر   کہ پیمانۂ کثرت کن بہلاتا نہیں

پیر مغاں کے عشق کے جن مر پیا نہیں   جام جہاں نما کے طلب میں جیا نہیں
فرد اکہاں سوں نفع کر اس کا نقد کل   جن آج جنس عشق کی بہت سوں لیا نہیں
اندہیار رین کوں جو کری یو بھی ادہیں   کب بادی جس کے ہاتہ دیا کا دیا نہیں

وہ کیا کریں کے حشر کے بازار میں صلح — بیمار و بیج آج جنہوں نے کیا نہیں
کب بہرہ مند ہووے قناعت سوں صابرا — جس نے کہ خرقہ صبر کا تن پر سیا نہیں

ہو

جو صدق دل سوں مرد رہ کبریا نہیں — گر شاہ ملک فقر کہا دل روا نہیں
کیوں باور زندہ کے مرد وہ جہاں کے بیچ — جس عمر کہ عشق دلبر کلولہ قبا نہیں
مجھ دل کا درد دیکھ طبیباں نے رو کہا — ہم کیا کریں کہ خاک شفا بن دوا نہیں
ہے قفل مشکلات کے حب شہ کی کلید — جن کوں ہے تو بیچ خوف زرنج و عنا نہیں
خالی ہے جس کا دیدہ و دل شہ کے مہر سیں — اس کے نظر میں جلوہ نور خدا نہیں
محشر میں ہو کا شربت کوثر سوں ناامید — جس کا وسیلہ ساقی روز جزا نہیں
کیوں مدح و منقبت شہ دیں کی کریں پسند — جن کوں کہ دل میں حب شہ کربلا نہیں
شکر خدا کہ مہر شہنشاہ دیں بنا — مجھ دل میں نقش غیر کا نشو و نما نہیں
کب پاوے زاہد عشق کے لذت جو کرد باد — جو دلت و ریں میں سر کوں قدم کر چلا نہیں
آشفتہ عاشقاں کا چمن میں ہوا دماغ — سنبل میں دیکھ تو کہ زلف رسا نہیں
بلبل نے گل کے عشق میں کھو عمر صابرا — اتنا بجا نا حیف کہ گل میں وفا نہیں

نظارہ کر زکاتِ حسن دیو اخبر کہو نکہت سے کے
خدا کسوں کرے دل کے غم و اندوہ کل جاویں

کہت اِک تماشا دیکہ نیساں گیے برسنے کا
کہ مجہ انجہوں کے تو ہر بچہ ادپر قرباں ہو دہل جاویں

نہ ہووے یا کر شفقت منہ ہرن کے عاشقاں صابر
جو مجنوں سنگ طفلاں سوں گلی کوچوں میں رل جاویں

دکہا درس کہو نکہت الٰہی کے تا منافق جل جاویں
رقیباں رشک سوں دل بغض کے آتش میں جل جاویں

اگر خورشید رو تیرا چمن میں گل رخاں دیکہیں
کیا شک ہے کہ حیرت سوں جگر جوں غنچہ گل جاویں

تیری مہک کے تجلا کی طاقت ہی دیکہیں سے
کہ کہو نکہت بے بہلک سوں شمع رویاں دل پگہل جاویں

بہنور سوں کر سینیں تعریف تیری چشم شہلا کے
عجب کیا ہے کہ نیں مرجہا کے گلشن سوں نکل جاویں

دکہیں تجہ چشم کے بانکے نگہ کر قتل پر مائل
تیری انکہ سوں بانکی شہر کے ڈر ڈر کے ٹل جاویں

خدا وہ دن کری دیوں زکاتِ حسن ہنس ہنس کا
درس کے دان کوں ہم ہی گدا یا عمال ازل جاویں

میری ہر شعر میں مضموں ہی شہ کے مدح کا عابد
کہ سن سن کے محباں خوش ہو ویں دشمن دہل جاویں

[illegible]

ہی شوق چاند سکہ کوں مہماں کبہی بلاویں
آئینہ خانہ دل کا تنگ نور سوں بساویں

انجہوں کا کر کے چہر کا و خسنی نہ نیں میں
انکہیوں کے لیے سفید رخ خوش چاند نے بچہاویں

پتلی کے مسندوں کوں کر فرش پک کے بچی
پلکوں میں رکہہ چہرو کے آب ہو دکہاویں

جت کا نقیب ہو ہیچیں پلک محبت اندر
صنعت کا ایک پر ہر جکتے ہونٹ منگاویں

جو سب فراق لیکر کر رنگ لا جوردی
خوش ذوق کا جبہ کہت منہ ایک کر کہراویں

گر خرابات ہوں زاہد توں نہ ہو معذور رکھ — میکدہ کا طوف کر دل کوں بہلاتا ہوں میں

مجھ سوں روٹھا ہے کئی دن سوں چند سہک کا خیال — پانو پر پیو کے بلیاں لے لے بہلاتا ہوں میں

جس کے پرتو سوں نین پر نور و دل کھن جیت ہے — بیخودی کے فن سوں صاحب من میں وو لاتا ہوں میں

بیخودی کے رہ سوں نت در میکدہ جاتا ہوں میں — بادہ اسرار سوں نت جرعہ پاتا ہوں میں

بینوا اے کر مغاں کے در سوں جام بیخودی — مست ہو وحدت کے خم سوں بھر لیا آتا ہوں میں

خوش ہو دل و دماغ کہ دیوے حسن کے مہ زکات — درس کا رات و دن کوں چو نین منڈلاتا ہوں میں

دیکھ اس گلرو کوں نافرماں چمن کے سیر میں — خون دل جوں لالہ سینہ داغ کر کھاتا ہوں میں

اس ہتیلی کوں نہیں کچھ فکر میرا درد کے — درد دل ہر چند کر کر حال دکھلاتا ہوں میں

من ہرن کا دل نہیں آتا ہے میرے ہاتھ میں — دیکھ کے سہک کی بات کر کر جیو بہلاتا ہوں میں

جب سیں ساقی نے [illegible] کے پلایا ہے شراب — بینوا اب پیر مغاں کے گھر کا کھلاتا ہوں میں

بندہ کے مستاں کے خدمت سوں زل دیتا ہوں میں — منقبت پیر مغاں کے روز و شب بھرتا ہوں میں

جس کے مکھ رنگ کے صفت والشمس ہور واللیل ہے — مہر و مہ اس کے کھو نکہت اوپر فدا کرتا ہوں میں

حل اتی ہے وصف جس کی شان کی کلام اللہ میں — دم محباں بیچ اس کے مہر کا بھرتا ہوں میں

ایسے قطب [illegible] جس کے شان میں ہوا نازل — دشمناں سوں [illegible] میں اس کے [illegible] ڈرتا ہوں میں

[illegible] فرقان کون — [illegible] لعین منکر اس کا [illegible] کرتا ہوں میں

چہوڑ نور سفید رو او پر کاکل — روز مشتاق شام کرتے ہیں

تازہ باقی ہیں عشق باز حیات — جب مسیحی کلام کرتے ہیں

نشہ کے وقت چشم کی گردش — شیشہ و غمزہ جام کرتے ہیں

دل کے برماو نے کون ہنس ہنس کے — لب لٹک سون تمام کرتے ہیں

خوش خرامی سون ناز سون دلبر — سرو و گل کون غلام کرتے ہیں

گلرخان کر سنبہال کرتے ہیں — دل عاشق نہال کرتے ہیں

آپ وسمہ کے در در ابرو کون — تیغ کون بیدمال کرتے ہیں

صید کرنے کون عاشقان کا دل — پیچ کاکل کا جال کرتے ہیں

تاب دے زلف عنبر افشان کون — دل کون آشفتہ حال کرتے ہیں

دیوین تا عاشقان مبارکباد — خم ابرو ہلال کرتے ہیں

وعدہ دی دی کے مہک دکھانے کا — آج و کل ماہ وصال کرتے ہیں

دل عشاق ناز و غمزہ سون — جون حنا پایمال کرتے ہیں

صبا سون بہیج جنگ کے پیغام — رو ہنی کا خیال کرتے ہیں

سو لیتی ہیں ننگ دل دلبر — جب جواب و سوال کرتے ہیں

دل لین تب سینہ نار ابہ جہا — موتی انجمن کے وار ڈالے ہیں

خار سون دیکھ کا کون ہم زانو — بلبلان نے [illegible] ڈالے ہین

تیشے کوہکن نے شیرین جیو — شور ہین کوہ [illegible] ڈالے ہین

کھلے خان سے وارث او رقیب — کہ تیری رہ مین خار ڈالے ہین

دل نے [illegible] وان سون کہیل کہیل قمار — راحت و ہوش ہار ڈالے ہین

شوخ نے عاشقان کے قتل اوپر — خوش کمر مین کتار ڈالے ہین

چشم ظالم سون کر حذر ای دل — کیے عاشق پچھاڑ ڈالے ہین

ای صبا زلف کے لتان مت کہول — ان مین مشک تتار ڈالے ہین

بیقراران سے کیون نہ لیوی خبر — جس نے دل مین [illegible]ر ڈالے ہین

آتش غم نے در شب ہجران — میری تن مین شرر ڈالے ہین

شعلے ہو ہو نکلی سینے — منہ مین دیکھ کے انگار ڈالے ہین

برہ نے لالہ روبن صابر — داغ دل پر ہزار ڈالے ہین

ہم سے کہا واج رستے ہین — سرخ انجہون کے مہنہ پر سیتے ہین

[illegible] کب آوی ان کون سیج اوپر — جب کہ پردیس بیچ بستے ہین

[illegible] ان کون زہر قاتل سے — زلف کے ناگ جس کون ڈستے ہین

[illegible] سون کہو نکہت اتہا کہ مشتاق — دیکہنی کون درس ترستے ہین

[illegible]ت ناز و غمزہ کر سو جاہ — کہ کہین عشق باز سستے ہین

دل مشتاق کہاوتی ہیں لچک	ماہ رو مو کمر جو کہتے ہیں
خوب رویاں کوں دل نہ دے صابر	طعنہ بیدردی دی ہنستے ہیں

ہو

جان ز دوری اداس رہتے ہیں	گرچہ دل تیری پاس رہتے ہیں
یاد کر کر جہہ اد ہجراں سوں	کہ پریشان ہواس رہتے ہیں
جو تیری نام سے پکہار رہیں	تجہ شفقت سے آس رہتے ہیں
گلشن حسن کا تماشا دیکہ	دل میں سنبل کے باس رہتے ہیں
تجہ مسیا کے بہار میں پھر پھر	مثل گل خوش لباس رہتے ہیں
اپنے صابر کوں مت بہلا دل کوں	کہ یہی التماس رہتے ہیں

جب سوں دیکھی تیری رسیلی نین	من سے کہوئے قرار ونسے چین
دل چرا ناز سوں ہوا منکر	غمزہ شوخ سے کہوں کیا ہیں
تجہ کرشمہ کا جو نہیں قربان	اس سے اوپر ہے تجہ نگہ کا دین
جگ میں کاری کہتا [illegible] سے دہوم پڑے	کہولے گر چاند مکہ اوپر زلفین
میری انجہولا ہیکے آبداری دیکہ	در [illegible] ظلم سے صابر لہو کرین
چہپیا دری کا ہمسوں چاند مکہ تا چند ایموتن	رہیں کب لگ درس کے شوق لک خورسند ایموتن

ہیں

نین مین اگر تیری چشم بد کے دفع کا کارن
جگر برہا کے آتش پر کروں اسپند ایمو ہن

بہتی مین ہیم کے جن شمع دل ہر رات ہر روشن
جلانا وعدہ نا دینا نہ آنا چند ایمو ہن

نگاہ شوخ تیر انے جگر کر کے سو ٹکڑے
پلک کے بہال سو دل کون کیا پیوند ایمو ہن

بلب جاد ہر تجہ او پر وارنے کون شوق سون صابر
اپس کے جان کون جان بب پسند ایمو ہن

رہیں تجہ ہجر کے شب نا مین ہو بیتاب ایمو ہن
نہ راحت ہے نہ طاقت ہے نہ خور و خواب ایمو ہن

لگا ہے نیہ تجہ آئینہ رو سین جب سون مجہ دل کا
رہے ہے بیقرار و زار جن سیماب ایمو ہن

جو ذرہ تجہ درس کون عاشقان کا دل ترستا ہے
کہو نکہت مین مت چہپا خورشید عالمتاب ایمو ہن

بلب ہے جان و دو رہ چشم و دل مشتاق درس کا
نہ آوے گی بہ بیداری بیا در خواب ایمو ہن

تجلا دیکہ کہو نکہت مین تیرا چندر سے مکہڑی کا
فدا ہوتا ہے ہر شب تجہ او پر مہتاب ایمو ہن

شکایت کرچہ ہے ہر وقت لکہنا شرح ہجراں کا
حقیقت کس کے قاصد سون کہی دریاب ایمو ہن

مبارک دل ہو وے وہ دل کر پوچہی حال صابر کا
کہ رہتا ہے تیری درس بنا بیتاب ایمو ہن

مجہی ہے عشق مین پوا رز دکہال سجن
نہ سایہ ہو ہو سپڑون تجہ چرن کے نال سجن

نہ دل اسیر ہم پہندی مین زلف کے تینا
بندہا ہے تیرا محبت کی جہال بال سجن

صباح عید ہے رمضان سے آج کہو نکہت کہول
کہ تجہ بہنوان کا دکہیں عاشقان ہلال سجن

نظارہ دار کے مہکرا چہپایا کہو نکہت مین
نظر ہے مجہ جو تصویر ماہ وصال سجن

صبا کے ہاتھ تیری زلف عنبر افشاں دیکھ
دلم کبھی پریشان ہیں بحال سجن

خوش بحال حنا ہی کہ بوسہ یاد دی
اپس کے رنگ سے ان تیرے پا بحال سجن

چمن میں سرو و صنوبر ہیں منتظر تیرے
خرام ناز کے لٹک سوں کر نہال سجن

نہ خال ہی تیری محراب ابروان کے پاس
رکوع و سجدہ میں مشغول ہی بلال سجن

برہ میں میرا انجا تو کیا ہووے احوال
اپس کر نہو وروس کا خیال سجن

تیری درس کا بکھاری ہے رات دن ساہر
نظارہ دیو اپس کے گدا کوں نہال سجن

نہ پوچھ اپنے جدائی سوں حال زار سجن
نہ دل میں چین ہے نے طاقت و قرار سجن

کبھی اپسے جس دن سوں تیری درسن
ہوا ہوں زار و چو سیماب بیقرار سجن

بہار دیکھ تیرے داغ عشق کے دل میں
نہ ذوق گل ہی نہ ہی شوق لالہ زار سجن

ملا ہی جب سے چو گل جا کے توں رقیباں سوں
چمن کے سر ہے مجھ دل میں نیش خار سجن

امیدوار پریشان دلاں رہیں کب لگ
کمند زلف کے مت کھول کر شکار سجن

کہو الف کے دکھاتا نہیں ہے کیوں درسن
نہیں ہی بیوہین نرگس اگر شبار سجن

تیری نثار کے جان کب تلک رکھوں بر لب
لٹک سوں آکہ مبارک ہووے نثار سجن

زر رنگ جوش میں آتا ہے خون دل میرا
کہ رنگ پان نے تیرے سوں کام کار سجن

زکات بوسہ کر دیوے نہ کیوں نکہت کا
تیری دعا میں رہوں جو شر زیاد کار سجن

دکھن سوں ہند کے کر سیر ملک دین ڈھونڈو
نہ پایا [illegible] سجن

کیا ہووے کہ خبر لیوے آ کے صبا برہ — کہ پہنچتا ہے شب و روز انتظار سجن

تجھ لب یاقوت سوں لیوے قیمت بس سجن — غیرت ہی خوناب دلمیں شرم سوں لعل یمن
جس کے انکھیوں میں ہے جلوہ تجھ گل رخسار کا — کیوں رہے مشتاق گل کا کیوں کرے سیر چمن
جب خیاباں سوں گذرتے ہو خرام ناز سوں — پوجتے ہیں نقش پا کوں قمری و سرو و سمن
کیا خبر تجھ کوں کہ تیری درس کے مشتاق کوں — تجھ تغافل سوں ہے ہر دم سال از درد و محن
بسکہ تجھ برہا کے آتش سوں نفس ہے شعلہ خیز — تا سحر مجھ آہ سوں روشن ہے شمع انجمن
ہے بلا گرداں چو شانہ تیری زلف و خال کا — جب سیں مجھ دل نے کیا ہے تیری کاکل بیچ وطن
ہے شہیداں کوں درس کا شوق از بس رات و دن — واز جوں تصویر ہیں انکھیاں بچاریں در کفن
جب سوں خط نے ہالہ باندھا ہے چندر سے مکھ اوپر — خانہ آئینہ سوں نکلا ہے کم میرا سجن
عشق کے مے کا پیا ہے جس کوں چسکا در جہاں — بے مے و معشوق اس کوں زندہ گننے ہے کٹھن
کاش میخانہ کے در پر تن میرا ہووے غبار — رات و دن تا ساقی مہرو کے دل پوجے چرن
مانتے ہیں پیر کر پیر مغاں کوں صبا برا — پوجتے ہیں مے پرستاں ہے ہمارا ایک سجن

سن کے موہن سوں خوش جواب سخن — دل ہوا میرا کامیاب سخن
اہل معنی پسند کرتے ہیں — تازہ مضمون و انتخاب سخن
خوش ہووے نغمہ ہائے رنگین سوں — مست ہر اک کہ کھینچے رباب سخن

فیض [illegible] رشتہ علم کمال — ہر کہ از صدق بوجھی باب سخن

[illegible] — [illegible] دل سے زراب و ناب سخن

نئے مضمون سوں خوش کہوں خاطر — کرلی شوخ بیلے جا ب [illegible]

کیا عجب ہے کہ کوسوار کری — وہ سخندان در خوشاب سخن

شعر سن کے خوش ہوو موہن — کھولوں گر عشق کے کتاب سخن

ستر کو ملکو ہووی ظاہر — صابر اگر اٹھی نقاب سخن

ہو

حسن چرن ہی سر رخان کے صف میں توں ای سیمتن — سیمتن دیکھی نہ دیکھا جگ میں تجہ سامنے ہرن

گلبدن خط غلامی تجہ کوں دیتے ہیں زشوق — ہشوق سوں تیر بکہار دیکہ جگ کے گلبدن

کہول کے زلف شکن مہک پر نکر آشفتہ دل — دل ہزاران صید ہیں تجہ زلف میں در ہر شکن

درد و محنت کب تلک کہینچین گے ہیں عاشقان — عاشقان پر مت روا رکہ محنت و درد و محن

تجہ چرن بوسے کی ہی صابر کوں ندہ آرزو — آرزو بر لا کر آیک شوق سوں بوجی چرن

ہو

جہورا ہی جب سوں زلف کا دل نے شکن شکن — آشفتہ رت دل ہی زشوق وطن وطن

یا یا نہ چاند مکہ کے مثل بار کا دلربا — سب چند و سہند دیکہ کے ڈہونڈا دکہن دکہن

کہو نکہت اتہا کے جب سین دکہا یا ہی چمن — روشن ہیں عاشقان کے جو در ہیں نین نین

گر ہسر و خوش خرام کے شیدای فاختہ — کوکو پکارتی ہی کہ پہر پہر چمن چمن

تجہ غنچہ لب کے غنچہ کری گر برابری
اس کا کری نسیم پر از خندہ دہن دہن

دی دی شکنجے زلف کوں باد صبا کے ہات
یوں مت لتاونا فۂ مشک ختن ختن

اس سن کے وصف تجہ لب یاقوت کا شرم
خوناب دلمیں غرق ہی لعل یمن یمن

گر حسن کے زکات نکالے نظارہ
ہیں مستحق ہوں ای شہ خوباں بمن

آہو کوں میں سنا ہوں کہ لاتے ہیں دام میں
مجہ کلمیں کیوں نہ زلف کے ڈالو رسن رسن

تیری شب فراق میں شوق وصال سوں
عاشق کہینچتے ہیں بر دیکے آہ اگن

پہنچی ہی جس شہید کوں تجہ راہ کا غبار
خوشبو ہی اس کا خاک شفا سوں کفن کفن

صد بار کے آرزو ہی کہ از شوق رات و دن
رہوی تیرے حضور میں پوجی چرن چرن

ہو

مت چھپا مکہ اکہو نکہت میں از نگاہ عاشقاں
خوش نہیں ہی تو پنہاں یا دل میں ماہ عاشقاں

خوبرویاں کے تجہی دی ہی خدا نے سلطنت
نوبت پایل بجاوے جا براہ عاشقاں

من ہرن کے مہربانی سوں ہوا معلوم آج
خوب رویاں کے میاں ہی عز و جاہ عاشقاں

آئینہ دیکہن سوں ہوتا ہی ہرن کا دل از شوق
جلوۂ زلف و رخ زرین کلاہ عاشقاں

اشک کے گوہر کا خزینہ دیدہ کرتا ہی نثار
جوں گذرتا ہی نظر آئے سوں شاہ عاشقاں

عشق کا پرتو پڑا ہی جب سوں دلمیں شوق سوں
ہی جو آئینہ منور جلوہ گاہ عاشقاں

عشق کے دولت سوں خوش دل ہیں بملک کیے
بوریا ہی تخت و افسر ہے کلاہ عاشقاں

دردمندان کا گذرتا نہ ہو سنگ بتر
جا نمن خانی نرد از درد واد عاشقاں

زلف میں گر گہر کرا یہ ل سجن کان تیں — کہیو از آشفتہ ہے از پنہان خانہ
کیا عجب ہے صلح کا پیغام بھیجی جگ جو — ہجر ہے قاصد کہی کر داستان خون شد
کون سا وہ دن ہووے صابر کہ ہو نکہت کہو لا — چاند مکھ ہنس ہنس دکھا وے قدر دان عشاق

چندر مکھ پیے ودر شکل کا ہے جو کچھ ہو یہ پہان — ز جلوہ گاہ تماشا ہے اس کون جید پہان
دو وقت دیکھ میخ نہ ہے زیارت کر — کہ قفل نشہ کوثر کے ہر کلید پہان
اٹھے کا سوز جنہ امخ و شہید ا ہمین — جو کوئی آج ہو دل سرخ رو سفید پہان
کفن میں اس کے نظر مجھی درس کارن — براہ عشق ہوا دل ربا جو شہید پہان
ہمیشہ مست ہے پیر مغاں کے رحمت سیں — شراب عشق کے جس کوں زخم رسید پہان
ہمای وقت ہوا بیخودی کے جذبہ سوں — جو راہ عشق کے طی کر زخود برید پہان
وہاں و صبا ای سو ہودی کا مشاہدان صابر — شب فراق میں کر دل جفا کشید پہان

منہ ہرن جب سوں رقیباں پر ہوا ہے مہربان — عاشقاں کے دل کے اوپر لگتے ہیں غیرت کے سنان
ای صبا تجہ کوں خم زلف پریشاں کے قسم — کانو میں کہیو سجن کے قصہ آشفتہ کان
عشق بازاں بوجھتے ہیں قدر ہجر و وصل کوں — جس میں رہتے ہیں کہ غمگین گاہ شادمان
جوں زلیخا نقد دل در در بہا میں درس کے — ہو رہی مشتاق کہو نکہت کے جھلک کے عاشقاں
آج شاید گلبدن آتا ہے گل کے سر کوں — کہ شگوفہ شاخ میں بر تر ہے در گلستان

نہ چھند دیکھتی ہیں نے سنا نور بادہ میں
کہ ہیں تجھ وصل کی شب ہا میں درس کی بی نگہ میں
کیا ہو دل کبھی نور نظر بخشے کر صفا نے
رکھیں ہیں تیری دیکھن کوں جو درِ سقائی انکھیاں

دکھا مت اے کیسے کوں جانمن کاجل بھری انکھیاں
کہ چشم زخم سوں رہو ہیں اماں میں منہ بھری انکھیاں
نہ ہوں کیوں تیری جادو نگہ کے بند میں عاشق
کہ پھرتے ہیں نظر کر فسوں ساحر انکھیاں
عجب کیا ہے کہ ہوتے سامری سنا کر غمزہ کے
نظر پھر دیکھتے تیری اگر افسوں بھری انکھیاں
دلاں کے ملک کے تسخیر کوں یکتو کافی ہے
چھڑا دیں مت مژہ کی فوج سوں غارت گری انکھیاں
اپس کا بی بہا دل عشق بازاں نذر کرتی ہیں
تیری جوہر شناسی دیکھ دو منہ کی جوہری انکھیاں
سنانے تیری آنے کی خبر جس دن سوں قاصد نے
خدا کیسوں امید دن سوں کھلے ہیں تو میری انکھیاں
کہاں تک ناز سوں غمزے سوں دل محروم رکھتا ہے
کبھی کبھو نکہت الفت کی ہنس دکھا منہ پر دری انکھیاں
ہوا ہے صابر مستانہ بیخود آج اے ساقی
زمستے دیکھ سرشاری تیری رس بھری انکھیاں

دکھا ہے دل کے انکھیاں سوں جھنوں نے جلوۂ جاناں
جو آئینہ کبھی ہیں محو از شوق کبھی حیران
کیا صد مرتبہ دل کوں نجا زلفاں کے پھندے میں
کہ ہو دل کا کبھی آشفتہ کا ہے سیدی سا ان
نجانوں چنچلاہٹ اس نے کس چنچل سوں سیکھی ہے
کہ دل گھوارہ ہوتا ہے خیالش دیکھ جھرجاں
جو آئینہ تجلا سوں ہو دل چشم و دل روشن
نہ دکھا اور چند مہکہ آپنا کر خم و خوباں
مبارکباد دیتے ہیں میرا کلام کوں مہرویاں
ہجوم سنبلستاں دیکھ کر خوش خط ریحان

نہ کیا یاد اغ اپنا عشق کا جز آہ جس گل نے
رکھا گلشن نے اس کا نام عشاقاں نے نافرمان

مگر شور و فغاں سن شمع بی پروا کوں بہاوی
کہ ملتا ہے جگر مشتاق کا در آتش ہجران

اپس کے پاس دو پروانوں ہمنشیں دو نوں کوں دیا
جھنجھا شمع پر از شوق جب کرتا ہے جان قربان

سخن میرے سوں صاحب طبع خوش ہوتا ہے مجلس میں
کہایا ہوں جگت میں جب سوں مداح شہ مردان

بسایا خانہ آئینہ مجہ دل کا تجلا سیں
ہوویگا اس چاند سے مہکنے کھو نکہت کا خانہ آبادان

رہا ہے عشق میرے دل سوں جوں سیماب و آئینہ
مبارک باد مجہ کوں کیوں نہ دیوں تجے ملنے سے گلبن

شگفتہ ہے نظر جوں لالہ داغ عشق سوں یار
ہوا ہے جلوہ گر انکھیوں میں جب سے وہ گل خندان

نو گل رخسار سوں ہے تازہ باغ بزم حسن
کیوں نہ سنبل سوں ہے خوشبو دماغ بزم حسن

لالہ رو باد کا جگر ہے رشک سوں جل بل انگار
دیکھ غنچے کے بغل میں خال داغ بزم حسن

آتش نہیں ہے زلف کے آشفتہ گل رخسار پر
ہے بنفشہ زار میں دود چراغ بزم حسن

کیوں نہ رہوں مست انکھیاں آج اس ہشیار کے
نازکی خلوت میں بھی ہے ایاغ بزم حسن

مست ہر یک رہ گئی کھو نکہت کوں اتھا دو صابر
یاد ہے درس سوں میرے انکھیاں دماغ بزم حسن

اٹھا و چاند مکہ جوں نقاب [illegible]
شمع ہو آب [illegible] کا کھو تاب بزم حسن

[illegible]
[illegible] بزم حسن

[illegible] وقت
[illegible] بزم حسن

ای صبا گل سوں پرت نہ ہو گیا ہووے اگر
بوئے خوش لاوے ز زلف مشکناب بزم حسن

نین ساقی کے دیکھن جس وقت سوں سرشار دور
رات و دن ہوئے مست از شوق شراب بزم حسن

سنبل تر کیوں نہ خوشبو عاشقاں کا دل کتی
از گل خورشید پاوے ہے گلاب بزم حسن

تازہ و خوش در بہار عشق رہو صابرا
جس کا دل جوبن خیال ہووے کامیاب بزم حسن

کبو نکہت کا دیکھ تجلا بہار آتش حسن
کھلا ہے دل میں میرے لالہ زار آتش حسن

ہوئے ز شوق جو پروانہ جلکے شمع خموش
جو بیحجاب ہوئے مہ عذار آتش حسن

نگاہ شوخ کے جس برق کر کری جلوہ
سپند وار جلے جان نثار آتش حسن

دوبارہ موسی عمران خیال طور کرے
جو دیکھے نور تجلا سوں نار آتش حسن

اٹھی ہے موج سمندر سوں آتش بیدود
پڑا ہے اس کے جگر میں شرار آتش حسن

نہ خط ہے ہالہ صفت اس چہرے سے مکہ اوپر
ز دود سنبل تر ہے حصار آتش حسن

بنفشہ رنگ نہ ریحان ہے برگ گل خورشید
ز جوش دود دلاں ہے بخار آتش حسن

جو شمع کیوں نہ ہووے صابرا جگر روشن
کہ دل پتنگ ہے در شعلہ زار آتش حسن

ای مہ رخاں جو نکہت کوں ابتلا کے دہر گرد
درس گلاں دار بہمن پر کرم گرد

کر جلوہ عاشقاں کے نظر میں ز گلعذار
در چشم و دل نظارہ بہار ارم کرد

مشتاق پاکباز ہے انکھیاں سوں کر حجاب
کس نے کہا رقیب بہ محرم کرد

ابرو دیکھ کے قبلہ تیرا سودی مجھ
عاشق کا دل زجلوہ بیت الحرم کرو

تا کے ذرین یہ وعدہ سوں دل کیے کرو کیا
خوش دل ہو ور کر وعدہ وفا از کرم کرو

ندن ہے آرزو کہ جفا چھوڑو جور تیوں
مہر و وفا سوں سخن دل اپنا نرم کرو

کب لگ رہیں فراق میں تر چشم و دل بخون
مجھ پر نہیں جو رحم بچشم ترم کرو

صابر کا دل مدام محبت سوں رام ہے
تم اس کے چشم و دل سوں مبادا کہ رم کرو

ہو چشم و دل کے نور نین میں بسا کرو
کس نے کہا کہ دور نظر سوں رہا کرو

دل دردناک و دیدہ درس کا ہے بیقرار
کہو نکہت الت کے مہک کوں دکھا کر دوا کرو

آشفتہ کے یہ تاب نہیں میری دل کے تیں
لٹ زلف کے نہ چھوڑو کیسے کا کہا کرو

کب لگ کرو کے جور و جفا عشق باز کو
کاہے میاں سوں مہر کرو کہ وفا کرو

ندن کا روہت نا ہوں نہ ملنا نہ آونا
لائق نہیں تمہاری نصیحت سنا کرو

نرگس ہے شوخ چشم مبادا نظر لگے
گلشن میں اس کوں مہک دکھا و حیا کرو

ہمت شاد حسن و صابر مشتاق ہے گدا
درس سوں کچھ زکات ہو نکہت کی دیا کرو

ای مہ دماں کہو نکہت کے جھلک پر نظر کرو
نظارہ محو جلوہ و دل تجربہ کرو

ترجا دیے ہور ادھر ہو در بخود اس کے سیتی
ملنے کے شوق کوں زکشش راہبر کرو

بے جست و جو نہ ہاتھ لگی منہ کے آرزو
ذوق ہے بیت دا فنا کے سفر کرو

اگر جوہری ہوا اہلِ طریقت سے خبردار — مجھ چشم سے [illegible] تجھ کو منہ ہر کرد

تا زندہ رہو عشق کے مرشد سوں دم حیات — میخانہ سے طالب نہ مسیحا گذر کرد

دنیا کے فکر و طولِ عمل کا نہیں شمار — بہتر کہ کار و بار جہاں مختصر کرد

صابر شرابی بر درِ میخانہ آج مست — جا محتسب کوں میرے طرف سوں خبر کرد

اے عاشقاں سجن کے گلی میں وطن کرد — روشن غبارِ خاک چہرہ سوں نین کرد

دل کوں ز داغِ عشق رکھو تازہ ہر بہار — گر سیر لالہ و گل و سرو و سمن کرد

جوں بوی گل گلی سوں رہو لگ کے رات دن — ہر گہ نظر تو بر رخ گلپیرہن کرد

اس شمع رو کے عشق میں سلگا کے بند بند — جان کوں پتنگ و نور فشاں تن میں مو کرد

گر کرکے یاد اس نگہِ چشم شوخ کوں — آزاد کر غزال [illegible] کرد

اس زلفِ مشکناب کے لٹ کے خیال میں — لوہو میں غرق نافۂ مشکِ ختن کرد

سو بے بقا ز دار فنا کر سفر عزیز — خاکِ شفا سوں میرا معطر کفن کرد

کبھو نکہت کوں دیکھ میرے نظر سوں چشم سوں — روشن نگاہِ دل ز رخ مہ جبین کرد

صابر کے غرض ہے گہرائی بات کا خیال — جنت ایس کے مہر سوں بیت الحزن کرد

دل کے انکھیاں سوں نگہ بر گل رخسار کرد — خوش گلوں سوں نظر سنبل گلزار کرد

عشق سوں عمر کے لذت ہر ہوا مجھ معلوم — زندہ کے تازہ ز ذوقِ رخ دلدار کرد

دیکھ اپنے مصحف ماہ رخاں کا درس
دیدۂ روشن چو دل از جلوۂ دیدار کرو

خیرہ کر ہووے نظر دیکھ کہو نکہت کا ہر تو
دل کے درپن سوں تماشا رخ یار کرو

شوق کر ہووے کدھا کہو مژۂ مستے عشق
دل کبھی از یاد مغاں بیخود و سرشار کرو

سرمۂ خاک شفا چشم کوں کر خواہش ہے
چند روزی دل اشتاق کوں بیمار کرو

عشق کے بیخبری تحفہ رکھی ہے لذت
عقل دہرتے ہوا کر دل کوں خبردار کرو

رات کذری و ہوا آروز و چلا قافلا لاد
خواب غفلت کے تی کہیں آپ کوں بیدار کرو

شمع رخسار سوں کر شوق ہی ہنس ہنس کے جلو
دل چو پروانہ جلا عشق میں انکار کرو

تا خزانی میں شہنشاہ کے مقبول پڑی
دُر نیساں کے طرح اشک کوں شہوار کرو

گزر کہو عشق کے رہ بیچ قدم جبن نسا بر
جذبۂ شوق و کشش رہبر و رہدار کرو

ہو

دوستاں مجھ دل دیوانہ کے تدبیر کرو
زلف کے لٹ سوں جکڑ تار کے زنجیر کرو

جیں بن درس نہیں لکھنے کر محوزِ شوق
چشم حیرت زدہ پر شوخ کے تصویر کرو

ای صبا زلف میں کر شانہ کری مہ رو کے
کانوں میں مری پریشانی کے تقریر کرو

آیۂ مصحف رخسار کوں پھر زیر و زبر
دل اوپر نوخط یاقوت کے تحریر کرو

نشۂ عشق کے کر چاہو کہ پاؤ لذت
میکشاں مرشد اسرار دمغاں پیر کرو

غرق ہی نے کے [illegible] موج نفس ہے جو حباب
دم غنیمت ہے سے عشق سوں تعمیر کرو

شوق [illegible] ہووے [illegible] قلب جو
پیر و مرشد کے نکہ مہر کے اکسیر کرو

خوبرویاں کوں کہو منگ دل شتاب — لشکر خط سوں کبھی آئی کے تسخیر کرو
نقد دل لے برسر راہ کہو اپنی حساب — ناوک ناز سوں گر شوق ہی نخچیر کرو

ذوق گر ہووے کہ مشتاق کا دن شام کرو — یک اوپر زلف چہرا کفر میں اسلام کرو
تم کوں شوخی کے تغافل کی قسم ہے گر کبھی — چھوڑ وحشت کوں دل اہل وفا رام کرو
نظر بد سوں رہو حق کے امانیں شب و روز — حسن کے خیر اگر جلوۂ انعام کرو
گر کہو شوق کہ بی بادہ رہیں عاشق مست — غمزۂ ساقی و نکہ شیشہ ادا جام کرو
خط غلامی کا دیویں شہ و گدا خوش ہو ہو — دان درس کا کہو نکہت کہول کر عام کرو
ہے مری چشم کے خسخانے میں خوش آب و ہوا — رات کوں دل کوں کبھی آئی کے آرام کرو
شوق گر ہووے کہ مشتاق کا دل کر کر صید — اپنے فرمان میں رکھو زلف کمند دام کرو
کب تلک ہجر کی محنت میں رہے صابر زار — کبھی آنے کا کبھی صلح کا پیغام کرو

لطف ہے لطف کہ ہجر المعودہ یاد کرو — خط سوں پیغام سوں خاطر خوش و دل شاد کرو
لطف ہے لطف کہ مشتاق کے کلبہ تعطف — جلوہ خوش سوں خرام قد شمشاد کرو
لطف ہے لطف کہ اس غنچۂ خنداں کی نکات — اپنے بلبل خوش نواں کوں کبھی امداد کرو
لطف ہے لطف کہ آشفتہ دلاں کو کر صید — زلف میں باندھ رکھو کاہ و کہ آزاد کرو
لطف ہے لطف کہ دلدار سے امرار مغاں — بیخود بادہ کشاں کوں کبھی ارشاد کرو

سر تجن کی نسبت کی صبا بر — اگر پاتہہ سوں ہووی کامن کرو

کسر بند مہکہ او پر نگاہ کرو — مہر قربان بروی ماہ کرو
چاند مہکہ دیکہ دل کوں جنز دپن — خوش نگاہوں کا جلوہ گاہ کرو
عشق کی دور ہی اگر منزل — سر کوں کر پانو قطع راہ کرو
نور حق دیکہو در دل ظلمات — گر شبی جاگ صبح گاہ کرو
دولت عشق کی ہی گر خواہش — ترک دنیا کا عز و جاہ کرو
حل ہووین مشکلات کر سجدہ — بر در شاہ دین پناہ کرو
شرح غم کر سنا او ہجران کا — شوخ کوں چشم تر گواہ کرو
چاہو کر سنے ہرن کی خوشنودی — شکوہ تا مت ز درد و آہ کرو
شوق گر وصل کا ہی جن صبا — صبر ہجران مین سال و ماہ کرو

دل مہجور کوں محتاج طبیبان نکرو — عشق کے درد کی تا تاب ہی درمان نکرو
دل کوں طاقت نہیں ایما یہ اشغتہ دلاں — زلف دلدار کی صبا ہاتہہ پریشان نکرو
رنگ یاقوت کوں کہو نکہت کی تجلا سوں دیا — میرا دل نور سوں کیوں لعل بدخشان نکرو
قیمت جلوہ دیدار ہی صد جان و جہان — وعدہ دلدار کی در من دان کا ارزان نکرو
در یکدم ہو کب منظور جب ذلیل کون — اشک میری کوں جبر نکو ہر غلطان نکرو

رنگ و بو غنچہ و گل کوں جو دیا گلشن میں — دل مشتاق چرا بلبل خوشخوان نکرد
سیر گلزار کہ کرتے ہو شب و روز شفق — اپنے مجھ چشم میں کیوں دل کوں گلستان نکرد
ذرہ کوں مہر سوں روشن جو کیا نظارہ — دل چرا عشق سوں خورشید درخشان نکرد

ہو

مہک کوں کہو نکہت میں چھپایا نکرد — وقت درس کے کہرایا نکرد
عشق بازاں اگر احوال کہیں — غیر کوں راز سنایا نکرد
دل مشتاق شب ہجراں میں — آتش غم سوں جلایا نکرد
پہن پوشاک چہ گل رنگارنگ — پھر کبھی باغ میں جایا نکرد
دیکھ اغیار طرف ہر ساعت — دل محبان کا کھپایا نکرد
نظر بد سوں اگر چاہو اماں — مکھ رقیباں کوں دکھایا نکرد
مجھ نہیں تاب پریشانی کے — زلف کے لٹ کوں کھلایا نکرد
عاشق آئینہ مبادا ہووے — درس در کے رجھایا نکرد
گت پرن کے کئے مشتاق زنو — چیرہ نکدار بندھایا نکرد
دان درس کے اگر دراو زکات — صابرا اپنے کوں بھلایا نکرد

کہو نکہت میں چاند مہکہ دیہو کب لگ ایسے چھپو — ترہتی ہیں درس کوں پاکباز ان کے نین بھجو
رقیباں ساتھ ملنا سیر کرنا باغ میں جانا — نہیں لایق کہ کار دیا کے خولہ ہر سخن

صبا دا نرگس بیمار گل کے چشم بد تا کہ — نجا او ہر گھڑی گلزار میں شہلا نین سمجھو

مقیش با ہند کے نکد تہ بیتا کہر سوں مت نکلو — نہ عاشق آپ میں کن کٹ مرین کے من ہرن سمجھو

نہیں اشغنہ کے کے تاب دا ہلیہ پٹ کو — صبا کے ہاتھ مت دو حلقہ زلف شکن سمجھو

دلا نہیں عقدہ مشکل پر بیچ عشق زان کے — کرو حل منہ کے کھندی کہول کے پتہ دہن سمجھو

درس کے شوق ہی صابر مقیم کلبۂ احزان — چندر مکھ کے سوں کبھی روشن کرو بیت الحزن سمجھو

شب ہجران کا ای قاصد میرا دکھیہ یار سوں کہیو — جو شمع شعلہ ور جلتا ہے دل دلدار سوں کہیو

نہ باہچی کر میری بات تجہ یار سوں یا تغافل سوں — زبانی شرح مجھ غم کے در و دیوار سوں کہیو

نہ کہوں ہیں عاشقاں ہر ایک سوں درد و الم اپنا — طبیب مہرباں و دلبر غم خوار سوں کہیو

بہار لالہ ہی ساقی ہی مطرب ہے گل و مل ہے — تیری گلشن میں جا خالی ہے گل رخسار سوں کہیو

جو قمری تجہ خرام ناز کے مشتاق ہیں عاشق — کبھی آ جلوہ دکھلا سرو خوش رفتار سوں کہیو

نہ پوچھے وہ گل خنداں اگر احوال عاشق کا — جو بلبل خوش نوا لے سوں گل و گلزار سوں کہیو

کیا ہووی زکات رنگ پان یکبوسہ دیوے — میری یو عرض ہنس ہنس لعل شکربار سوں کہیو

میری فریاد کدر ہے چو ناوک سنگ خارا سوں — گلی میں میرے مہ رو کے نہ آ اغیار سوں کہیو

نہیں طاقت پریشانی کے صابر کوں جند ہمکہ — نہ کھولے زلف کے لٹ کوں صبا دلدار سوں کہیو

ایدل چراغ عشق کا پروانہ ہو پروانہ ہو — جل بل بھٹی میں نیہ کے فرزانہ ہو فرزانہ ہو

طواف میکدہ رکھتا ہوں ارزو دل میں
دکھاو بادہ کشان کا دیار یا اللہ

چہ خوش کہ بوج جرل چشم و دل سو ساقی کے
کرون زعشق مغان افتخار یا اللہ

بہار عمر خزانی ہوئی ہے گلشن دہر
خزان بہار کرا زگلعذار یا اللہ

زعشق لالہ رخی دل کون یادگاری دے
کہ جو داغ دار کہا اون زیار یا اللہ

رضا کے حسب طلب ہے کہ بوسہ اس در پر
ہزار مرتبہ دون بار بار یا اللہ

سرشک چشم کہ کرتا ہی پرورش دل میں
گہر کے آب سون کر شاہوار یا اللہ

ظہو نمود کا ہون منتظر کہ کہو نکلتا کہو
دکھاوی چاند سا مکہ مہ عذار یا اللہ

بلب ہی جان گرامی زشوق قربانی
کہ ہووی نشہ کے قدم پہ نثار یا اللہ

تیری حبیب کے در کا گدا ہوں صابر ہوں
یجب وفن کے مراد ان ہزار یا اللہ

ہو

زنور عشق ہی پیدا نور حسن کے چشم و نگاہ
نہ ایلی کون جاحت خورشید ہی نہ جلوہ ماہ

کوئی سوالی ہی عقبا کا کوئی دنیا کا
نگاہ مہر ہی میری طلب زحضرت شاہ

زکات حسن کے لطف رہ مجھی دینا
کہ ہم فقیر ہوں تجہ در کا ہم ہوں دولتخواہ

شراب عشق پیو میتے میں جو رہتی ہین
جھنون کون نشہ پلاوی ہی ساقی جم جاہ

پڑا ہوں بر در میخانہ نا سوالی ہوں
کہ دیوین جرعہ می میکشان حق آگاہ

جدا کیا میری گلرو کون جس نے تو نا کر
جو لالہ ہووی جگر اس کا داغ و بخت سیاہ

جرانہ خون جگر ٹپکی چشم بلبل سین
کہ گل کے نال شب و روز خار ہی ہمراہ

ان کا

ملن کا شوق زبس رات دن ہی عاشق کون | رہی ہی محو جو تصویر چشم و دل در راہ
ہمن کون فقر کی نعمت سون سب میسر ہی | کہ بخشتا ہی مرادان دلان یک شاہنشاہ
شب وصال کی کر آوی خوش خبر صابر | رہون فراق مین دل شادمان زنالۂ آہ

ہو

کلرونی دیکہہ برد کا جب سون کیا حوالہ | انکہیان لوہو سون تر ہین دل داغ ہی جو لالہ
نی گل سنی ہی دیکہہ انی باغبان حکایت | بلبل عبث چمن مین کرتی ہی آہ و نالہ
آ غبار سا تہہ ملنا سو مجہ سن من ہرن کا | بہتا ہی بج نین سون انجہون طریق ژالہ
خدمت مین مہ رخان کی جس نی کہ عمر کاٹی | ہجران مین زہر اس کون ہی آب و ہم نوالہ
مغرور نازنینان جو اپنی حسن پر ہین | درسن دکہا سکہان کون کر بیقرار و والہ
آتی ہین دیکہنی کون خوبان چین و ماچین | تجہ چاند مکہہ کا حسن سون مشکین نوخط ہالہ
پیر مغان کی در کا ہون رات دن سلامی | میخانۂ رضا سون دی کا مئی دو سالہ
صابر کا حال پوچہی البتہ وہ چندر مکہہ | شرح فراق و غم کا ہر کہ پہری رسالہ

ہو

جن مجہ نظر سون دیکہا وہ شوخ ماہ پارہ | جون آئینہ زحیرت ہی محو یک نظارہ
انجہون قطرہ سون ڈہل ڈہل از شوق ہو در سمرن | عاشق وصال کا رن دیکہین جو استخارہ
یک مرتبہ دکہن سون ہوتی نہین تسلا | ای ماہ رو خدا را درسن دکہا دوبارہ
پہر لالہ دیکہنی کا تجہ کون نہ شوق ہوتی | از داغ عشق دیکہی مجہ دل کا کر ہزارہ

مہتاب کے نین میں داغ جگر نہ بوجھو — مجہ دل کے یادگاری ہر آہ کا شرارہ
آتش او زہد سوں ہے کر تجہ کوں خضر اہم — مستی دی تجو درس سوں خوش دل ہے بادہ خوارہ
ہووی یو ماہ و زہرہ حلقہ بگوش اپنے — موتی جری جو بہنی کانو منیں گوشوارہ
میری نظر سوں دیکھو جلوہ کری یو شرق تے — چمکی ہے چاند مکہ پر ڈہل ڈہل کے جیوں ستارہ
ای شاہ حسن دینا ہنس ہنس کے دان درسن — تجہ در اوپر پڑا ہی صابر گدا بچارہ

کہو نکہت میں جیوں تجلا تجہ ماہ رو کا دیدہ — جیوں ارسی ہے روشن اس کا نگاہ دیدہ
آیا جو کیوں نہ دیوے لالہ عذار تجہ کوں — تجہ عشق میں کہ غنچہ در خون دل طپیدہ
سنبل کے بو میں گلشن امروز ہے معطر — شاید کہ مشک چین سوں باد صبا رسیدہ
تجہ عشق کے چمن سوں حاصل ہے سرخ روئے — جوں لالہ داغ دل کا خونابہ پروریدہ
پیر مغاں کے رحمت ہر یک اس کے اوپر — از جام عشق ساقی جن دردی چشیدہ
یوسف کے کر بہا میں کو ہر دیا زلیخا — مہ رو نے عاشقاں کا ہنس ہنس کے دل خریدہ
میرا چتر چبیلا مسود ناہی صابر — ثانی جہاں میں اس کا نے دیدہ نی شنیدہ

جوں ارسی دکہاوے جس سوں درس [illegible] — جو کوئی مجہ نظر کے نور روشن زیادہ
کیوں مہر کے نظر سوں [illegible] — خورشید [illegible] جس کے ہو گیت سوں نور [illegible]
[illegible] — [illegible] غلط اگر جیسا [illegible]

زاہد نے پایا مسجد میں زہد و تقوا — در میکدہ ملا ہے رنداں کوں نشۂ بادہ

پیر مغاں نے مطلب جرعہ سوں بخش — جن صوف میکدہ کا دل میں [illegible]

خوش ہوں کہ مجہ کوں زاہد مست دیکہ کر — پیر مغاں کے در کا ہے رند و خانہ زادہ

رہ عشق کے کتہن ہے اے شوق پادری کر — ہیں رہبراں سوار ہے شما برا پیادہ

ب

دیکہ وہ زلف و خال کچہ کا کچہ — اوس کا ہے حال کچہ کا کچہ

عیش با یقے کا دم غنیمت بوجہ — کہ ہووے آج و کال کچہ کا کچہ

ہے مری غم سوں فکر میں رمال — کہ نکلتے ہے فال کچہ کا کچہ

دل ہوا ہے ادا سوں سن کے — زہر کا قیل و قال کچہ کا کچہ

عشق بازی کا جن کوں ہے چسکا — اس کا ہے کا خیال کچہ کا کچہ

چل لٹک سوں کہ در چمن ہووے — حال سرو و نہال کچہ کا کچہ

صابرا کوں جواب تلخ نہ دے — سن کے میٹھا سوال کچہ کا کچہ

ج

کبو نکہت کا جو تجہ مکھ سوں جھلکار ہوا تازہ — مشتاق کے انکھیوں کا انوار ہوا تازہ

تجہ سنبل و گل دیکہ لائے جو صبا خوشبو — جوں غنچہ زر رنگ و بو گلزار ہوا تازہ

تجہ لعل سخنداں سوں بس کے بچن شیریں — طوطی کا مٹھائے سوں گفتار ہوا تازہ

تک لعل مسیحا سوں ہنس کے دوا دینا — جس شوق سوں دل میرا بیمار ہوا تازہ

کیونکر نہ کہلیں طالع در بین کہ کہو نکہت ہے | یک جلوہ روشن سون دیدار ہوا تازہ

سر کر کے قدم دل نے جون عشق کے رہ طے کے | ہر آبلہ پا سون رفتار ہوا تازہ

کیوں سیر سون شیرین کے انکہیاں نہو پر خون | فرہاد کے لوہو سین کہسار ہوا تازہ

میخانہ کے دراو پر صابر کے خبر تو ہو | ساقی کے محبت سون سرشار ہوا تازہ

ہی تجہ نگاہ شوخ کا میخانہ آئینہ | ہی گاہ محو و گاہ ہی مستانہ آئینہ

رہتا ہی مست ماہ رخان کے خیال سون | دیوے ہی جسکون جلوہ پیمانہ آئینہ

جب سین ہوا ہی چاند سا مکہ دیکہ سرفراز | روشن ہی چشم و دل ہی یکر یگانہ آئینہ

دیکھا ہی کس کے زلف کا لٹ کا کہ رات دن | آشفتہ گاہ و گاہ ہی دیوانہ آئینہ

گر مجہ نظر سون شمع رخ یار دیکہ تا | ہوتا نگاہ شوق سون پروانہ آئینہ

پر نور ہی ز جلوہ دیدار چشم و دل | ہو مہ رخان کے شکل سون ہمخانہ آئینہ

کیوں آبرو نہ پاوی سجن پاس صابرا | کرتا ہی درس دیکہ کے شکرانہ آئینہ

ہو

ہووی ہی بو قلمون نو بہار آئینہ | قبا ہی سرخ ملکہ کے عذار آئینہ

کہو نکہت الٹ کے چند مکہ نہ دیو گرد سن | نجاوی دیدہ و دل سون غبار آئینہ

نظر ہی نور تجلا سون روشنی افزون | ز جلوہ دیکہ رخ مہ عذار آئینہ

جرانہ کیسہ ہو دین اسکے زلف ہی دل | کری جو ناز و ادا سون شکار آئینہ

ہوا ہی

ہوا ہی جب سوں جبین مکھ نگار سوں اوجہل — ہر سو درس کی گدا ہو کر آئینہ
دکھاوے جلوہ اگر مجھ کوں نگار سینے کا — کروں ہزار پر پرو نثار آئینہ
نہ کھولوں چشم و نظر مہر و ماہ پہ ہرگز — نین کے جوت ہووے گر نگار آئینہ
درس نہ یہ دکھاوے کبھی جھلکے اپنے صفا کوں — کہ تجھ مکھ نکہت کی جھلک کوں ہے یار آئینہ

ــ

کیوں نہ تجھ درس کا مشتاق رہے آئینہ — کہ تری مکھ کے تجلا سوں ہے روشن سینہ
ناز سوں جلوے سوں خوباں کوں کرشمہ سوں جہاں — سرخ پوشاک او پرہن کے خوش زرینہ
بس کہ تجھ درس کا ہے شوق میرے انکھیاں کوں — محو تصویر صفت ہیں زشب دوشینہ
کیوں کہو نکہت ہیچ چھپائی ہو چند مکھ کو — عہد و نگار فراموش کر انا شینہ
ساقیا بادہ کت نمنی ہے تیرا خالے جا — کیا ہوری زندہ کری آکے شب آدینہ
خوش ہیں کر افسر زریں سوں شہاں در عالم — تاج ہے فقر میں مجھ کوں کلہ پشمینہ
آتش رشک سوں جیوں لالہ جگر ہو و داغ — جو کہی تجھ کل خورشید کا دل میں کینہ
مہر سوں داں درس بخش چند مکھ کی زکات — ہوں ترا صابر و ہم مستحق دیرینہ

ــیہ

دل ہے تجھ عشق سوں کہ عاقل و کہ دیوانہ — غم ترا مونس جان درد ترا ہم خانہ
جس کوں تجھ برہ کی آتش کی لگی دوں دہن — ہے کبھی شعلہ کبھی شمع کبھی پروانہ
تجھ خم زلف میں مجھ دل کا ہوا جیوں وطن — ہے کبھی قبلہ کبھی جنگ و جدل با شانہ

جس عہد میں تجہ شوق سوں ساقی نے دیا جام شراب
بی کبہی مست و کبہی مجہ کو کبہی مستانہ

گل جو انکہیاں میں سوا انجہو نیر ڈہلا حسن الود
تہا کبہی لعل بدخشان و کبہی دردانہ

خال تجہ رخ پار ریحان میں دیکہا جس نے کہا
یا بنفشہ کا کہلا پہول ہی یا بہ دانہ

جب سوں مجہ دل نے لیا بادہ کش لب کا مشرب
جہاڑتا ہی زمژہ خاک در میخانہ

سر سوں جو قطع کری عشق کے رہ راہرواں
اس کوں کہتے ہیں بکولے کے نمط فرزانہ

نیند انکہیاں میں الجہے نا سبہی رکون مبتہی
گر میری عشق کا ہر رات سنے افسانہ

صابر اشوق ہی تا محو رہیں جوں درپن
دیکہہ کہو نکہت کے تجلا میں رخ جانانہ

ہو

مجہ دل نے کیا جب سیں تیری زلف میں خانہ
ابا د صبا دست دکری بیان سی جو شانہ

گر نور نظر ہوکے مجہ انکہیاں میں سماوے
وار دوں تیرا اوپر زدل در دید خزانہ

صد بار کہا دل کوں نجا زلف میں ہرگز
ہو دیکہا پریشان کہ دیکہ صید دو دانہ

سن سیں کے نوا قفس میں آوے بلبل مشتاق
جوں مطرب خوشخوان کری آغاز ترانہ

جلبا کے ہو دی شمع دیپنکا جگر انکار
گر دیکہی میری عشق کے آتش کا زبانہ

در مدرسہ ہی زاہد بتخانہ میں برہمن
ہر یک سی ہی تیرا عشق میں خوش خانہ بخانہ

انکہیاں کی فدا ہوں کہ فدا کرنے تجہ اوپر
دبوی ہی کبہی لعل و کبہی دریکانہ

تجہ عشق سوں گر تازہ نہیں دل کا ہزارہ
انکہیاں میں شکفتہ ہی جرا داغ نشانہ

دو شام میں خورشید نہیں دیکہا کسو نے
زانا نہیں کیا رنگ کے نکو غمزہ و بہانہ

ی ۱۱

ہی یاد جو تجھ بن نے کہا داں درس دی　　فرمایا تبسم سوں میاں سوں کہ چرا نہ

چندر مکھ سوں کبھی گھونگٹ اٹھا آہستہ آہستہ　　خدا کے نور کا جلوہ دکھا آہستہ آہستہ
مسیحا بے بجز جو زندہ دل رکھتے ہیں عاشق کوں　　لب جاں بخش سوں ہنس ہنس سنا آہستہ آہستہ
نکر آزردہ خاطر پاکبازاں کوں مروت کر دم　　اگر روٹھیں کلی لگ لگ منا آہستہ آہستہ
شہیداں تجھ درس کوں جاں بلب ہیں چشم در رہ ہیں　　دکھا درس کہ جاں ہو ویں فدا آہستہ آہستہ
جو آئینہ اگر دیکھیں تجلا تجھ چندر مکھ کا　　کہو نکہت کے ہو رہیں شاہاں گدا آہستہ آہستہ
نہیں طاقت پریشانی کے مجھ دل کوں خم کا کل　　صبا تا ہووے نہ دے صبح دم سا آہستہ آہستہ
تبسم میں تیری درمان درد عشق بازاں ہے　　مسیحی خصلتاں سوں دے شفا آہستہ آہستہ
ہوا ہے شہ تو نام طلعتاں کا ملک خوبی میں　　زکات حسن دے مجھ کوں بلا آہستہ آہستہ
غرور حسن کر رخصت نہ دیوے زن کوں آئی کے　　جو نور چشم شب یا دلیں آ آہستہ آہستہ
خیال زلف نا کہیں ہو جگر دستا ہے صابر کا　　مجھے منتر کبھی آ کے سکھا آہستہ آہستہ

چندر مکھ سوں اٹھا ہنس نقاب آہستہ آہستہ　　جلا پروانے کر شمع آب آہستہ آہستہ
جواب تلخ راحت بخش ہے تجھ لعل شیریں کا　　کبھی مجھ ضعف کوں دے گلاب آہستہ آہستہ
عرق ہے معجزہ پرور تیری لعل مسیحا پر　　کہ دکھلاوے ہے آتش بیچ آب آہستہ آہستہ
بچن تجھ تلخ آئینہ کیا بہانے ہیں مجھ دل کوں　　سنا مسکا کے از ناز عتاب آہستہ آہستہ

صبا ہی عید و مردم منتظر تا ماہ نو دیکہیں — ہلال ابرو کوں دہند انتخاب آہستہ آہستہ

کبہی زلفاں الٹ کے مکہ دکہا کے دید روشن کر — کہ نکلی ہے گہٹا سوں آفتاب آہستہ آہستہ

مجہی کو خدمت میخانہ پیر میکدے دیوی — زمستی غوطہ کہا اوں در شراب آہستہ آہستہ

سجن کے عشق کے بازار میں تہما کے ہیں جن ہند — کری ہی ترک جب شیخ و شاب آہستہ آہستہ

شکایت ہے مجہے باد صبا کوں شانہ سوں صبا — کہ دیتے ہیں خم کاکل کوں تاب آہستہ آہستہ

هو

چمن میں حسن کے ای گلعذار آہستہ آہستہ — بنفشہ کے کہلی ہیں نو بہار آہستہ آہستہ

کمند زلف تیری کے پڑی ہے دہوم خوباں میں — کہ کرتے ہیں دل عاشق شکار آہستہ آہستہ

صبا کے ہاتہ مت دے کاکل مشکیں سرت کردم — کہ لیجاوے کے بوئے مشکبار آہستہ آہستہ

چمن میں شوق کر ہو دے کہ گلدستہ رکہی سر پر — شگوفہ وار تجہ پر شاخسار آہستہ آہستہ

جنوں کے راہ کا کر ذوق ہے مجنوں صفت لیلی — بچشم آبلہ کر دیکہ خار آہستہ آہستہ

بدل کا جوش ہے شاید نکالا آوے ہے انکہیاں میں — کہ ڈہلتا ہے انجہو بہر نثار آہستہ آہستہ

قیامت تک رہے محو تماشا چشم مشتاقاں — دکہاوے گر چندر سا مکہ نگار آہستہ آہستہ

کہاں تک خوبرویاں لاف مارے بزم خوبی میں — کراں کوں مکہ دکہا کے شرمسار آہستہ آہستہ

ہوا آشفتہ جب سوں فقر کے دولت میں صابر — دیا حق نے مجہے عز و وقار آہستہ آہستہ

پتنگ و شمع کے سن سن لگن آہستہ آہستہ — پری ہے عشق کے [illegible] میں اگن آہستہ آہستہ

کدا یا نمین مشرف پا اون در کاں دلہا منہ ہونے
کہ بو نکہت اتنا ہی کر دیوی ہمن آہستہ آہستہ

نہ کر محرم نسیم صبحدم کون زلف پیچک میں
نہ کہلوا نافہ مشک ختن آہستہ آہستہ

ہری تجہ عشق کے داغ محبت سون انکہیاں میں
کہلا جیون لالہ مجہ دل کا چمن آہستہ آہستہ

سنا ہوں آہوان کون رام کر پہندے میں لاتے ہو
نہ باندہو کیون نہ مجہ کلمین رسن آہستہ آہستہ

یمن میں تجہ لبان تو سکے تعریف سن سکے
چہپی ہی سنگ میں لعل یمن آہستہ آہستہ

شہیدان منتظر تجہ رہ مین ہین دل کون سا ہو کر
کہ دیکہین مہکہ تیرا اپت بت کفن آہستہ آہستہ

خم کا کل کے بیچ میں کیا آرام جس دل نے
بسارا اس نے خاطر سون وطن آہستہ آہستہ

زنار زلف کر دیوی صنم زنار رای صابر
ہووی دل عاشقان کا برہمن آہستہ آہستہ

ھو

پریشان کرکے زلف مشکفام آہستہ آہستہ
نکر مہکر اجپا کی صبح شام آہستہ آہستہ

نہ دو مست سون سرشار رکہہ دل غنچہ زان کی
کہ مے مینا سون آتی ہی بجام آہستہ آہستہ

کیا شکر ہمکہ یا وی زندگی تصویر کے طوطے
سنے تجہ لب سون کر معجز کلام آہستہ آہستہ

زاہد نزہد سون مسجد میں کر مشہور ہر زاہد
نکالا رند نے مستی میں نام آہستہ آہستہ

کشش کے شوق سون پہنچی حرم بوسے کون مرشد
رکہا جو عشق کے رہ بیچ کام آہستہ آہستہ

نہیں شنیدہ کر خانہ زاد اس شاہ خوبان کا
چرا ملتے ہین مہکہ در پر مدام آہستہ آہستہ

کری کر جلوہ وہ محراب ابرو در نظر آکی
مے مسجد سون بیت الحرام آہستہ آہستہ

الٰہی صید کرنے کا نہیں شوق کیو مہکہ کو
خم کا کل کہلاو زنجیر دام آہستہ آہستہ

موسی طریق پردۂ قدرت سے نور | کا ہی ظہور گاہ تجلای طور دیکھ
خورشید وہ جے چاک گریباں کوں بوسہ دے | نکلا ہی آستین سوں تم کا شعور دیکھ
گر ہووی تجھ سخن سوں مشرف جو آب | دل ہر یا در کوہ پوچھی ز نزدیک و دور دیکھ
تجھ بن انجھوں کے بحر میں جاتے ہیں ڈوب ڈوب | نیتے نین کے مردم آبی کا پور دیکھ
تجھ شیشۂ نگاہ سے گردش سوں پیے شراب | دل مست ہی ز نشۂ سرشار چور دیکھ
رہتا ہوں تجھ جناب سیں ہر چند دور تر | ملنے کا شوق موں سوں دل در حضور دیکھ
ہی صبح و شام عشق کے آتش میں صابر | پروانۂ دل کہ شمع رخاں کا بخور دیکھ

یہ دل درس کے شوق رن کہونکہت میں نال دیکھ | تحریر خط سبز میں مصحف جمال دیکھ
جس باغ میں چلی ہی لٹک سوں وہ خوشخرام | کبک دری تصدق و گل پایمال دیکھ
جوں لالہ سرخ رو ہی خزان و بہار میں | دل تیری داغ عشق سوں من کا نہال دیکھ
بھولا ہی عشق سرو کا قمری نے باغ میں | تجھ قد کا نونہال و نزاکت سے چال دیکھ
ہر ماہ نو سلام کوں نکلی سبب ماہ نو | چرخ فلک اوپر تری ابرو ہلال دیکھ
عاشق نہیں ہی کہ مہ و خورشید تجھ اوپر | چلتا ہی سایہ ہو ہو چرا تیری نال دیکھ
ہر رات تا صباح پریشاں ہی ہر دل | سینے میں تیری زلف کے آشفتہ بال دیکھ
گر گلشن ایس کے شہیداں کا چاک چاک | انکھیاں کوں تجھ و چہرہ بجو نابہ لال دیکھ
تجھ سا نہ خضر نہ مسیحا کے ہر پلک | تجھ بن ہی ہر پلک مہ و ہر ماہ سال دیکھ

جس دن سوں دل ہوا ہے تری زلف میں اسیر
آشفتہ گاہ و گاہ پریشان حال دیکھ

تجھ لعل سوں خواہش دل چشمۂ حیات
آتش سوں آب میں طلب ہو خیال دیکھ

دن رات لگ رہا ہے گل آفتاب سوں
خط کے بنفشہ زار میں ہمتلون خال دیکھ

یک جلوے سوں کیا ہے دو عالم کوں پرزنب
چندر مکھی کے حسن کا جاہ و جلال دیکھ

جوں آفتاب خیرہ مبادا ہوویں نظر
کیونکر سکے اب تاب کوں [illegible]

انکھیاں میں آ کے گلشن دل کا بہار دیکھ
جوں لالہ مردمان کا جگر داغدار دیکھ

ظاہر کا دیکھ نقش گل آرسی نہ بھول
باطن کا رنگ و رونق آئینہ دار دیکھ

یک رنگ قدرت سوں بنایا ہزار رنگ
ہر رنگ بیچ صنعت پروردگار دیکھ

گلشن کا چار دن ہے تماشا و رنگ و بو
گر رنگ و بو کا خزان و بہار دیکھ

گر حق نے دی ہے چشم حقیقت نما تجھے
دل کے نظر سوں جلوۂ دیدار یار دیکھ

تجھ رہ میں کار سوں مجھ حیرت سوں چشم
تک آ کے اشتیاق دل و انتظار دیکھ

ذرات کا بنایا ہے روشن کیا ز نور
میری طرف بھی مہر سوں خورشید وار دیکھ

ساقی اپس کے چشم کی مستی کے شور سوں
صابر کوں کا دمست و کبھی ہوشیار دیکھ

[illegible]

اے دل شاد [illegible] پیالہ پیالہ
[illegible] پیالہ پیالہ

[illegible] حسن [illegible]
[illegible]

درس کا داں کر دیو تو شبہ و نبلے ما بڑو — دیا ہے مجکو نیں لطف و کرم ہی یادگاری ہے

شہ خوباں ہے توں تجہ پہ خدا کے مہربانی ہے — نگاہ مہر تیری حق کے رحمت کی نشانی ہے
نہووین کیوں زلیخا وار تجہ پر مصر خاک — کہ توں اعجاز حسن و دوستی میں یوسف ثانی ہے
خیال وصل تیرا کر نہ مجھ سا کیوں نہ دین عزت — انیس دل ہے نور چشم ہے حرز یمانی سب
شب ہجراں کے کر باتاں سناؤں تجہ کوں خوش اریں — کہ دبکہ جہبکے کتھا ہے داستاں ہی نو کہانی ہے
کری کر ہاتہ سوں شیشہ نہوا زردہ ای ساقی — کہ مستی ہے سرشاری ہے ایام جوانی ہے
حیات خضر خوش ہے عشق کر ہووے سر بخش کا — وگرنہ عشق بن جنجال عمر جاودانی ہے
خیال اس مو کمر کا جب سے اہے دل کوں لاگا — قیامت تک میاں کے فکر میں آشفتہ مانی ہے
سنے ہیں آج انے کی خبر انکھیوں میں دروکے — ملن کے شوق سوں دل کوں خوشی ہے شادمانی ہے
نہووے کیوں تماشا سوں بہار چشم و دل بر — خیال اس گلشنے رو کا انیس یار جانی ہے

رخش گل ہے دہن غنچہ قدش سرو نہالی ہے — نین نرگس ہیں سنبل زلف خط ریحاں کی ڈالی ہے
نگہ ساقی ہے کر دیتی جام غمزہ شیشہ سیتی — کرشمہ خم کر لبریز از شراب پرتگالی ہے
انہوں کوں عید ہے ہر روز ماہ نو ہے خوش دل میں — نظر پر نور جن کے از رخ ابرو ہلالی ہے
نہو نکہت کے جھلملاہٹ سوں مبارک فال ایراں — نظر میں نقش جن کے نو خط مصحف جمالی ہے
نظر میں جلوہ کر ای [illegible] — کہ تیری راہ پر ہی محو چشم و دل خیالی ہے

جس کوں عشق خوباں کا درجہت نہیں جیو کا | اس کے تئیں طریقت میں عمر رایگانی ہے
جب سیں میری نظراں سوں ماہ رو ہوا اوجھل | رات و دن مجہ انکھیاں کا کام خونفشانی ہے
خضر کے حیاتی سوں مجہ ہوا ہے یوں معلوم | وصل دلربا جانی عیش زندگانی ہے
خاتم سلیمانی عشق کے ملی جن کوں | ان کوں فقر میں حاصل دولت شہانی ہے
شعر صابرا ایرا کیوں نہ تازہ دل راکھے | ہمیشہ رات و دن میرا شہ کے مدح خوانی ہے

باغ چشم و دل میرا آج لالہ زاری ہے | داغ عشق سوں خاطر تازہ ہر بہاری ہے
دکھو نکہت کوں اس کے چاند سا دکھاوے مکھ | لطف ہے شفقت ہے مہر و یادگاری ہے
جب سوں آئینہ رو کے عشق کے لگن لاگے | صبح و شام جوں سیماب دل کوں بیقراری ہے
کیوں نہ تپکے انکھیاں سوں ان کے اشک خوں نابے | بیم کے کٹاری کا جن کوں زخم کاری ہے
چشم تر کے آگے سوں جب سیں ہی سجن اوجھل | ہر مژہ سوں خونابہ جیوں سرشک جاری ہے
جن کا ہے سجن پردیس ان کوں جیں کب آوے | رین کوں ہے بیتابی دل کوں انتظاری ہے
صابرا محبت کی راہ ہی بہت مشکل | اس میں وہ قدم راکھے جس کوں حق کی یاری ہے

کیے دن میں کہ من موہن بنا دل بیقراری ہے | سرشک سرخ انکھیاں سوں صباح و شام جاری ہے
درس کا دی کیا ہے وعدہ جب سوں وہ محبوب | نظر ہے محو حیرت ہو دل کوں انتظاری ہے
دوا ہے جب سوں وہ نور نظر مجہ چشم سوں اوجھل | طپش سوں داغ کیا لیا تو تیرا اشک کہانی ہے

اگر ہر سنبلستاں سوں بہار حسن کے زینت — ولے نام خدا یو خط ریحاں رونق افزا ہے

نجانوں کیا دکہایا ہے تماشا گل نے بلبل کوں — کہ بن بن میں چمن میں والہ و نالاں و شیدا ہے

کیے ہیں ملک دل تسخیر مشتاقاں کے غمزہ نے — کہ شاہ حسن و خوبی کا وزیر و کار فرما ہے

ہوا ہوں عشق کے مے کا جب سوں مست و متوالا — محبت میرا ساقی ہے سوں زشوق جام و مینا ہے

پریشاں کار رہتا ہوں کبہی آشفتہ ای صابر — نجانوں میرا دل کے کلمیں کس کا گل کا پہندا ہے

ہو

سنا ہوں عشق کے مفتی سوں خوباں میں روایت ہے — کہ غمزہ عاشقاں کے قتل کرنے کوں کفایت ہے

پہرا ہوں مصحف روشن چو درپن چشم حیرت سوں — کہ ہر خال و خط اس کا آیۂ نوری کے آیت ہے

درس کا داں جن کوں کہوں کہو نکہت رات و دن ہو یوں — ان اوپر ماہ رویاں کے شفقت بے نہایت ہے

اری قاصد زبانی کہیو میرا حال موہن سوں — کہ باتیں ہیں ہجر کے درد و دکہہ لکہنا شکایت ہے

حقیقت شمع کے پروانہ سوں روشن کے حیراں ہوں — کہ شرح سوز و ساز عشق دفتر ہر حکایت ہے

سلامت بیخودی کے راہ سوں پہنچا ہوں منزل کوں — جسے مرشد کے پیر حق پرستاں کے ہدایت ہے

میسر ہی طواف میکدہ جن کوں زبس مستی ہے — انہوں پر بادہ نوشان طریقت کے عنایت ہے

کہاں در چہوڑ کے پیر مغاں کا جاویں میخواراں — کہ ہر مینوش پر ساقی کے رحمت ہر رعایت ہے

شہاں کا مدح خواں ہوں گوشۂ عزلت میں صابر ہو — کمر دوں کو فخر بے جا ہی کہ فقرا کے حمایت ہے

ہو

ہمن کوں فقر تو پی و نوافر برابر ہے — پرانا بوریا و شاہ کے بستر برابر ہے

ہوں محو تیرے رہ میں جو تصویر رات و دن — درسن دکھن کا شوق کہ مجھ کون کمال ہے

جو یار مہربان کے ہجران سوں ہووے جدا — واللہ کہ زندہ رہے ایسے یکدم محال ہے

دلدار قند دان کا دکھا وے خدا کا جمال — ہر دل کہ اس کے ہجر مین مہ ماہ سال ہے

جب سین لیا ہوں ملک قناعت مین گوشہ — کچکول پر زنعمت جاہ و جلال ہے

ساہر ہمن کون فقر کے دولت کے فیض سوں — کہنہ کلاہ افسر و پوشش تہ شال ہے

بعد

اس چاند مکھ سجن کون ہمارا سلام ہے — خورشید جس کے نور سوں روشن مدام ہے

درسن کے شوق کیوں نہ رہین شاد عاشقاں — ہے خیر اس کے سدا ان فیض عام ہے

گر زندہ ہے خضر کے آب حیات — ری حیات و دل کے زمعجز کلام ہے

ساقی کے چشم مست کے گردش سوں محو ہین — دلہا کہ ہر نگاہ مین مستی کا جام ہے

سرشار کیوں نہ رکھے مغاں جام عشق سوں — خدمت مین اس کے مجھ کون ارادت مدام ہے

آشفتہ خاطراں کون بچہ حاجت کمند کے — اس زلف کے خیال کا ہر تار دام ہے

انکھیاں صنم کے دیکھ برہمن ہو عاشقاں — اب دیر کون چلے ہین سکھی رام رام ہے

کرتے ہین راہ عشق کے طے سر سوں عشق باز — ہر آبلہ اگرچہ نظر آئے کا م ہے

ہے مہر کے نگاہ کے امید صابرا — اس چشم سوں کہ جس مین حیا کا مقام ہے

اس ماہ رو سجن کون ہمارا سلام ہے — اس نور ذوا مسن جن ہمارا سلام

ظاہر ہی جس کے لعل سوں عیسے کا معجزہ — اس صاحب سخن کوں ہمارا اسلام ہے
ہی جس کے یاد خیر سوں آرام چشم و دل — اس حرز جان و تن کوں ہمارا اسلام ہے
دیتے ہیں باج عشق میں کلچہرہ کان آ کے — اس شاہ کلبدن کوں ہمارا اسلام ہے
ہی تازہ جس کے حسن کی خوبی سوں نوبہار — اس رونق چمن کوں ہمارا اسلام ہے
وحشی ہیں جسکی چشم کی شوخی سوں آہوان — اس شوخ من ہرن کوں ہمارا اسلام ہے
پروانہ دل ہے جس کے محبت سوں صابرا — اس شمع انجمن کوں ہمارا اسلام ہے

ہو

اس شمع رو کے عشق میں جس دل کوں ساز ہے — از شوق جوں پتنگ بسوز و گداز ہے
رکھتے ہیں مہ رخاں ہیں ایسے عاشقاں قبول — جس دلربا کوں مہر ہر شوخی ہر ناز ہے
خوباں زکات حسن کے دیتے ہیں رات دن — اُن عاشقاں کوں جن میں وفا ہی نیاز ہے
کاکل کے لٹ کوں چھوڑ کے درچشم عشق باز — ہر تار مو نشانہ عمر دراز ہے
بیت الحرم کے طوف سوں ہیں مست روز و شب — محراب میکدہ میں جنوں کی نماز ہے
رہویں کے مست جام محبت سوں میکشاں — در پیر میفروش کا جب تک کہ واز ہے
رکھتا ہی دوست خاک شفا کے غبار کوں — کحل الجواہروں کے جیسے امتیاز ہے
کرتا ہوں فخر در صف عشاق صابرا — دلدار میرا نام خدا دل نواز ہے

ہ

جس ماہ رو کے سرخ زری کے نقاب ہے — روشن جھلک سوں اس کے مہ و آفتاب ہے

آب پرت نے سیتا درتا سیہ تر | تن کے جو دل زلف میں محبوس ہے
عاشقاں کے درد میں ہی مضطرب | گر حکیم وقت جالینوس ہے
جس نے لیا ہی عشق کے دیوانہ گیا | اس کوں ننگ از نام واز ناموس ہے
شمع رو دیکھا ہوں جب سوں صابرا | دل میرا پروانہ تن فانوس ہے

خوب رویاں میں اگر انصاف ہے | مکھ دکھاویں اس کوں جو دل صاف ہے
نقد دل لے لے کے پرکھی ہی جو زر | مس نہ ہرگز نام خدا اسراف ہے
کیوں نہ پوچھی عاشقاں کے حال کوں | وہ سجن جس کا زحدا وصاف ہے
دل نہ دیوی ماہ رو بن غیر کوں | عاشقی کے فن میں جو اشراف ہے
چھا جتے ہی اس کوں حسن و دلبری | سرخ جس کا چہرہ زر باف ہے
چاند مکھ کا بس ہے چشم کوں | دل کہ در رسن جا ہی نا انصاف ہے
رات و دن سرت و خوشی ہی صابرا | میکشاں کا حسن اور پر الطاف ہے

عشق کے ساقی کا دل مینوش ہے | مست ہی سرشار ہی بد ہوش ہے
رہی اس مجلس میں جس روز و شب | جام ہی مینا ہی نوشا نوش ہے
رس بہرین ساقی کے انکھیاں دیکھ کے | گل رنگ سبو دل کوں زمستی جوش ہے
عندلیباں کا ہی گلشن میں ہجوم | گلبدن شاید کہ گلپوش ہے

بلبل خوشنحوان کے سینے کون سدا ‌ ‌ ‌ ہر کل و غنچہ سراپا گوش ہے
دل میرا کیون کر نہ کہاوے پیچ و تاب ‌ ‌ ‌ زلف چنبدر مہک سون ہم اغوش ہے
گوہر یکتا ہی اس کا ہر سخن ‌ ‌ ‌ بحر معنے بیچ جو خاموش ہے
پاکباز ان کے سینے ہی دل سون پند ‌ ‌ ‌ عاشقی بن جس کون عقل و ہوش ہے
عشق کے آتش مین جلبلو صابرا ‌ ‌ ‌ شمع و پروانہ مرقع پوش ہے

عشق جن کا بارخ محبوب ہے ‌ ‌ ‌ شوق سون جمس پہس رہوین خوب ہے
عاشقان کون از حیات جاودان ‌ ‌ ‌ جو گہڑی ہی وصل کے محسوب ہے
جن سینے ہی میری یوسف کے صفت ‌ ‌ ‌ کہ زلیخی ہی کہی یعقوب ہے
عشق کے مذہب مین من موہن بنا ‌ ‌ ‌ دل لگانا غیر سون معیوب ہے
درد و غم جو روز ہجران کا سہی ‌ ‌ ‌ عاشقان پاک مین ایوب ہے
خط کے کیا حاجت مرے بچن کے طرف ‌ ‌ ‌ آمد و رفت نفس مکتوب ہے
جو سوا پیلے ہین شراب عشق کے ‌ ‌ ‌ ان کون ساقی کے میا مطلوب ہے
یون سنا ہون میکشان سون صابرا ‌ ‌ ‌ طوف کرنا میکدون کا خوب ہے

عشق کے مستی سون جو دل شاد ہے ‌ ‌ ‌ نیک و بد کے فکر سون آزاد ہے
ہی جو آئینہ نظر روشن ز شوق ‌ ‌ ‌ جس کون مہ رو کے درس کی یاد ہے

جو سخن ہوں اس شیریں بچن عشق میں — دل کبھی خسرو کبھی فرہاد ہے

بی کبھی بلبل کبھی ہے فاختہ — عشق جس کا باکل و شمشاد ہے

من ہرن سنتا نہیں ہے عرض حال — داد ہی ایدوستاں بیداد ہے

عاشقاں کوں بی کنہ کرتا ہی قتل — غمزہ تیرا شوخ ہی جلاد ہے

خال تیرا دانہ ہی کاکل ہے دام — عشوہ دل کے صید کوں صیاد ہے

طاق ابروسیں تری ای نازمت — شیشہ میری دل کا ہی افتاد ہے

مہ رخاں کے توں نے دل موہ لیا ہے — دلبری کے فن میں توں استاد ہے

نرم لب جیوں میری فریاد سوں — جیو جس کا سخت ہے فولاد ہے

کیوں کری بستی طرف لوا نرد — جب تلک ملک جنوں آباد ہے

جب سوں موہن نے نہیں بھیجی خبر — مونس من نالہ و فریاد ہے

[illegible] شب دا دیکھ کس کہوں — خاطرم غمناک و دل ناشاد ہے

[illegible] ی میں ہے زجام عشق مست — پیر سناں کے جیسے ارشاد ہے

[illegible] دوری میکدہ کے طوف کوں — سارا دل میکشاں کے یاد ہے

[illegible] — چشم [illegible] ساقی کے مبکہ سوں [illegible]

[illegible] — ماہ [illegible] منصور [illegible]

[illegible] — [illegible] کے عشق سوں [illegible]

جان فدا کرنا سجن کا عشق میں | شمع و پروانہ کوں دست اویز ہے
دیکھ سوں جان فشانی صابرا | ذوقِ قربانی ز دل لبریز ہے

عاشقاں کا مدعا شمشیر ہے | آرزو دیے جان فدا شمشیر ہے
کیوں نہ ہووین سرخ رو ہیں شہید | خوش شہادت کے حنا شمشیر ہے
غازیاں پاتے ہیں عالی مرتبہ | از شہادت رہ نما شمشیر ہے
بال و پر شہید اکوں دی یاقوت کی | فخر کرتے بر ہما شمشیر ہے
دشمناں کے قتل کرنے کوں زکین | شاہ دین کا اژدہا شمشیر ہے
یاد کار ذو الفقار شیر حق | قاتل اہلِ دغا شمشیر ہے
نام رکھتے ہیں شہیداں کا مدام | زندہ از آبِ بقا شمشیر ہے
حورِ عین کے ہاتھ سوں شربت پلا | خلق کا دکھلاتے لقا شمشیر ہے
گا تیغ کوں کافراں کا بند بند | معجزہ شیر خدا شمشیر ہے
قتل کوں عشاق کے اس شوخ کے | ہی نگہ تیر و ادا شمشیر ہے
دوستاں کے چشم و دل پر ہر نفس | در غم کلکوں قبا شمشیر ہے
جان فشاں ہے ز دل حب طلب | صابر السبح و مسا شمشیر ہے

ملک دل اس حسن عالم گیر کے تسخیر ہے | جس کے ابرو قوس لشکر خط و مژگان تیر ہے

کیوں بچے دل اس نگاہ شوخ کے چنگال سیں
غمزہ شاہیں جو اس کا دشمن نخچیر ہے

اے صبا مت زلف عنبر بو کے لٹ آشفتہ کر
ہر دل دیوانہ کا ہر تار او زنجیر ہے

عاشقاں کا آفتاب وقت ہے ہر ذرہ
اے سپندر مبکہ تیری نور عشق کا تاثیر ہے

رات سارے تیرے رہ میں محو تھے چشم و نظر
میری چشم و دل کا شاہد دیدۂ تصویر ہے

کیوں نہ دوڑیں میکشاں کے دل سوں میخانہ
ہے طریقت کا مغاں ہادی و ساقی پیر ہے

تازہ کیے خاطر کوں بخشے ہے غزل وہ صابرا
جس میں گل و یاں کے ناز و عشق کی تقریر ہے

جس چمن کے زیب وہ سرو سراپا ناز ہے
رنگ و بوئے گل خرام اس کے کا پا انداز ہے

ناز سوں سہتا نہیں ہے زلف و خط بہار کوں
حسن و خوبی میں گروہ نازکاں ممتاز ہے

کیوں نہ تجھ درسن سوں ہووے چشم روشن آرسی
نور دینا تیرے رخسار کا اعجاز ہے

کوہ غم کا کاٹتا ہے درد میں فرہاد وار
عشق تجھ شیریں تبسم کا جیسے دم ساز ہے

کیوں نہ موسیقار آوے رقص میں مجھ شوق سیں
سر میرا تنبور ہے تن چنگ و رگ رگ ساز ہے

جب سوں میری درد سوں واقف ہوئی ہے بانسلی
ہجر کے سوراخ کھا کھا منہ میں خوش آواز ہے

کیوں نہ جاں قربان کرے پروانہ جل جل صبح تک
شب ہمہ شب شمع ہم درسوختن ہمراز ہے

کیا عجب ہے ملک دل غارت کرے گر شاہ حسن
غمزہ اس کا لشکر مژگاں میں یکہ تاز ہے

جو فدا ہووے چو سرمد من ہر انکے نام پر
جاں فدا ہے سرخ رو ہے عشق میں سرباز ہے

کب چھپے ہے عاشقاں کے دل میں دلکہ سہاکہ ہجر کا
دیدۂ تر کے گواہی سوں انجھوں غماز ہے

جلوہ شیرین نے دکہایا ہی بجا نون کو اب / بیستون در قدم کے شوق جوں فرہاد ہے

خانہ آئینے کے جب سون بہلا ہی ہوس / گوشہ ویرانۂ دل عشق سے آباد ہے

ہر سحر جس کن ہلال ابرو دکہاوتا ہے دو / اس کن ہر دن ماہ نو کا عید ہر دل شاد ہے

جس کن درسن دیو لکہو نکہت گل کے وہ شمشاد / عشق بازان ہین اس اوپر مہر ہر امداد ہے

ملک دل غارت کیا ہر عاشقان کا صاف / غمزہ ظالم کے ہاتہون دادہی بیداد ہے

درد ہجران سون بلب ہر چند جان زار ہے / دشمن ہائے وصل سون مجہ جیو کن ادبار ہے

ای صبا آشفتہ مت کر کاکل شب رنگ کون / دل پریشان خاطران کا قید در ہر تار ہے

چاند مبکہ کہ دیکتا ہی ہو وتا ہی کاہ محو / بخت جن آئینہ جس کا عشق ہین بیدار ہے

کیون نہ لیوی ہر بچن اس کا مٹہائی سون خراج / معدن قند و شکر وہ لعل شکر بار ہے

مہر و مہ اوپر نہین کرتے ہین رات و دن نگاہ / جن کے روشن چشم و دل از جلوہ دیدار ہے

نقد جس نے دل دیا ہی اس رنگیلے شوخ کون / جور کر اوی نظر کرنا اس اوپر نثار ہے

کب سہاوی ہی تماشا غنچہ و گل کا اسے / جس کے انکہیان سون نظر سون دور گلرخسار ہے

کہیو ای قاصد جو تجہ سون پوچہی دلبر میرا احوال / کیا لکہون باتی کہ تجہ بن زار ہر خونبار ہے

مانتے ہین ہر کر اس کن برہمن دہر کے / جس کے گل مین اس صنم کے زلف کا زنار ہے

[illegible] کا سکتا ہی کے [illegible] مین مست و [illegible] / آج جو پیر مغان [illegible] عشق [illegible]

[illegible] جس نے کے ہر شاہ دین [illegible] / اس کن جانا [illegible] ردر پر ننگ [illegible] ہے

جو نہ ہیں سو بہشت کچہ خوف ان کوں عذاب کا ‏ ‏ جن محبان کا وسیلہ حیدر کرار ہے

مدح مجہ کوں اس شہ کوں یں کے منظور ہے ‏ ‏ جس کے در کا بکھاری قیصر و فغفور ہے

کیوں نہ دل جور و پری قربان کرے اس پر شتاب ‏ ‏ جس کے کھو نکہت کے جہلک سوں مہر و مہ پر نور ہے

مست کر عاشقاں کوں نشہ کلرنگ سوں ‏ ‏ آج ساقی کے نگہ مستی میں چکنا چور ہے

عشق کے مستی کے لذت جس کوں ہے تا روز حشر ‏ ‏ نعرہ زن ہر مو ہوا از شوق جوں منصور ہے

کب ہو دو جگ کے طبیباں سوں دوا مجہ درد کے ‏ ‏ دل میرا خاک شفا کے شوق سوں رنجور ہے

وارنے کوں تجہ اوپر ای حرز جان مردماں ‏ ‏ گوہر تر سوں خزینہ چشم کا بہر پور ہے

دیت کا اندھیر پر رکہی بہتا ہے سر کے رات دن ‏ ‏ تیری قربانی کے خاطر دل میرا اندور ہے

زرکات حسن مانگی بوسہ دل برہم نہو ‏ ‏ جینا ہی عشق میں دیوانہ ہی معذور ہے

شمع مجلس ہو شب پروانہ ساں تا صبح تک ‏ ‏ تجہ اوپر وار دل و جان جب تلک مقدور ہے

کیوں برابر تجہ سوں مشتاقاں کریں حور و پری ‏ ‏ تیری کھو نکہت پر تصدق ہم پری ہم حور ہے

جس کے دل کوں ہے تیرا داغ محبت کے سند ‏ ‏ جوں ہزارہ عشق کے گلزار میں مشہور ہے

تجہ قدم کے پاس دل رہتا ہے صابر کا شتو ‏ ‏ باطن و ظاہر میں گو نزدیک ہے گو دور ہے

[illegible] داغ [illegible] مہمان ہوا ہے ‏ ‏ اسیر حلقہ [illegible] ان ہوا ہے

[illegible] جہلک دیکہ ‏ ‏ [illegible] حیران ہوا ہے

بنفشہ زار کے گلشن زمین خال | لپٹ کے بلبل خوش خوان ہوا ہے
درس کا دان دی دی کے سرجن | سنجی وصا سب احسان ہوا ہے
کبھی خوش ہے کبھی ناخوش برودین | جو کوی عاشق خوبان ہوا ہے
زخال و زلف دکھلا دام و دانہ | دلان یک صید کا سامان ہوا ہے
تیری خونین نکہ کا زخم کہا دل | شہید خنجر مژکان ہوا ہے
ملا ہی منصب پروانہ اس کون | جو شمع رو اوپر قربان ہوا ہے
طبیبان سون کہی کیون درد صابر | سجن تجہ مہر کا درمان ہوا ہے

ہو

جسے تجہ عشق کا سودا ہوا ہے | جو مجنون خلق مین رسوا ہوا ہے
میری خاطر تیری کاکل سون آ دل | بلا سے ناگہان پیدا ہوا ہے
دیا ہی عشق مین خوبان کے جن دل | کبھی حیران کبھی شیدا ہوا ہے
تیری سودا مین یوسف ہی زلیخا | زبس تجہ حسن کا غوغا ہوا ہے
زکات حسن تک درس دیا کہ | کہ تون خوبان مین شہ پیدا ہوا ہے
جہر او دیکہ تیری گوشواری | کہر مجہ چشم کا یکتا ہوا ہے
دیا ہی جب سین صابر نے تجہی دل | زخود آزاد و بی پردا ہوا ہے

تیری کاکل کر مجہ دل کا وطن ہے | سراپا نافہ مشک ختن ہے

ہمیشہ [illegible] | جو گل کے زیب تن [illegible] غنچہ دہن ہے
تبسم کیوں نہو دے تیرا جاں بخش | کہ عیسیٰ کا تیری معجز مین فن ہے
پتنگ و شمع ہیں پروانہ [illegible] | کہ روشن تیری مہ کہ سوں انجمن ہے
حبیب جب ہے سنہ کرب و بلا کے | دل اس کا ہی شہید و تن کفن ہے
جو آئینہ نظر اس کے ہی روشن | جتے خورشید رو بالاں کے لگن ہے
بہاری ہی دل اس کا از گل عشق | جو شعلہ ور رخ تجھ پیرہن ہے
لگی ہے تلخ اس کون قند و مصری | بغل [illegible] کے [illegible] ہے
تصدق کیوں نہو دیں عشق بازاں | کہ وہ چنچل چھبیلا من ہرن ہے
نہو دین مست کیوں دل عاشقاں کے | نگہ ساقی کی مے کی ہی خم نین ہے
غزل میری ہی راحت بخش صابر | کہ خاطر خوش مضمون سخن ہے

نہ کیا [illegible] بر رخ گلگوں جبیں ہے | کہ گل و خورشید سنبل ہمنشیں ہے
نہیں گلدستہ اس گلرو کے سر پر | بہار حسن کا گل خوشہ چیں ہے
نگاہ و غمزہ اس جادو نین کا | بجے تسخیر دل سحر آفریں ہے
دو دل ہی کشمکش میں زلف و خط کے | جو شانہ جو اسیر مشک چیں ہے
نہ رہ غافل سراپے [illegible] | کہ خنک چرخ گردوں زیر زیں ہے
مناقب خواں ہوا اس سلطان دیں کا | ثنا خواں جس کا روح الامیں ہے

سنہ ۱۱۸۱

نہ پایا اون ذکر سون کیوں اسم اعظم ۔ کہ نقش از نام او دل کا نگین ہے
ملایک کیوں نہ پوچھیں تیری در کون ۔ کہ چیری تیری گھر کے حور عین ہے
پھر جا نقش پا ہی تجہ قدم کا ۔ ز سجدہ قبلہ اہل یقین ہے
نگاہ مہر سون رکھ دل کھن روشن ۔ کہ مین ہون ذرہ تون خورشید دین ہے
خبر لینا ہی صابر کے کہ تیرا ۔ گدا ہی بندہ ہی گوشہ نشین ہے

ھو

چندر مکہ تجہ سون روشن نہ سما ہے ۔ مہ و خورشید کہو نکہت بر فدا ہے
تیری تصویر کون نور نظر سون ۔ بلوح سینہ مجہ دل نے لکھا ہے
چندر سا مکہ دکہانا عاشقان کون ۔ خدا کیوں تجہ زبان خوش نما ہے
ہووی جس بزم مین تو نور افشان ۔ ز خجلت شمع و پروانہ فدا ہے
جسے تجہ عشق کا جو ہری ذایقے ۔ دل اس کا شاہ ہوا ربی بہا ہے
تیری نقش قدم کے جا و کرون ۔ گزین کر سجدہ مشتاقان روا ہے
نہوون کیوں غنی تجہ در کے سایل ۔ کہ حاتم تجہ گہر آپ کا گدا ہے
ز دل بیگانہ ہی تجہ دشمنان سون ۔ جو تیری دوستان سون آشنا ہے
کہاں بہولے ہی شربت بہم رس کا ۔ وہی جانے ہی جس سینے وہ چکہا ہے
نہیں ڈرتے ہیں بدنامی سون جگ کے ۔ جہنون نے نیک نامی کون تجا ہے
طبیبان سون کہو کیوں درد دارو ۔ دوا مجہ درد کے خاک شفا ہے

نہ ہوون اکسیر کا طالب نہ زر کا | محبت شہ کی مجہ کون کیمیا ہے
سہاوی کیون نہ مشتاقان کے مکہڑے | نشان عشق رنگ کہربا ہے
نہ کہیی غیر سون مطلب دلان کے | وہی دیویگا جو حاجت روا ہے
نہو بیدست و پا مشکل مین تیار | شہ ہم دنیا و دین مشکل کشا ہے

دلان مین جن کے مہر حیدری ہے | مکہڑا ان کا آفتاب انوری ہے
دکہتا ہی جس نے چندر مکہڑے کا جلوہ | نظر پر نور اس کے ہر گہری ہے
نہو وے ہم کیون ملک درس کے مشتاق | کہ عاشق اس اوپر حور و پری ہے
صدف مین تن کے در شاہوا ہی | محبت شہ کی ہی دل جوہری ہے
شراب عشق سون ہی مست و سرشار | جسے پیر مغان کی یاوری ہے
دیا ہی ساقی کوثر نے نشہ | نہ بوجہو میری مستی سرسری ہے
ہمن کون یاد اس شیرین بچن کے | نبات و قند بی شکرتری ہے
نہ ہی مشتاق گلشن کا نہ گل کا | میرا دل خوش زشوق جعفری ہے
میری باتان سین ای گلفام تج | گل و بلبل مین جنگ زرگری ہے
تری قد کے لٹک کر دیکہنی کون | چمن مین سرو یک پگ سون کہڑی ہے
معطر ہی دماغ اس دل کا جن خیال | گلو مین جس کے زلفان کی تری ہے
ہات حسن کمال شہ مانگتے ہین | دکہا درسن گدایان کی اری ہے

ہر

تبسم تیرا اعجاز مسیحا | نگاہ مہر فضل داوری ہے
درس کا دان کر ہر صبح دیوے | گہو نکہت سے خیر عاشق پروری ہے
محب کوں شاہ کے امداد صابر | عدو کوں ضرب تیغ دوسری ہے

غزل

محبت شہ سے جس دل میں نہاں ہے | جو آئینہ منور چشم و جان ہے
ہیرا ہر ذرہ روشن ہے جو خورشید | کہ چشم و دل میں مہ رو کا مکان ہے
ہمیشہ عشق میں جن عمر کاٹے | اگرچہ پیر ہووے نوجوان ہے
کیا ڈر ہے رقیب بے حیا سوں | اگر دلدار مجھ پہ مہربان ہے
شراب عشق سوں مست و خوش ہے | جو پیر میکشاں کا مدح خوان ہے
نہ مل اغیار سوں اے گلعذار | کہ گل کوں خار سوں ملنا زیان ہے
نہ ہووے کیوں صنوبر تیری پامال | کہ توں نام خدا سرو روان ہے
مکھ اوپر چھوڑ زلف و آرسی دیکھ | کہ سنبل گل کے اوپر سایبان ہے
اسے عشاق عنقا بوجھتے ہیں | جسے بج عشق کا نام و نشان ہے
دیا ہے جس نے دل گلچہرہ کان کوں | نظر اس کے بہاری جاودان ہے
ہوئے ہیں رشک سوں گل آب صابر | کہ گلرو پر بہار بوستان ہے

میرا دل عاشق گلرو سرو ہے | دانکھیوں کے چمن میں جادہ کرے

نکے سنبل ریحان کا مذکور — مشام اس زلف و خط کی بوسوں تر ہے

کہیں لیلا کہیں مجنوں ہی از شوق — سجن یک عشق کا جس کوں خبر ہے

کہاں جاوی طبیبان کے دوا سین — جو رنگ صندلی کا درد سر ہے

نجب اس زلف کے لٹ پیچ ای دل — کہ سب کو دی ہیں عاشق کوں خطر ہے

ہوے تجہ چاند مکہ سوں چشم بد دور — کہ روشن عشق بازاں کے نظر ہے

بباطن نور کا ہی توں سنوارا — اگرچہ ظاہری خیر البشر ہے

زبان میری مٹھائی سوں ہی لبریز — کہ تیری نام شیریں کا اثر ہے

محبت تیری ہی اکسیر مجہ کوں — کہ قلب مس مرا یا نقد زر ہے

نہ مجہ انکہیاں ہیں داغ دل کہلی ہیں — چو لالہ عشق تیری کا ثمر ہے

پہرا یو مصحف رخسار جس نے — کیا ہر خال و خط زیر و زبر ہے

چندر مکہ سوں درس کل داں لینا — دعا سوں بینوا کے سوں ہنر ہے

جنوں کوں شوق ہی یا راہ رضا کا — قدم اس رہ ہیں ان کا چشم و سر ہے

دکہاوی مجہ کہن حق روضہ طلائے — کہ اس کے شوق سوں روشن نظر ہے

ہوا ہوں با اسوں باریک سنابر — کہ میری یاد میں نازک کمر ہے

جنگلی شوں و جنید ہیں نہ ارہے — غمہ و زمسن خوبی یک اکر ہے

نہ خدا نے خال [illegible] ہی ہلی — بیہر دا [illegible] ہمیشہ اتا کل [illegible] ہے

لا

نہ مل ہر یک سوں اے گلرو کی خوبی   کہ حسن بیچ خار ہیں فتنہ کے جڑ ہے
نہ بوجھی گلشنِ رخسار پر خط   کہ باغِ حسن کے چوگرد کہر ہے
بچی تجھ غمزہ ش بن سوں کیوں دل   کہ چشمِ شوخ و مژگاں سیکے پکڑ ہے
تماشا ہے میری انکھیوں میں ادیکھ   کہ انجھوؤں کے برسکالے کے جھڑ ہے
جو نورِ چشم رہ صابر کے دل میں   کہ یہ بھی مردمِ آبی کا تڑ ہے

سجن تجھ تیر مژگاں کے قسم ہے   مشبک ہے جگر جاں کے قسم ہے
طپیدن آرزو ہے تجھ قدم پاس   تیری ابرو کنے قربان کے قسم ہے
جو قمری تجھ گلستاں کا ہوں خوشخواں   تیری سرو خراماں کے قسم ہے
فدا کرتے ہیں تجھ پر جوہری دل   تیری یاقوتِ خنداں کے قسم ہے
ہوا آئینہ در بس دیکھ روشن   تیری حسنِ درخشاں کے قسم ہے
مجھے سنجوگ کے کب چین اوتیا   غم و اندوہ ہجراں کے قسم ہے
شہیدِ کربلا کے غم سوں ہے سانس   جگر پر تیغ شاہاں کے قسم ہے
جو لالہ داغ ہے دل آج صابر   گلِ باغ شہیداں کے قسم ہے

مجھے تجھ سرو رعنا کے قسم ہے   دلم قمری ہے کے شیدا کے قسم ہے
ہوا تجھ عشق کے سودا میں دل خوں   تیری یوسف زلیخا کے قسم ہے

تبسم چاہتا ہوں تجہ لب جان بخش ۔۔۔ تیری لعل مسیحا کی قسم ہے

اسیر حلقۂ عنبر نک ہے دل ۔۔۔ خم زلف چلیپا کی قسم ہے

جنون عشق کا دیوانہ ہوں کا ۔۔۔ تیری مجنون و لیلا کی قسم ہے

کرون طی عشق کی رہ چشم سر سون ۔۔۔ کشش سون کوہ و صحرا کی قسم ہے

درس خواہش ہی دل کو نکہت اٹھا کی ۔۔۔ چمن در مہک کی تجلا کی قسم ہے

طلبگار شراب عشق ہی دل ۔۔۔ مئے و ساقی و مینا کی قسم ہے

ثنا خوان ہوں شہ کرب و بلا کا ۔۔۔ شہید تیغ اعدا کی قسم ہے

گدا ہوں بینوا ہوں شاہ دین کا ۔۔۔ محبت کی تمنا کی قسم ہے

ہوا تجہ درس بن رنجور صابر ۔۔۔ فغان و آہ شبہا کی قسم ہے

تیری زلف و رو کی قسم ہر قسم ہے ۔۔۔ گل و مشک و بو کی قسم ہر قسم ہے

لگی تلخ دشنام تجہ لب کی شیرین ۔۔۔ تیری تند خو کی قسم ہر قسم ہے

وطن تیری کاکل بین ہی میرا دل کا ۔۔۔ بہر تار مو کی قسم ہے قسم ہے

جو درپن ہی روشن نظر تجہ درس سون ۔۔۔ تیری ماہ رو کی قسم ہے قسم ہے

حسینی نوا سون کیا دل کون مد ہوش ۔۔۔ مغنی نے ہو کی قسم ہے قسم ہے

ہوئے مست ساقی کی انکہیان کی دیکہی ۔۔۔ مئے خوش سبو کی قسم ہے قسم ہے

میری دل نے پایا ہی مدہ و گنہ سون ۔۔۔ تجہ جستجو کی قسم ہے قسم ہے

مرادان دلان کے محباں کون بخشے — نشہ پاک نور کے قسم ہے قسم ہے
طلب ہے شہاں کے محبت کے صابر — سچی کفت و کو ... سم ہے قسم ہے

ہا

مجہ عشق کا ہی جس کا دلدار کے قسم ہے — مشتاق ہوں درس کا دیدار کے قسم ہے
آوے ہی سرو قد یاد بہانے نہیں شمشاد — سن قمریاں کے فریاد گلزار کے قسم ہے
شیریں بچن سنیں کے فرہاد ہوریں ہیکے — دربیستوں بیں کے کہسار کے قسم ہے
کر مجہ طرف قدم دہر آوے وو ناز پرور — دل وار واں اسکے یک پر رفتار کے قسم ہے
ابرو کے دیکھ دلدار دل آج ہم فگاری — لگتے ہیں زخم کاری تروار کے قسم ہے
ساقی کے ہم شفقت جام مئے محبت — بیوں کے در طریقت مرشاد کے قسم ہے
مستاں کا جیو اہوں مست و بیریا ہوں — میخانہ کا گدا ہوں دربار کے قسم ہے
از شوق گلعذاری صابر ہوں بیولی — خوں ہم ندید جاری خونبار کے قسم ہے

۲۰۹ ہو

گلشن کے آبرو ہے وہ نونہال بس ہے — زیب گل و صنوبر لٹکی کے چال بس ہے
کر مرد مان یکا عشرت ہمراہ نوجی ہر مس — مجہ دل کے عید و شکر ابرو ہلال بس ہے
کر خضر کے عیانے آب حیات سچ ہے — تجہ لب کا عاشقاں کون اب زلال بس ہے
خورشید و مہ کا دیکہیں مشتاق ہو کے تجکا — یو نور بخش تیرا روشن جمال بس ہے
دیوانہ ہو کے پہرنا ہم عیب عاشقاں کو — ہر جنس میں کہ رہو نے عشق کمال بس ہے

آ دیکہ رات و دن کہ مجہ چشم کا برسنا | تجہ ہجر کے کہتا ہیں کیا اشک کے بہری ہی
گر ریختہ و یسے کا لبریز ہی شکر سوں | مضمون شعر صابر تند و شکر تری ہے

ولی

یکذرہ جس کے دل میں حب علی ہے | بیت ملنے اس کے روشن جیوں مہر منجلی ہے
جن چشم و دل ارنسوں ٹک چاند سا جو در ہے | اس کے نظر منور ہم خفیہ ہم جلی ہے
زاہد اگر خدا سوں حور و قصور چاہی | حور و قصور و جنت اسکے مجہی کلی ہے
ابرو ہلال اس کا ہر رات و دن جو دیکھی | ہر دن ہی عید اس کون ہر رات خوش ہلی ہے
جو حق نحو بنہ جیں یا بو ہج کے نہ ہنپے | صاحب خرد کے آگہ منکر ہی احولی ہے
جس دل کو ہی محبت اس شاہ انما کی | وہ دل محب کے بر میں قرآن ہیکلی ہے
ہر نعت ورد جن کا ہی نانو پنجتن کا | حق کے کرم سوں ان کے سر کے بلا تلی ہے
اس زلف سوں ہی خوشبو پیراہن ہم دل کی | کب مشک کے ہی حاجت کیا عطر کے جلی ہے
کیوں کہینچتے ہیں ناحق یو درد سر طبیباں | مجہ درد سر کا درماں وہ حسن صندلی ہے
اس لعل شکریں کے باتاں ہیں گرچہ میٹہی | دشنام تلخ لیکن مجہ تند کے ڈلی ہے
شاید کہ آج قاصد لاوے سجن کے پاتی | سہر کے ہی انہکہ میرا خوش فال پر بیلی ہے
در فقر کو جو پایا کے پاس ہم جس نے لذت | صابر حصیر اس کون قالیچہ مخملی ہے

جو ہی کی عشق میں قلندر ہے | دولت فقر سوں سکندر ہے

مکھ تیرا کیوں نہ دل کری روشن — مثل خورشید ذرہ پرور ہے
دیکھ کہو نکہت میں جوت تجہ مکھ کے — رات و دن مہر و ماہ انور ہے
تیری گیسوی عنبرین کا خیال — دل کے ڈسنے کون آج اژدر ہے
سرخ کہو نکہت نہیں ہی تجہ مکھ پہ — شفقی بادلے چندر پر ہے
تیری ابرو کے تیغ کا قربان — شہدا میں شہید اکبر ہے
جس نے پیر مغان کا در پوچہا — مست و سرخوش نشہ اکثر ہے
جب سیں اکسیر عشق پایا ہوں — قلب میرا طلای احمر ہے
چشم روشن ہے اس کے جیوں درپن — جلوہ گر جس کے دل میں دلبر ہے
لالہ رویان کے عشق میں حاصل — مجہ کہن خوش داغ دیدہ تر ہے
عشق کا پہل ہلا میری دل کون — گل شمشاد سون کہ خوش بر ہے
حسن کے دی زکات صابر کون — کہ تیرا مدح خوان و چاکر ہے

ہو

جانمن تیری دلبری بس ہے — مہر کے ذرہ پروری بس ہے
تجہ کون زرین قبا کے کیا حاجت — سر او پر چیرہ زری بس ہے
کیوں مٹہائی کہوں طبع میا کری — تجہ بچن کے شکر تری بس ہے
صید کرنے کون عاشقاں کا دل — حلقہ زلف کے لری بس ہے
شب ہجر کے دیکہ سننے کون — آہ طبل سکندری بس ہے

تجھ برد کے کہتا میں مجھ دل کوں
راحت تو دل جس کے تئیں بس ہے

مالا پر کہیں کوں اشک کے در بے
یار کر ہووے جو ہری بس ہے

عشق کے رہ میں جو قدم رکھے
کشتی دل کے لہری بس ہے

تاج اور تخت شاد کوں جہاں جی
فقر اکوں قلندری بس ہے

عمر گذری ہجر میں صابر
وصل کے ایک خوش گھڑی بس ہے

ہو

جس کا دلدار شوخ و سرکش ہے
وہ کبھی خوش کہیں مشوش ہے

زلف و کاکل کے دام و پھندے میں
دل ... اکش ہے

جب سے ان اکھیں عشق مجھ کو ملا
تب سے میرا طلائی بیس ہے

حور کوں در نظر نہیں لاتا
جس کے تئیں عشق یار مہوش ہے

کر حذر تیر ناز سوں صابر
پر کماں ابروؤں کا ترکش ہے

ہو

جس کوں اس زلف و خط کا سودا ہے
کاد آشفتہ کاد شیدا ہے

گلشن حسن کے لطافت میں
غنچہ لب تیرا رونق افزا ہے

... نفس کا دل روشن
چاند مکھ تیرا جس نے دیکھا ہے

سیر کر چاندنی کا دریا میں
کر چند مکھ کا جلوہ دریا ہے

جس نے دیکھا تیرا جمال کہا
یا ہی خورشید یا چند روا ہے

عشق بازاں کا دل اچھال کوں — غمزہ ہی عشوہ ہر دلا سا ہے
کب دبر ہی خبر انس تن کے — عشق تیری نے جس کوں لہرا ہے
تیری کہو نکہت کے جھل جھلا ہت پر — نور بارش ہری تجلا ہے
مست و سرشار ہی زشوق معاں — نشۂ عشق جس نے چاکہا ہے
محو رہتا ہی گاہ وگہ ہشیار — عشق کے می کا جس کوں چسکا ہے
اس لب لعل شرم کیں سوں زکات — لسا برابوسہ منت سے

ہو

جس کا دلدار چارہ سازی ہے — عشق میں اس کوں سرفرازی ہے
طاق ابرو کوں جن کیا سجدہ — کعبۂ عشق کا نمازی ہے
دل تبسم سوں ناز سوں خوش رکھ — کام خوباں کا دل نوازی ہے
مبکدا و پڑتن کے جیو سوں زلف دراز — بخدا عمر کے درازی ہے
نقد دل دی دی عشق کوں لینا — پاکبازوں کے کارسازی ہے
کیوں تیری تیغ سوں تلیں عاشق — تیری خدمت میں جاں نیازی ہے
عشق میں شمع رو کے مثل پتنگ — کام عاشق کا دل گدازی ہے
صابرا عشق میں مجازی میں — ہر طرح خوب پاکبازی ہے

و

عشق جس کا انیس جانی ہے — اس کا دل خوش زرزندہ گانی ہے

شوق جس کو نہیں محبت کا | جینونا اس کا رائگانی ہے
میری دکھ سکھ کی باتاں مت پوچھ | کر سنا اون برہ کہانی ہے
جب سیں تجہ عشق سوں لگا ہے دل | محنت و آہ ہم عنانی ہے
چشم کا کام تجہ جدائی سوں | ہر شب و روز خون فشانی ہے
ایک گھر مہر سوں خبر پوچھیا | لطف و احسان و مہربانی ہے
آج کی رات انتظاری میں | سیج پر لوٹ یہی بہانی ہے
مکھ کی زردی سیں کیا کھلی ہے صبا | رنگ عاشق کا زعفرانی ہے

تجہ کو خوباں کی بادشاہی ہے | ناز و غمزہ تیرا سپاہی ہے
تجہ شفقت کی دلبری کی نگاہ | مجہ اوپر رحمت الہی ہے
زلف سیں کیں اوپر کہی شب رنگ | شام کی مشک کی سیاہی ہے
دل لبھانے کو عشق بازاں کا | خوش کرشمہ ہے خوش نگاہی ہے
تیر بہکتا ہی عشق تیر شدہ | اب سرمہ کی دی سیاہی ہے
سن چشم مردماں تجہ | اشک کی بحر میں تباہی ہے
میرا اپنے کوں داں درس دی | کہ تیری در کا خیر خواہی ہے

تیر کیوں کہتی نہ پوطلانی ہے | چاند پر نور کیسر یانی ہے

خوب رویان میں ناز و خوبی سون — تجہ اوپر ختم دلربائی ہے

قطع کرنا ہی عشق کے دکون — جس کمن شوق برہنہ پائی ہے

بیکہ درسن کے ماہ رویان سین — مانگنا فخر بے نوائی ہے

چاند مکہ کے کہو نکہت سون کر روشن — دیدۂ دل کون کر صفائی ہے

درد میری کے میکدہ کے قسم — مے کلرنگ مین دوائی ہے

مست رہتے ہین کاہ و کہ سرخوش — جن کے ساقی سون آشنائی ہے

جو پری ہین مغان کے در اوپر — ان کون مستے مین پارسائی ہے

دل دیا جس نے خوب رویان کون — عشق کے فن مین بیر پائی ہے

ماہ رو مست چہپا دکہو نکہت مین — مکہ چہپانا کمر بر آئی ہے

دل صفا کر کر کہی خورسند — مہر سون ناز سون ہو ۲ بہ بہ

ابو

تجہ اوپر ختم خوش خرامی ہے — کبک تجہ چال کا سلامی ہے

جب سنے ہین دینے لکا ہی درسن دان — تیری خوبان مین نیک نامی ہے

جب ارسنے ہی چمن کون جہک جہک کے — سرو تجہ قد کے اہتمامی ہے

مست رہتا ہی عشق کے مے سون — میکشان کے جیسے غلامی ہے

پاونا ہی مراد ساقی سین — جو مغان کا کدا مدامی ہے

وو ستم خو سکے کیون نہ مجہ سون ملی — اس کے خدمت مین رام رام ہے

عشق کے رہ جو مر سر ناں پاے نگری — اس کے سر میں ہنوز خامی ہے
ای صبا لا و زلف کے لٹ سوں — نافہ ترکہ مشک شامی ہے
صبا برا نبری شعر جا لے سیتی — مست ہے جس کوں شوق جامی ہے

دختر رز خمار رکھوتی ہے — دل سوں غم کا غبار کھوتی ہے
اہل دنیا کے آشنائے نا — فقرا کا وقار کھوتی ہے
ہمعناں دیکھ خار سوں گل کوں — بلبل اپنا قرار کھوتی ہے
سنبل تر کوں مبکہ او پہت چھوڑ — حسن و خط کا بہار کھوتی ہے
چال تیری لنک کے عاشق کا — طاقت و اختیار کھوتی ہے
دی دیی کیوں آب و تاب و سمہ سوں — تیغ ابرو کے دھار کھوتی ہے
سفلے سخدے جنہیں تیں صا یر — مرد کا اعتبار کھوتی ہے

ہو

آج دل پیو بن ادا سی ہے — درس دیکھن کے جان پیاسی ہے
بانہہ [illegible] زنار جو بہری بن بند — صنم عشق کا سناسی ہے
ناف جو ماری رنگ کے گیری — جوگ میں خام تی لیا سی ہے
جس کے دل کوں نہیں ہے خوش بیلد — بی مزہ بی طعام باسی ہے
دل سوں چھپا نہ ہی صدق و مجاز — جس کے انکھیاں کوں حق شناسی ہے

ہی عجب کر فدا ہووی خورشید — اس کے سر پر کہ چیرہ طا ہے
گلرخاں میں وفا نہیں صابر — رنگ و بوان کا سب کیا ہی ہے

گلعذاران سوں جس کے یاری ہے — مثل بلبل باہ و زاری ہے
جن کے پردیس میں سدا ری ہو — رات و دن ان کوں بیقراری ہے
جب سوں مژدہ سنا ہی آنے کا — دیدہ و دل کوں انتظاری ہے
شب ہجران کے شرح مت پوچھو — صبح تک خون زدیدہ جاری ہے
منہ پھرک سوں خدا جدا نکری — جیو نا اس بغیر بھاری ہے
کیوں نہ تڑپے کہ تیر مژگاں کا — دل کے انکھیوں میں زخم کاری ہے
دل کے ڈسنے کوں زلف کے بر لٹ — ناگنے ہی بجنگ و کاری ہے
وہ چندر مکھ ہمارا نام خدا — خوب رویاں میں لا ساری ہے
لالہ رویان کے عشق کا صابر — دل مشتاق داغ داری ہے

آج وہ شوخ شمع محفل ہے — جس کا پروانہ ذوق سوں دل ہے
عاشق پاک میں کون ہراساں — عشق بازی دکر نہ مشکل ہے
دیکھ تجھ قد کے چال گلشن میں — شرم سوں سرو پا نو در گل ہے
تیری محراب ابرواں کے پاس — کعبہ رو میں وہ جبرئیل ہے

زلف کے لٹ میں جس کا دل اٹکا — گاہ آشفتہ گاہ بیدل ہے
عشق کے فن میں جو ہوا کامل — گاہ دیوانہ گاہ غافل ہے
جن پیا لا پیا محبت کا — مست ہر میکدان میں داخل ہے
زائر پیر میفروشاں کوں — ہر کجا میکدے کی منزل ہے
میپرستاں کے یاد سوں شب و روز — رند و پیمانہ نوش و شغل ہے
میکدوں کا طواف جن نے کیا — نشۂ بیخودی سوں غافل ہے
عشق کے راہ کاں کری وہ چلے — کشتۂ شوق جس کوں شامل ہے
جس کوں درس دیا مربی جن نے — اس کے مسند مراد حاصل ہے
پاکبازی کا جس کوں ہر جس کا — عاشقاں کے نظر میں عامل ہے
ہر نفس عاشقاں کوں مہ روزن — تلخ ہر زہر ہے ہلاہل ہے
کیوں برابر کری محباں کوں — دشمناں سوں نکار شادل ہے
جو ہی دریای عشق کا غواص — کب اسے خوف موج و ساحل ہے
جس کوں ہے شوق بیخودی نماز — وہ شب و روز حق سوں واصل ہے

جس کے روشن نظر درس ہے — ان کا ہر نور دل جو دین ہے
عشق سوں لالہ رو کے پھول ہے — داغ کا منت چراغ روشن ہے
میرا دعشوہ باز نام خدا — شوخ ہے بیکتر ار رہزن ہے

اس کے لیلا ہی ہر پری پیکر | ہر کہ دیوانہ کے بیچ پرفن ہے
مست رہتے ہیں جن کے ہاتھ مینں | پیر پیمان کشان کا دامن ہے
شاہ کے دوست سوں محبت کر | دشمنش جو جو اس کا دشمن ہے
کیوں چھپی عشق بلبل و گل کا | آج دوشنبہ چمن چمن سوسن ہے
کلمہ خان کے خیال سوں صابر | جس طرف دیکھتا ہوں گلشن ہے

چمن کے سیر کوں جب وہ گل رخسار آتا ہے | شگوفہ پیشوا کوں از در و دیوار آتا ہے
نجانوں کیا ستم گل نے کیا ہے آج بلبل پر | کہ مجھ کوں رحم اس کے سوز پر بسیار آتا ہے
شفا پاوے ہر درد ہجر و اندوہ جدائی سوں | سر بالیں مہر سوں جوں ہر سر بیمار آتا ہے
اندھیری رات کوں کیا ہر کوئی ہمت کا چاند دکھلا جا | کہ تجھ درس کھن ہر رات جیوں بیمار آتا ہے
اگر عاشق نہیں تجھ مکھ اوپر از شوق آئینہ | چرا ہر صبح تیرا دیکھنے دیدار آتا ہے
نہ بھول اپنے اسیراں کوں کہ تیری زلف کے دام سوں | دل مشتاق کہ آشفتہ کا ہی زار آتا ہے
نظر سوں عاشقاں کے یاد رکھ مت قربانی کھو نکتہ یہ | کہ درس سوں تیرا در چشم دو انوار آتا ہے
بیک جام طریقت مست کرتے ہیں قدح نوشاں | جو ساقی کے در اوپر نا تمام ہشیار آتا ہے
طواف میکدہ کوں دل اگر جاتا ہے خوش ہو | ز شوق بیخودی کر مست دکھ سرشار آتا ہے
چندر مکھ کے شگفتن سوں درسکا دام پادری | جو آئینہ جو کہ سینہ با دل بیدار آتا ہے
قدم پر اس کے مر کھپتے ہیں قرباں ہو ہو مشتاقاں | جو وہ قاتل ادا باتیغ جوہردار آتا ہے

حیات خضر اگر ہے بغیر عشق جیے جینا
بعشق کوش کہ خوش عیش یک گھری ہے

شہی کا جاہ ہے مراتب اگر دولت فقر
زری کا تاج کلہ گر قلندری یہ ہے

ز نور عشق صفا کر کے دل کا آئینہ
زیاز دیکھ تجلا اسکندری یہ ہے

غنی ہوں عشق کے نعمت سوں ہر طرح عیار
فقیری بھیس تب رہنا تو نوکری یہ ہے

نور بخش چشم دل وہ ماہ گلگوں فام ہے
جس کے زلفاں کے گھٹا میں صبح ہر یک شام ہے

کیوں نہ دیکھلاوے چندر مکھ ہنس کے وہ رشک پری
دان درشن دیونا اس کا کہ فیض عام ہے

عاشقاں خوش ہیں اگر اس کے نگاہ و ناز سوں
دل میرا خوش از عتاب و غمزہ و دشنام ہے

دیکھ چندر سے مکھ اوپر زلف کے لٹ تا بدر
صید دل ہوتے ہیں خوش ہو کر ہر یک دام ہے

رم کری ہے مجھ سوں گر اس مرگ نینی کا خیال
جز رجا کر رکھا ہوں دل میں لیکن رام ہے

کیوں نہ دل ہا مست رہ اگر وہ نگاہ چشم مست
جس کے بر میں میکدہ ہر شیشہ ہر یک جام ہے

در جستجو پاتے ہیں لذت جس نے راہ عشق کے
اس کوں ہر خار مغیلاں گل بستر کام ہے

جب سوں تیرا نام کوں جپتا ہوں اے شیریں ادا
منہ سوں لبریز میرا کلک و مینا کام ہے

اپنے نیاز کوں جب مست قدم کے نال سوں
تجھ چرن بوسہ کا اس کوں ذوق ہر یک شام ہے

تیرا شکنجہ زلف کا مہر و قمر کا دام ہے
ایک طرف طلوع صبح ایک طرف کوں شام ہے

بیٹھو تو نوشتہ دیوے کوں روشنی
[illegible]

شعا برمدح خوان اگر دو تجہ جناب سوں
دل کیا سنتی ہے تریست ول ترا قدم کی ناں ہے

انکہیاں کا علاج ہیں سنا ہے
خاک درش دکہ ہر بلا ہے

محتاج طبیب وہ نہو وے
از خاک شفا جیسے شفا ہے

روشن ہیں بیماری دل کے انکہیاں
اس عشق کے نور کے جلا ہے

آتے ہیں پکار عندلیباں
گلشن ہیں کہ پہول جو نا ہے

کر عشق سوں گل کے ہر تازہ
جان ریش ز زخم خار یا ہے

جو سب گل جعفری کا بلبل
در گلشن عشق خوش نوا ہے

اے نو گل نو بہار خوبی
کہ جلوہ کہ دل کا مدعا ہے

مشتاق ہوا ہے غائبانہ
تجہ حسن کے جن صفت سنا ہے

تصویر نے جب سوں تجہ کوں دیکہا
دل محو زشوق و دیدہ وا ہے

کب تن کے خبر دہرے ہے اپنے
دل جس کا بعشق مبتلا ہے

ہے دولت عشق جس کوں حاصل
وہ خلق جہان سوں سیر یا ہے

ہے بیر مغان کے شوق لشومت
جن بادہ معرفت پیا ہے

جو دل ہے زمہر شاہ روشن
وہ آئینہ جہان نما ہے

کر مجنت بس مدین
آ ڈہونڈ جو شوق کیمیا ہے

تجہ تیا ند سب مہکہ سوں جشم جہند
مشتاق کے رات و دن دعا ہے

کیوں شوق سوں دیکھی ماہ نو کوں
تجہ بہوں کا ہلال جن دکھایا ہے

صنابر کے نظر سوں مت چھپا مکہ
کہو نکہت مین کہ نور کبریا ہے

تیری کہو نکہت کے جھلک کے قربان کہ مہر سوں جھلک لیا ہے
چندر کے مکہ کا نظارہ دل قرار حوصلہ

ته ماہ نو ہے کہ دیکھتی ہے شوق ہر جہان خلق
ہلال ابرو نے ماہ دیکے مکان بروی فلک لیا ہے

تبسم نے باندھی ہے قتل اوپر کمر اپس کے خدا ہے حافظ
کہ عاشقاں کے لہو سین کر کر شکوں تلک لیا ہے

تجہ نظے باز مہ رخان کے نکہ ہے ظالم کہ عاشقاں کا
چند دق سینہ سوں نقد دل کا چرا کے دریک پلک لیا ہے

ملاحت آمیز خط ریحان سوں حسن سبزہ پیدا
پریرر سیلے نے ناز و خوبی سوں از ملاحت نمک لیا ہے

چندر مکہ کے دو رس نہ ابر چرا نہو و نظارہ روشن
کہ اس کی کہو نکہت کے جہا ملاحت سوں اس نے جھلک لیا ہے

ملتا نہ [illegible] ہر ایک سوں دل اجس کا نام ہے
عشاق کا دل ہو بنا اس کے نکہ کا کام ہے

کیوں دل نہو دریا بخبر ساقی کے چشم مست سین
ہر غمزہ اس سرشار کا یک [illegible] کا جام ہے

سرست ہیں وہ میکش جن کا مغاں کے در اوپر
جام شراب در دست صبح و مسا انعام ہے

منبر کے اوپر داغنال کہتے ہیں کچھ کرتے ہیں تجہ
عاشق کہ مت دیر یار رہتا ہے نت بدنام ہے

پانے [illegible] راہ عشق کے لذت جنہوں نے شوق سوں
جو سر اتہا و آبلہ ان کے نظر میں کام ہے

دل جب [illegible] پابستہ تھا نغمہ تہا [illegible]
بہا زلف کی لٹ مین بسا جن سوں دل آرام ہے

چندر مکہ کے مہر سوں کیوں خوش نہ ہویں عاشقاں
ہر دن کا وعدہ دیونا اس کا جو فیض عام ہے

ابر

ہم دلبر ہیں ہم دلدار بھی ہیں ہم مونس ہیں ہم غمخوار بھی ہے
ہم شرع وہی طومار وہی سب وہی وہی سب وہی ہے

ہم مظہر ذات و صفات بھی ہیں ہم قرآن کے آیات بھی ہے
ہم حق کا محرم ذات وہی سب وہی وہی سب وہی ہے

ہم ملک ولا کا شاہ وہی ہم صاحب عز و جاہ بھی ہے
ہم دیدہ و دل کے چاہ وہی سب وہی وہی سب وہی ہے

ہم شاہد گلگوں فام وہی ہم سرور خاص و عام بھی ہے
ہم ورد ہمہ کون نام وہی سب وہی وہی سب وہی ہے

ہم محنت و غم میں چین بھی ہیں ہم نور فزائے نین بھی ہے
ہم روز وہی ہم رین وہی سب وہی وہی سب وہی ہے

ہم ماہ وہی ہم سال وہی ہم ہو ہر دم تالی بھی ہے
ہم پوچھو دیکھو میں حال وہی سب وہی وہی سب وہی ہے

ہم کال وہی ہم آج وہی ہم صابر کا سرتاج بھی ہے
ہم فقر میں دیو راج وہی سب وہی وہی سب وہی ہے

ہو

کوئی نے ہر ان کون جانا ہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے
کوئی دین کہے ایماں کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی دلبر جانی کہے کوئی یوسف ثانی کہے
کوئی حرز ایمانی کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی وارث منبر کہے کوئی ساقی کوثر کہے
کوئی حیدر صفدر کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی شاہ مرداں کا کہے کوئی شیر یزداں کا کہے
کوئی میر میداں کا کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی اول و آخر کہے کوئی باطن و ظاہر کہے
کوئی غائب و حاضر کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی قبلۂ عالم کہے کوئی کعبۂ اعظم کہے
کوئی عرش کا محرم کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی مونس ہر دل کہے کوئی حل ہر مشکل کہے
کوئی شمع ہر محفل کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی سرو خوباں کہے کوئی نور چشم جاں کہے
کوئی درد کا درماں کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

کوئی ولی و والا کہے کوئی عالی و اعلا کہے
کوئی حضرت مولا کہے کوئی کچھ کہے کوئی کچھ کہے

مست ہوں جب سوں سدا ہارا ہوں نظر اک سوں — نیشتر ہے بدل و دیدہ بے رو خواب مجھی

پرتو عشق نے ہر ذرہ میں روشن کر — جلوہ دکھلایا خورشید جہاں تاب مجھی

ساقیا دل ہے خماری و نظر تجھ رہ پر — لطف سوں مہر سوں از جرعہ دریاب مجھی

کیوں نہ سرمست رہوں دیکھ نگہ ساقی کی — گردش چشم سوں دیوں ہے مے ناب مجھی

زلف کوں باد صبا نے یہ سوں آشفتہ نکر — کہ پریشانی خاطر کی نہیں تاب مجھی

بوریا چھوڑ کے جن دل سوں ہوا خاک نشیں — آئینہ ساں ہے نمد بستر سنجاب مجھی

گوشۂ فقر میں جس دل سوں کیا گھر صابر — پرورش کی غنچہ کوں نہیں ہے ہر باب مجھی

ہو

جن کے جبیں میں عشق کی آیت نہیں لکھی — دلدار کے درس کی روایت نہیں لکھی

پیر مغاں کے عشق سوں کب ہووے سرفراز — ساقی نے جن کے حق میں عنایت نہیں لکھی

لکھ لکھ کے نامہ گرچہ تھکا ہوں ولی ہنوز — ہجراں کے درد و غم کی شکایت نہیں لکھی

گل سوں ادا میں عنبر کہ مہر تجھ نے مہر سوں — پلٹے ہیں آدینہ کی کتابت نہیں لکھی

طے کر لیے ہیں عشق کی رہ مرد عارفاں — ہر چند دشت و بر کی نہایت نہیں لکھی

ایثار ہو کہ پاوے شہادت کا مرتبہ — در عشق دوست جاں کی کفایت نہیں لکھی

معلوم کیوں کے ہووے میرا حال صابرا — اس شوخ کوں کہ دکھ کی حکایت نہیں لکھی

ہو

تو غنچہ سیر ادل تجھ مژہ کی تہ پک دیکھی — قدم کے پاس تیری مر جبہ انجمن سے دیکھا

کوئی کہتے دلبر و غمخوار کوئی کہتی مونس و دلدار ہے
کوئی کہتی گوہر شہوار کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی یوسف ثانی ہے کوئی کہتی عدم و جانی ہے
کوئی کہتی سحر زلیخا ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی لعل پیارا ہی کوئی کہتے بیو بہار آئی
کوئی کہتی لالہ ہزارا ہی کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی زلفش سنبل ہے کوئی کہتی رویش نو گل ہے
کوئی کہتی خالش بلبل ہی کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی غنچہ دہن ہے کا کوئی کہتی سیمین تن ہے کا
کوئی کہتی سیب ذقن ہے کا کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی قامت طوبی ہے کوئی کہتی چہرہ محبوب ہے
کوئی کہتی رونق خوبی ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی ناز و نیاز ہے کوئی کہتی عاشق بازی ہے
کوئی کہتی محرم رازی ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی عشق کے می پیچی کوئی کہتی عشق کے رد لیچی
کوئی کہتی عشق میں دل دیچی کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی عاشق ہو رہی کوئی کہتی پیون دیکھ کہی
کوئی کہتی دیکھ سہک سب ہی کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی دیکھو درسن کون کوئی کہتی تور و درپن کون
کوئی کہتی دل دو موہن کون کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

کوئی کہتی صابر مجنون ہے کوئی کہتی دیکھ سون دل خون ہے
کوئی کہتی عاشق و محزون ہے کوئی کچھ کہتی کوئی کچھ کہتی

بہو

سر سجن کون کی موہن کی جان جہان کہتی
کئی بیتم کئی لالن کی آرام جان سب کہتی

لب لعلش کہ دلہا زندہ راکہی تبسم سون
کئی چشمہ حیات کا کئی معجز نان کہتی

ز فوج خط کر شاہ حسن نے ملک دلان گہری
کئی ثانی جہان گیر و کئی صاحب قران کہتی

تصدق کیون نہ ہوون سن اس قد نیوز ناز
کئی نخل و کئی طوبی کئی سرو روان کہتی

نیچی ایسکے میٹھا رس کہ لذت بخشتی ہیں دل کو
کئی مصری کئی شکر کئی شیرین بیان کہتی

ہجراں کا دکھ کیوں کر کہوں دل میں جیتیں جلیا
کرتے ہیں سو اور روانکھیاں جو افیاری سیتی

ہے مہ عذار دور سنہو مجھ نظر سیتی
تا نور چشم روہت نجا دی بصر سیتی

کہو نکہت اٹھا کے مصحف رخسار کے دکھا
تا دل اوپر لکھوں خط عنبر نک زر سیتی

کیوں کر نہ پیچ و تاب بریں مجھ نظر میں آج
باندیا ہے راہی دل تیرا کاکل کے لر سیتی

کل بر کے گھٹا میں کر انکھیاں کو نے جوش تھا
دریا بہا تہا اشک کا مجھ چشم تر سیتی

وہ دن خدا کری کہ رہ عشق طے کروں
کر یک نکار ہو دل چلوں چشم و سر سیتی

کیوں کر نہ ہووین خورد ملک اس کے بے قرار
جن دل لیا ہے موہ کے جن دلبر سیتی

ہر ذرہ ہم سر سوں کیا ذرہ آفتاب
یاقوت دل کہنہ کیوں نہ کری خوش نظر سیتی

میٹھی بچن رسیلے سلونے کے رس بھری
لیتے ہیں باج قند و نبات و شکر سیتی

سنبل شگفتہ بر گل خورشید یار دیکھ
ہے بار دماغ تازہ ہوا مشک تر سیتی

دل ہمارا تازہ رکھ اے گلعذار دوستی
تا رہی سر سبز و سر خوش در بہار دوستی

داغ تیری عشق کا جب سوں ہوا ہے دل میں سبز
نو بہاری ہے نظر از لالہ زار دوستی

غم سے اور دوستی کے تار نازک ہے بہت
خوش گذاری عمر کر توڑی نہ تار دوستی

دوستداری کا لالہ فاختہ لتو بولے
سرو قد ہے عشق میں ہے بیقرار دوستی

سرفکندہ غم کا ہی مجھ ہرن افسوس ہے
منہ پہ ابھی نالاں خوش ہی کار و بار دوستی

مرد

عشق کے آتش میں کر پروانہ جلنا ہی ذوق
شمع ہم کرتے ہیں جلبل جان نثار دوستے

لالہ رویان کے درسن آج در چشم دنظر
ہی شگفتہ داغ دل سوں نوبہار دوستے

خوش ہوا وہ جن کہ گلرو بادہ گلرنگ سوں
جام مستے دیوی صابر یاد کا ردوستے

جو

گلشن میں ہوی عشق کے جو خوشگواری
جون گل دلش شگفتہ رکھہ ہر بہاری

سرشار ہوا شوق سوں ہر نوبہار میں
جس کوں پلاوی مہر سوں وہ گلعذاری

جو ہیں مغاں کے عشق میں مست و بیدار
رکھتے ہیں ان کوں شاد و خوش و بیخماری

نور و ظہور صبح تلک دیکھی عشق کا
جس کوں پلاوی ساقی شب زندہ داری

زاہد نہ ہوویگا واقف اسرار معرفت
جب تک نہ ہوی از خم عشق نگاری

بو الہوس کو نہیں توحید کا خیال
کا ہی خراب و گاہ کری بیقراری

پیمان کن کے در کا کہتا ہوں خانہ زاد
مستا نمیں دیوی تا زشرف افتخاری

مست بے صف میں روز جزا سرخ رو الہی
جس کوں چکھاوا قطرہ منصور واری

پیر مغان کے مہر سوں صابر ہی سرفراز
ہوی جو حق کے یاد میں لیل و نہاری

عشق کے می آتشے ہی آتشے
نشہ اس کا بعضی [illegible]

میکشاں میں در صف ہمان کتشان
میکشے ہی میکشے ہی میکشے

مست رہنا بادہ گلرنگ سوں
سرخوشے ہی سرخوشے ہی سرخوشے

تجلا دیکھتا ہے صبح تک نور ظہوری کا
دکھا ہوں خواب میں جس دن شعر اس نو عرشیاں کوں
نجانوں رات دن کیونکر بسر آتے جدائی کے
جو دیکھی آرسی میں دل کے جلوہ اس چند مکھ کا
نہ لاوی التجا شاہاں کے در پر فخر سوں ہرگز
غبار در کہ اقدس سوں انکھ چشم ہے روشن
روا ہے سجدہ مشتاقاں کا اس محراب ابرو کوں
نجانوں کس نے تو ناگر سکھایا میرے سرو کوں
نکل بر در سوں کہو نکہت گل کے نکہ راہ دکھلا
تیری معجز بیانی کے معتقد ہیں دل سوں مشتاقاں
میرا دل عشق کے پرتو سوں جس دن سوں ہوا روشن
نہیں کچھ خوف اس کوں درد و عالم سے ہرگز سوں
نظر کر زندہ کے بحر کوں چشم حقیقت سوں
رہا ہے اس سرائے دو در میں کون راحت سوں
ہوا اوج وصل اپنا چھوڑ کے تسخیر کرنے کے
سفر کا ساز کر شوق ہے عشق کے کا یہ
ایس کے ابرو پھر در او پر مت ڈال کر جانے

جو ہے شب خیز و دل روشن زکر و منقبت خوانے
کبھی آشفتہ ہوں کر بی سرانجام و پریشانے
نہ ہوتا کر خیال وصل مہ رو مونس جانے
رہی نور تجلا سوں نظارہ اس کا رخشانے
جسے حق فقر کے دیوں زر و دل سیر و سلطانے
ملی ہے سرور دین کے در او پر حسن پیشانے
کرو آتے باہر نہیں ہے قبلہ در دین مسلمانے
کر در سن دی ہے مہک دکھلایا کر کہو نکہت بیں نہانے
کر بانی ہوئی جلبل شرم سوں شمع شبستانے
تبسم ریز کا ہے جو عیب لعل خندانے
نظارہ چشم کے محفل میں ندہ ہے حیرانے
جسے ہے شاہراہ کے محبت حرز ایمانے
کہ ہر موج نفس میں جن حباب وقت مہمانے
جو توں چاہے کر آسایش کری در الکہ وانے
کہ تیری قید سوں ہرگز نہ پائی اس رہائی
کھیلا مرشد نہوں لگ قطع ہو دشت مغیلانے
کدا ہوا اس تہ دین کا کہ ہر دہ کان ارزانے

نہیں ہے تیری چھپانے کوں درد کے پروا — کہ تیرا عشق غم و درد کا ہے درمانے

برہ میں تیری کہوں کیا جسم کے گھٹنے — انجھواں کے بحر میں اکثر ہوویں بلبلہ فانے

تیری سب سکے قسم ہے کہ رات دن تجھ بن — جو زہر ہے خواب خورش ملنے و زہر ہے پانے

لیا جو وری کہ منور کری تہی اگے — کہو نکہت انپا کے چندر مہک سمن سب اجانے

اگر وو خضر ہے آب حیات سوں زندہ — یو تیرا عشق ہے مجھ دل کوں آب جیونے

ہوس دلہا کے تماشا مند ربکہ گدایاں کوں — زکات حسن کے دے یار گر کاں جتانے

تیری جمال سوں ہے دیکھوں اگر نظر روشن — نہ دیکھوں ماہ و نہ خورشید و چرخ گردانے

نیں میں نور نظر ہو کر آپ ہے شب و روز — کروں نثار تجہ اوپر سر اشک رتا سنے

ملی ہے جب سوں مجھے تیرے عشق کی دولت — بگنج فقر میسر ہے عیش ارزانے

جنوں عشق میں مجنوں کی بات مت پوچھو — کہ میر آگے وو تہا کوک دبستانے

ہمیشہ شہر میں خلق جہاں کا لگاد کیو — لیا ہوں گوشہ آباد ملک ویرانے

جنوں میں عشق کے لذت جنوں نے پائی ہے — چہ کسر د بادشہ در زند بین بنا ملنے

بہار دور کہ میخانہ چشم سوں سرسوں — جو دیوے ساقی مہ رو میا سوں دربلنے

کہاں ہے محتسب یاں سر کر آ دیکھی — مغاں کے عشق میں مست ہے بلیا ہوں آنے

جہ خوف ہے ترہ ایما سوں پاکبازاں کوں — کہ ان کوں شہ کے محبت ہے حرز ایمانے

ہزار جان جو گیا یک نظارہ کی قیمت — ہنوز کم ہے کہیا افزود دکھ ارزانے

جفا و جور کہاں تک کبھی وفا بھی کر — کہ عشق باز نکہو ہے وفا نمید اپنے

جگت کے ماہ رخاں سوں تجھے کیا نسبت
کہ وو ہیں ذرہ و خورشید توں ہے تابانے

گر آکے دیکھے میری دل کا آئینہ خانہ
ز شوق تیرے پسر جاوے نقشہ مانے

ہوا ہے جب سیں جدا تیری زلف سوں دل من
رہے ہے بے سر و ساماں و در پریشانے

اگر پسند پڑے تجھ کوں شعر صابر کا
ہزار فخر کرے بر کلیم و خاقانے

تجھ زلف میں دل میرا ہے بے سر و سامانے
کر رحم کہ اب چند سوں گذرا ہے پریشانے

کیا ہووے جو آئینہ تجھ دل کوں کرے روشن
ہرچند کہ ہیں انکھیاں تجھ نور سوں نورانے

کانٹے کے اوپر تیرے یو پوش رکھوں لگ کب
خوش دن ہووے تا سارم تجھ راہ میں قربانے

کیوں دل نہ ہووے میرا یاقوت تجلا سوں
تجھ مہر سوں ہر ذرہ خورشید ہے تابانے

جس دل سوں چندر سا مکھ گہہ نکتہ میں چھپا دیکھا
رو داد جو آئینہ تجھ چشم کوں حیرانے

جز نالہ نہیں مونس یہ انت ہجر امیں
ہے دوست کہو کس کوں درد و غم پنہانے

گر شمع ہووے واقف تجھ دل کے شراری سوں
دل رات میرے دکھ سوں جل بل کے ہووے پانے

بے طاقت رہے ہے تاب صبوری کے
در کار میرے حق میں ہے رحمت یزدانے

گر خضر کے نازش ہے عمر ابدی اوپر
تجھ عشق سوں نازش ہے تجھ عشق ہے ارزانے

جس دن سوں محبت کا ساقی نے دیا جرعہ
اس دن سوں ہوا مست تجھ دل کہنہ فراوانے

تجھ چشم سوں جو دیکھیا اس حسن درخشاں کوں
نے ماہ اسے بھاوے نے مہر درخشانے

رہکتا ہے اگر زاہد دیں شیخ و مشائخ کا
حب شہ دیں تجھ کوں ہے دولت ایمانے

چو غنچہ رنگ سوں بو سوں ہمیشہ لبریز / لب نگار کہ ہی کام گار خاموشی
ملی ز شوق جو سیما سوں آئینہ رو سیں / رہی چو صبح وفا بیقرار خاموشی
جو شانہ دست و گریبان ہی باصبا ہر روز / خیال زلف سے ہی جس دل کوں نہ یار خاموشی
ز یاد نرگس مستانہ خوش رہی صابر / جو ہوی بادہ ز عشق نگار خاموشی

۶۸ — ھو

عشق کا ساقی پلاوے جس کوں جام عاشقی / مست و خوش ہی ہو ز شوق لعل فام عاشقی
کب نصیحت ناصحاں کی اس کوں بخشے بر اثر / بادہ نوشاں میں نکالا جس نے نام عاشقی
ہر کسی کوں دیکھ سنتا ہوں برہ کے درد کا / بلکہ کوچے جا کہے اس کوں پیام عاشقی
عشق بازاں کوں ہوا آظاہر فراق یار سوں / ہی جدا اپنے سکے گھڑی روز قیام عاشقی
کیوں سہاری تیشہ سر او پر ز حسرت کوہکن / در بر خسرو ہی وہ شیریں کلام عاشقی
طعنے دیتے ہیں محبت جنوں کوں بیدرد لوگ / اس نے دردِ دیوانہ پکے پایا ہی نام عاشقی
کیوں نہ ٹھہرے سرو و قمری کا بناوے آشیاں / وہ گلو کا طوق کر رکھتے ہی دام عاشقی
دیکھ زلفاں کے گھٹا میں چاند مکھ صابرا / جلوہ کر یک رنگ میں ہی صبح و شام عاشقی

۶۹ — ھو

موہن کے دو شش اوپر کا کل نہیں ہی کالے / دل عاشقاں کا ڈسنے ناگن بھجنگ
جس بزم میں خراماں ہووی وو سرو خوبی / گلرو رہیں ز خجلت حیران جو نقش قالے
عجب دیکھتا ہوں گلشن کھلتا ہی داغ دل کا / ہی عشق لالہ رویاں گویا بجائے نہالے

ہر لمحہ اس کا گذر ز خورشید سو خونیں ہوا | جو ماہ تجکون دیکھ بر ابروئے ہلالے
کہوں سیٹے مجھ زبان سٹون کہوں میں سو چ مز ہر ان کو | اقلیم حسن کا ہی نام خدا تون والے
کر انس حرف سون آوے درسن کا دل دیتا | کز شوق منتظر ہیں تجہ درس کے سوالے
نہ ہوش دل بجا ہی نے دل تیری لگن میں | مشتاق کیون نہ ہووین مجہ عشق سون حیالے
صبا بے آرزو ہی کہو نکہت انہا کر دیکھ | مصحف جمال تیرا ای مصحف جمالے

ہو

بملک حسن خوبی تون ہی والے | کہ تجہ پر ختم ہی صاحب کمالے
کبھی آشفتہ ہی کا ہی پریشان | تیری زلفان کے ہر جس کلمین جالے
تیرے سرو خرامان کے لٹک دیکھ | ہوئے پامال سرو و نونہالے
فلک بر ماہ نو چیرتا ہی ہر ماہ | کہ دیکھی جلوہ ابرو ہلالے
جگر ڈسنے کوں ہر شب عاشقاں کا | پپیا نے سانپ کا کل کے پالے
اسے از عشق مہرویاں ہی بہرہ | جو ہی اس شاہ خوبان کا مولے
پتنگا کیون نہ ہووے شمع رو کا | کہ دل فانوس تن کا ہی خیالے
پیا حسن نے شراب عشق سدنے | کبھی مست و کبھی بے لاابالے
تم بی بادہ ہی وہ دل مغل میں | جو ہی تجہ عشق کے میتے سون خالے
تشدد کیدن نہووے تجہ اور کچہ | کہ تون ہی سرخا میں بے مثالے
اگر ہنس ہنس کے درسن دان دیوے | مراد ان اپنے پاوین سوالے

کب جمین آری شہر میں اس کون بکو بڑے بنا
جس کون جنون تجہ عشق کا دل سون بہا بلند کری

جو حسن کلکون سون عرق کرتا ہی لعل احمر ہے
دل کیون نہ پر ابھر سون یاقوت رنگ ہنر کری

کاکل کے پیچ تو ہمین کہا ایل نجات سون ہے
نت سے صبا دا بانہد کے زنجیر بندنے کری

یکرو زدہ خورشید رو کرانسکی دیکھ پھر نظر
بیتک یک نظارہ سون آئینہ کون بایدی کری

یادی نمرو سون کلبہ منصب جہ سجدہ کرنے سون
سلطان دین کے رت ودن جو منصب خدا کری

جس نے نہ پائے عشق کی لذت وصال یار سون
جب تک کہ جیوی زندہ ہے در فکر و چرانی کری

حرص د ہوا کون چہوڑ کے تسخیر جن وانس کی
لازم نہیں اون سون پہری یا ترک جیونے کری

آئینہ دل میں دیکھ جو ماہ رو کے عشق کون
خورشید و مہ کے نور سون کیدی پردہ خشنی کری

پتلی کے مسند پر جو تہا دل ولدار انجہو کے کعل
ہر گہ خیال یار کے انکہیون میں ہمانے کری

دی شیشہ دل شوخ کون سہتا ہو بیدل بعد ازین
ای سنگدل مت بہول کے ضایع نادانی کری

اس شمع رو کے روبرو ہر دم نہ لیجا ارے
ورنہ نگاہ گرم سون سیماب سلی بانی کری

بلبل صفت گلزار میں ہرگز بجہو ری دیکہنا
جو گلرخان کے یاد سون خاطر گلستانی کری

دل لالہ رو کے عشق میں لذت ہر دینا تہا
داغ محبت تا نظر از شوق بستانی کری

کل چہرہ کا رہ عشق سون مشتاق کیا یک کری
جون بلبل شیدا کبہی نالہ تہ ہزاری کری

پروانہ ہرگز شمع پر وارے نہ اپنے جیو کو
گر شمع رکہہ فانوس میں اس کی نگہداری کری

جس کا نئے خیر کا جو عشق خاطر میں رکہی
دل کون تہو سون جمن انکہیان کون گلزاری کری

زلف پریشان لو سوں سجن خورشید کوں ڈھانپ کے
دن عاشقاں کا رات کر مت جلکیں اندھیارا کرے

آئینہ کوں دکھلا نہیں ہر لحظہ مکھ اپنا چاند سا
عاشق ہو مہ رجا رہے مت مہر اغیار کرے

تجہ چشم کے مینخانہ سوں پیوں جو جام بیخودی
مدہوش ہو رات دن ہر چند ہشیار کرے

بلبل نے گل کے عشق میں دل دی نہ دیکھو جفا
بس کس دل عشاق سوں کار و وفاداری کرے

دیکھ تجلا نور کا وہ پردہ ظلمات میں
شب تا جو کوئی تا سحر جم جم خضر ہمیاری کرے

مجہ سوں خیال ہو جس رات کمنہ ہو جدا
تا صبح میرا ہر مژہ اس رات خونباری کرے

زلفاں کے لٹ میں کر رہا ایل زخو غافل نہ رہ
تنہا مسافر کر ہو دل اپنے خبرداری کرے

پیر مغاں سکندر کا ہو صابر کدا دم حواں
تا بادہ اسرار سوں مست و سرشاری کرے

ہو

مینخانہ کے ڈر اور پر کر ہوشیار جاوے
سرمست ہو کے آدی غم کا خمار جاوے

انکہاں کے روشنائی جو ماہ رو کا درشنہ
در سن خدا دکھاوے یاں سوں اندھار جاوے

گلشن سے غنچہ و گل کہو دیں وقار اپنا
گر سیر کو منہ چمن میں وہ گلعذار جاوے

در عشق لالہ دویاں سوں داغ یار جانے
کب داغ چشم و دل ہو سوں بہو ملیدہ جاوے

جب عاشقاں کو دیدار وہ سرو غنزہ عزت
اغیار بھی حسد کا تب اعتبار جاوے

چوں آئینہ جو دیکھوں مکھ چاند سا نظر
مجہ چشم و دل سوں صابر گرد غبار جاوے

ہو

دل سوں غم یار کیئوں کے جاوے
بی بادہ خمار کیئوں کے جاوے

بن دیکھے چاند مکھ کا درس | انکھیاں سوں اندھار کیوں نہ جاوے
گل بن تہ لگا ہوں رنگ و بو ہو | گلشن سوں بہار کیوں نہ جاوے
داغ گل عشق لالہ رو یاد | از جان نگار کیوں نہ جاوے
اندوہ فراق جیو و دل سوں | بی وصل نگار کیوں نہ جاوے
دامن تیرا تہ سوں بچھو ردون | بی عہد قرار کیوں نہ جاوے
تا درس نہ دیوے شوق درس | از دار و مدار کیوں نہ جاوے
جب تک نہ لگی سرشک کے جہر | انجھوں کے پہار کیوں نہ جاوے
بن سرمہ خاک پای مہ رو | نظروں کا غبار کیوں نہ جاوے
تا گل نہ دیوے نظارہ ہنس ہنس | بلبل کے پکار کیوں نہ جاوے
گلرو کے میں بغیر صابر | درد دل زار کیوں نہ جاوے

ہو

جیسے وو شمع رو اگر ناز سوں گلشن میں جل جاوے | ہوں پروانہ بلبل شوق سوں گل پاک کے گل جاوے
اسے لالہ رخاں کیں عشق کی لذت ہوں حاصل | کہ جس کے چشم دل سوں داغ مثل لالہ کے جل جاوے
پیری بلبل وکوں کیوں پایا [illegible] خار تیز | رقیباں دفع کر ہو دیں جو خار دل سوں خلل جاوے
چمن میں شوق سوں ہر کیو نکہت انتہا در انجمن آجے | جگر تا شمع ویاں کا پتنگا ہو کو جل جاوے
تیری ظالم نگہ کے لب دکھا تا ای جگر | کباں عاشق سناں و ناوک و برچھی سوں نہ گل جاوے
[illegible] داما رخ رچھو [illegible] | کرا وی کرا لنہ تو سنبھل اور سنبھل جاوے

الاخر

دکھے اِس ہنس چندر مکھ کا جگا — کہ خورشید درخشاں بھول جاوے

لکھے تجہ خط کے کر تعریف صابر — بہار باغ ریحاں بھول جاوے

بحر

ترا مکھ دیکھ بستاں یاد آوے — تماشا ئے گلستاں یاد آوے

جسے تھی خوش تجہ شہلا نین کا — اسے کب نرگسستاں یاد آوے

اگر گلشن ارم میں سیر دیکھو — ترا رخسار اماں یاد آوے

کلی میں تیری اے گلرو دیکھی خوبی — نہ گل مجہ کوں نہ رضواں یاد آوے

تبسم میں تیرے یاقوت لب دیکھ — کہاں لعل بدخشاں یاد آوے

پریشاں سوں دل بیتاب ہووے — جو تیری زلف پیچاں یاد آوے

تیری انکھیاں مے مستی دیکھ کر دل — مئے و مینا و پیماں یاد آوے

جو ستا نہ چاک سینہ دلی ہمیشہ — جسے زلف پریشاں یاد آوے

برسنا میری انجھوں کا کبھی دیکھ — کہ تجہ کوں ابر نیساں یاد آوے

کہاں صابر کوں تجہ درسن کے دیکھے — مہ و خورشید تاباں یاد آوے

اگر مطرب اے ماہ رخ سیمبر آوے — تجہ جلوہ سوں انوار خدا در نظر آوے

انکھیوں میں رکھوں کا دکھی موں جان کر — توں نور دل و دیدہ میرے کہیں کر آوے

عبر بر ہو دے مشک کے بو سے گل و سنبل — تجہ زلف معنبر سوں جو باد سحر آوے

اگر خاطر ہجران زدہ کہیں دیوی تسلی / واللہ کہ غم و درد جدا اپنے سر آوے

خاموش کروں شمع و پتنگا کوں تصدی / مجہ بزم میں گر توں یہ رشک قمر آوے

مینوش کوں کہیں کہ پیر مغاں دیوی اجازت / میخانہ کا در پوچہنے با چشم و سر آوے

ہر صبح دو دس دان اگر دیوی بلا کے / تجہ مہر سوں مشتاق کی امید بر آوے

تجہ عشق میں گر دیکہی پرت داغ جگر کوں / لخت جگر از چشم ہزارہ بدر آوے

جوں نور نظر انکہیوں میں صابر کی کبہی آ / گر مژہ اپنے خار کوں دہری کہ آوے

ہو

شب مجہ کلبۂ احزان میں گر تو رہ جبیں آوے / دو رخ ماہ جانوں آسماں سوں بر زمیں آوے

تیری خوبی کی سن تعریف و آوازہ کیا شک ہے / کہ تجہ دیکہن کوں یہ روز ماچین و نیپین آوے

چو سنبل گل کر دل عشق بازاں کا زخوشبوئی / نسیم صبح گر تجہ زلف سوں لانا مشک چین آوے

سنی کر تجہ چند مہکہ کا تجلا عشق بازاں سوں / دو دس کی دان کوں جو کن نہ یو تیرا جو حزین آوے

گلی ہی تیری مجہ کوں جنت و فردوس دریرا / نہ دیکہوں تجہ بنا گر مجہ طرف خلد بریں آوے

نہ چہوروں دامن ساقی ز دست و طوف میخانہ / کہ جب تک بیخودی کی عالم میں مجہ کوں یقین آوے

چمن میں بلبل و گل کی محبت میں خلل ہووی / اگر گلدستہ سر پر رکہہ کی سر ناز ہو آوے

گدایاں اس کی بیت اللہ پر شرف یا دیں ہر راجی / خداوند دل کر شاہنشہ تاج و نگیں آوے

مہدی اس سرور معجز نما کا ہی وہ ہر تانی / کہ جا اس کی گریبان میں قمر از آستین آوے

مطالب دین و دنیا کے محبان کی ہوں حاصل / ز تیغ حیدری جس وقت وہ سلطان دین آوے

زدل ہوں اس شہ معجز نما کا معتقد صاحب — نہ بلا اوں التجا کر عیسے کے دوں نشین آوے

ہو

زبان پر جس کے اسم اعظم شہ مجلی آوے — پری و حور اس کے گہر میں بے افسوں چلی آوے

تیرا مکہ مصحف و ہر دل ہر خط و خال ہر نقطہ — دکہا درس میں فال رت و دہ بہلی آوے

چونے ہر مو بمو سوراخ ہر از بس جگر میرا — زدل فریاد کر کہیں جوں صدا نے بانسلے آوے

نہار واہ ہر سحر تا صبح اس کے راہ مژگان سوں — اگر پایل بجاتے وہ سندر میری گلی آوے

بجز خاک شفا درمان نہیں مجہ درد کا صاحب — فلاطون زمان آوے اگر با بوعلی آوے

ہو

مبارکباد دینے مجہ کون حور مشتری آوے — مری افسوں کر شیشہ دل وہ پری آوے

جو ذرہ دل پر بیتا ہے تجلا دیکہنے مکہ کا — خدا وہ دن کرے خورشید ذرہ پروری آوے

مری انکہیاں جو آئینہ تجلا سوں ہوویں روشن — چندر مکہ کر مری گہر میں زناز و دلبری آوے

مثل مشہور ہے عمر گذشتہ پہر نہیں آتے — ہماری عمر پہر آوے اگر وہ کن بہری آوے

رہی ہر رات کون تا صبحدم آشفتہ و شیدا — تیری زلفاں کے جس کے خواب میں منگری آوے

[illegible] اعداد سوں لذت قناعت میں — کہاں اسکے نظر میں دولت اسکندری آوے

میرا دل [illegible] زلف اش سوں لیت ہوے — [illegible] عنبر مو کے خوشبو ہر گہری آوے

لنا سوں ناز سوں کر جہ [illegible] دل نواز آوے — فدا ہونے کون بر لب جیو مرا از نیاز آوے

نولبی

جب سیں ہوا دل کا وطن اس زلف مشکیں کا شکن
آشفتہ کرتا ہے مجھ گل پیچ ہر پھند یا ہمیں کے

میں عشق کا سودا لیا جان نقد نہ دو کون دیا
نہ دونی مجھ سوں کیا کید دل کم ہے کہ ہو حشی کے

مجنوں کے در قربان کروں لیلکا آویں یک گلی
اس کے چرن پر سر رکھوں کر حال پوچھی آنکھ کے

سرو رواں میں ہر سحر ہے عاجز بجنوں تر ریتا
قمری نے سن کر یو خبر تو کو کری غم کہا چکے

ھو

چلے وہ سرو خوبیاں سوں کر و رجمن ابتدیکے
جو گل نقش قدم پوجی بنہال ونسترن آنکھ

صبا کر لا وی خوشبوئے جمن تیرے زلف کے لٹکا
نہ کہی سنبل بنیں میرا دل ہی بلیوی یا سر تہ کے

دل اپنا اندر کے خط میں لپیٹا ہوا ری قاصد
بہت تاکید سوں بوجھو کہ لیوں بر ہزدہ کے

ہوا جس بزم میں وہ ماہ رو تا صبحدم مہماں
تصدق ہوا جیں پروانہ شمع انجمن ایدھکے

نہ ہو کیوں نظر روشن تجلا ئے سوں درین کے
کر دکھلاوی ہر در سن شیندو سوں مروسیجن ایدھکے

اگر آوی تماشا بستوں کا دیکھنے شیرین
کہی گل سوں لگی کہ یک سوں رہے کو ہکن انبھکے

یہ میرا شعر حالی کا سنے کر نغمہ مطرب سوں
کیا شک ہے کہ آوی رقص میں ابر بہج اٹھکے

مجھے ہے آرزو صبا کہ درسن دیکھ وہ رکا
کبھی ہمیں بلتا اون کبھی یو جو ہرا ابکے

ایضا

بہت مشتاق واقف ہیں ہتھیلی شوخ کی مہندی کے
درو تہو کیوں منلیتے ہیں کلیجے دل کے بیچ کے

لگی اس کے نظر میں مہر عالم تاب یک ذرہ
چند مہکر جس نے دکھلاوی جو ہتھیلیکے

تیری بانکی نگہ کیا دیکے کس کو نہ خبر مجھ جب
کہ لکھتے ہیں جگر او پر ادا کے ناز کے جھٹکے

تغافل نگہ شوخ طناز کے — دلاں پر جو تیر و کٹاری لگی
اگر ماہ رو لیوی مکہ پر نقاب — نظر آ کے میری اندھاری لگی
بغیر از رخ دوست آب حیات — شب و روز جوں مشک کپاری لگی
جو کتھا پان دیوی سجن کا لیا — مجھے کیت و جو نا سپاری لگی
شکر ریز اس لعل کے تلخ بات — بہت عاشقاں کوں پیاری لگی
بجز عشق لالہ رخاں صابرا — دم زندہ کے داغ داری لگی

بحو

سیر جن کے حسن کے گلزار کے — قدر وہ جانے ہی گل رخسار کے
کیوں نہووی عطر سوں لبریز باغ — جو صبا لیائے ہی زلف یار کے
رنگ و بو او پر کہ گل مغرور ہے — کیوں کے بوجھے بلبلاں زار کے
کیوں نہ عاشق آپ میں گم کر رہے — سنج نینے ہی جیسے دلدار کے
رات و دن سیماب ساں ہی بیقرار — جس کوں دھن ہی آئنہ رخسار کے
کب رہی در سن بنا جوں ارب — جس کمن لذت ہی تیری دیدار کے
اشک کے جھرہی سحر سوں صبح تک — تجہ برہ میں چشم کو ہر بار کے
مست ہیں پیر مغاں کے میکدہ — چشم کھلی ہی بادہ اسرار کے
آج ساقی کے میاں سوں مست ہو — کبھی نہ بوجھوں نشہ سرشار کے
لو ہو ٹپکی سے ز چشم بلبلاں — آشنا ہی دیکھ گل سوں خار کے

صابر اگل چہرہ گلاں کے ہجر میں — شہید کیے چشم و دل خونبار کے

ہو

حق کل رخاں کے تغافل سوں گئے — اغیار خار و خس کے نمط گرچہ پل گئے
جب سوں کیا ہے سیر اکنول نین باغ میں — گلزار سوں کنول زخجالت نکل گئے
اس سرو خوش خرام کے گلشن میں دیکھیاں — شرمندہ ہے کے سوں ثمر و صنوبر کے پھل گئے
جس دن سوں شمع رخ نے لیا مکھ اوپر نقاب — دل برہ کے اگن سوں چو پروانہ جل گئے
دل سوں جو عشق لالہ رخاں کا ہوا رفیق — صابر نین سوں داغ محبت کے رل گئے

ہو

کر سیر باغ جب سوں وو گلبدن گئے — غنچہ سوں رنگ و بوئے گل و نسترن گئے
یاد نسیم زلف سوں وہ خوش مشام کو — گذری زچین و مشک فشانی ختن گئے
روشن جو ارسے ہوا دل یک نظارہ کو — دررس سوں وہ مہ بغداد کے عاشق یک بن گئے
مشتاق ہے کے نظر سوں گیا نور دل سوں یوں جیو — جب سوں وو شمع انجمن از انجمن گئے
جس روز سوں جدا ہو سیر چمن سوں صابر — دل سوں قرار و راحت و نیند از بدن گئے

ہو

جس کے زباں مونس جانی ہوئے — شوق سوں وو جیو قربانی ہوئے
چاند مکھ دیکھا جنہو نے بھر نظر — مثل درپن محو و حیرانی ہوئے
حسن تیری کے جھلک سے نو سوں — آئینہ رو شرم سوں پانی ہوئے

جن کے روشن دل کیے تجہ عشق نے　　دیدۂ جاں ان کے نور لئے ہوئے

سرورِ مشکل کشا کے فیض سوں　　دوستاں کے مشکل آسانے ہوئے

صدقِ دل سوں میکدہ کا بوج در　　میکشاں سرخوش ز دربانے ہوئے

رات و دن مہر و محبت شاہ کے　　مومنین کوں حرزِ ایمانے ہوئے

جن دیا دل گلرخاں کوں صابرا　　چشم و دل کے ان کے گلستانے ہوئے

چمن کے سیر کرنے گھر سوں وہ گلپیرہن نکلے　　تماشا دیکھنے کوں اس کا ہر غنچہ دہن نکلے

خراماں ہو دیا جس گلزار میں وہ رونقِ چمن　　قدم بوسی کوں اس کے سرو از طرفِ چمن نکلے

بشوقِ فاتحہ آوے اگر اپنے شہیداں پر　　شہید اس کا درس دیکھن کوں ہر یک از کفن نکلے

ہوا ہے دل اسیرِ زلف جس دن سوں پریشاں ہے　　کہ ہر دم شوار قید کوں کہ از بندِ رسن نکلے

دکھے زاہد اگر میرے صنم کے رشتہ میں انکھیاں　　گلو میں سبحہ کوں زنار کر جھٹ برہمن نکلے

برہ کے آگ سوں جل جل کے دل جیوں شمع گل جاوے　　اگر وہ چاند مہک باہر شبے از انجمن نکلے

بلب جاں ہر گھڑ آوے ہجر تجہ او پر فدا ہونے　　کہ درس دیکھنے یک بوج کے از تن بدن نکلے

کبھی آ دیکھ ای گلپیرہن احوالِ مشتاقاں　　کہ مژگاں خار ہو ہو تجہ الم سوں از بدن نکلے

بکف جاں لے کھڑا ہوں منتظر اس راہ پر صابر　　کہ روزِ عیدِ قرباں کی ہر گب وہ تیغ زن نکلے

حنا لا لا کے ہاتھ میں کر قتل پر وہ دلربا نکلے　　تصدق اس او پر ہونے کوں جاں شہدوں کے نکلے

هر گل مین هر غنچه مین هر گلشن مین هر بلبل مین هی | جوں رنگ و بو هر طرح مین جلوه پنهانی هے
کیوں کو هو وا ماں مین اسکا نهو وی پرتوا | هم لعل و هم یاقوت مین چشم نور رخشانی هے
در آب هے در خاک در آگ هے در باد هی | اربع عناصر مین سدا در جسم انسانی هے
دل مین بسے من مین رہے سن هے مری غزل | اهل سخن کی بزم مین جو از سخندانی هے
جس شیفته کا دل هوا اس کو سکت نه جدا | آشفته کر دین کون کرهی عجب در پریشانی هے
نیک و بدی یه فکر سون آزاد هو در جهان | جو خلق عالم چاهو یکه در کنج ویرانی هے
جو غم کهو وے عشق مین لهو و لعب مین غنچه | هر چند خوش خاطر کہی در فکر جهان کی هے
ضیا بر چراغ عشق سون روشن کر دل آئینه | جو ماه دو هفته عشق مین در عیب صحرائی هے

رباعیات

ای نور نظر تجا مجه چشم سون دور | هی دل کا تری جمال سون نور و ظهور
گر حور و قصور پر هی زاهد مایل | مجه تیری گلی بس هے جنت و حور و قصور

هو

ای نام ترا هی مونس اهل نیاز | حمد ست تجهی کر شاه هی بنده نواز
دل تیرا مکان و دیده منظور هے نش | گنج هی دیده و دل کا توں نهو کیوں مسند

هو

مشتاق هوں تجه جمال کا حور لقا | جس دل مین جلا هے عشق تیرا تجه
مجه دل سکے مراد دیجو دیدار مهر کرم | دیکهلا دو دمس گر خوش موں شکو

فرخندہ شبی ہو دی کہ تا صبح نظر ۔۔۔ روشن رہی از نظارۂ مہ رخسار

ہو

موسٰی کہ جب لگ سون محو بر طور ہوا ۔۔۔ وہ جلوۂ طور و دیدہ پر نور ہوا
ظاہر ہی کلام کاظم الغیظ سون ۔۔۔ منظور ہی جن کے حق مین منظور ہوا

ہو

راضی ہی رضا کے فیض سون اہل کمال ۔۔۔ ضامن ہی رہی ز مہر و رحمت ہر حال
از جور و جفای چرخ مغموم نہو ۔۔۔ ہی دوست نواز وہ شہ نیک خصال

ہو

تقوا کا اگر ہی شوق در مستی کوش ۔۔۔ قسمت ز مغان طلب کہ رہوی مدہوش
یاور ہو دی جس کا ساقی نیفرسان ۔۔۔ وہ مست ہی کا [illegible] درجوش و خروش

ہو

نقد دل خود بشدی کہ مین عشق لیا ۔۔۔ قربان ہی دل اس کی جس نی سودا کیا
یاد رخ مہ عذار ہی جس کا رفیق ۔۔۔ وہ زندہ دلان کی صف مین جم خضر جیا

ہو

عاشق ہوا گر ہی شوق دل شاد رہیا ۔۔۔ سب فکر سون نیک و بد کی آزاد رہیا
ہر دل کہ نہ چو آرسی ز مہرش روشن ۔۔۔ بو نقش و نگار تا ابھی بلور رہی

ہو

عقرب ہوا و ناہکہ ہوا مشک تر ہوا

کذرا نظر سوں جلوہ مہ رو نقاب بچ / جوں دیدہ دل نے نرگس لیا خورد و خواب سوں
وہ باج کیوں نہ لیوی مہ و آفتاب سوں / جس کے کہو نکہت جوت کے خوش اوبا بوں

سورج ہوا و چاند ہوا اور قمر ہوا

کیوں ریمیا کے دیکھ میں کرمن زندہ کی تلف / از علم ہمیا مجھی حاصل ہوا شرف
مجھ سیمیا ہے عشق شہنشاہ من عرف / اکسیر نے نگاہ سوں دیکھا جو مجھ طرف

دل کیمیا ہوا و میرا قلب زر ہوا

صابر ہیں جناب میں ہر شہ کے قنبری / ہی فخر مجھ کوں فقر سوں از مہر حیدری
بخشی ہے حق نے ملک قناعت کے سروری / کہنہ کلاہ میرا ز شوق قلندری

افسر ہوا و چتر ہوا زیب سر ہوا

مخمس در تعریف ...

معشوق من ہر سوں دل کا خیال خوش ہے / رہتا ہے عاشقاں کے ہر لحظہ نال خوش
انکھیاں میں نقش ہیکا اس کا جمال خوش / چنچل چتر چھبیلا صاحب جمال خوش ہے

مشتاق جاہ تے ہیں اس کا وصال خوش ہے

ہی ختم حسن و خوبی سب دلبراں اس پر / قربان جو عاشقاں ہیں دل منتظر کا اس پر
مائل ہے جان و دیدہ حور و پری کا اس پر / جھاجی ہے مہ رخاں میں چیرا زری کا اس پر

مہ بیچ زرد ہے اوپر موتی ہے نال خوش ہے

ماتھے اوپر ٹیکا خورشید یا ستارا
جھلکنے ہیں جھلملا دل قدرت کا گوشوارا
سونے کے دُکڑ کر جھکی جڑاو سارا
موتن کے نولری میں گھما لئے ہی نیارا

عاشق ہو لٹک رہا ہی موہن کے نال خوش ہے

چندر ہی یا چندر ہار گل سوں لگا پڑا ہی
خالِ انیت دل سوں کیا بخشکر ادا ہی
در یلاق جو کے درسن کا ہو کھڑا ہے
سونے کا ہار سنکار لعل و گہر جڑا ہے

مشتاق وجوہر ہی قربانِ خال خوش ہے

موتی جڑے کرن پھول جھمکوں کے نال لٹکیں
بالے کے نقش سادر انکھیاں میں کیوں نہ کھٹکیں
عشاق کے نظر میں وہ سرخ ڈوری انکھیں
جک کے سنار سدا زیور دہن کوں بھٹکیں

کنگن کوں خون دل سوں دیویں اجال خوش ہے

جڑ با ہوا ہی عاشق نک دیکھ نوکری کا
ہی بازوبند میں کھر خورشید انوری کا
پہنچی کے جوت آگے کیا جوت مشتری کا
تعویز پر فدا ہی دل نقد جوہری کا

چنپا کلی کے نک کا وصف جمال خوش ہے

سنکار کوں پہن کے کرتا ہی جب کنارے
کیوں نہ بیخبر ہووے مشتاق وجام پہارے
عاشق زیک نظارہ ہوتے ہیں مو ہسارے
مجلس ہی دلبر کے اندر کھڑا پکارے

ہی رقص کا تماشا ابرو ہلال خوش ہے

باجی ہی ڈھول یار وہیں عشق کے جھکوری
بجتے ہی خوش پکھاوج غم کیوں نہ سر کوں توڑی
ہوتے ہیں نقش دل پر مردنگ کے ٹکوری
مہ طلعتاں لا کھڑ ہیں سب پہن سرخ جوری

ناچی ہے آج موہن لکتا ہے تال خوش

سر منڈل لا کے سُہد سوں پر سُہد ہوتی ہے یاد
مُہنہ چنگ بولتی ہے کہ جیہ راہ حق سنوار

کہتا ہے بین کا سر جبر و قرار و وارد
ہے نی نواز واقف ای عاشقاں پکار

سارنگی محبت دے رہے خیال خوش

نوبت ساز سوں تنبورا مطرب دل خوش بنایا
دل کوں ستار نے خوش اسرار حق سنایا

ہر تار سوں حسینی نغمہ بجی بجایا
آرام عاشقاں کا در ہر طرح لبھایا

مطرب کے یادگاری ہمراہ وصال خوش

مُکھ پر نقاب پا جب رقص بیچ آوے
گر گر کرشمہ مستی ہر غمزہ سوں چڑاوے

سو طرح دلبری کا ہر نا زمیں دکھاوے
کھو نکہت الت نک سوں جن ہنسکی پلاوے

خوش ہو ہو دیویں عاشق سب جان و مال خوش

آدی جور و برو سوں غمزوں سیں قتل کرتا
مشتاق دل بچھا کے انکھیاں سوں پک پکڑتا

جھمک جھمک کے گھنگرو پر ہنس ہنس قدم کوں دھرتا
انکھیوں میں یا نور بھر رہ کے وہ بیکنر جھکرتا

پامال کرتی دل کوں ظالم کے چال خوش

جوں بیچ و تاب کہا کہا زلفاں بچے ناگہہ چھوڑے
عاشق اوپر قیامت ہووے جو مکھ کوں موڑے

دل عاشقاں کا دس دس جان و جگر مروڑے
کیا اس کمر کے اوپر الکتے لچک کے زورے

ای زلف مو کمر ہے نازک بہال خوش ہے

بیٹھی جو گل دکھانے گلزار کی سخن سیں

داماں و آستیں پر موتی جھڑیں دہن سیں

شاد

شاباش و آفرین ہوا از مرد و زن سبھن   دستار کا بنا کا رونق لیا چمن سبھن

موہن کے ہاتھ دیکھو پھولن کے فال خوش ہے

کہو نکہت میں ناز و غمزہ جس دم کرے اشارت   دل تازہ عاشقاں کا ہووے از خوشی بشارت

شہ تغافلی نے دی ناز کوں وزارت   کیتک کرکری نہ دل لیا وہ چشم شوخ غارت

عشوہ ز تیغ ابرو ہی بر قتال خوش ہے

مہ رو کوں دلبری میں صاحب کمال بولو   مکہ کعبہ عاشقاں کا تل کوں بلال بولو

محراب عشق بازاں ابرو ہلال بولو   از خط و خال روشن مصحف جمال بولو

درس کے طالباں کے ہی نیک فال خوش ہے

صابر مجھی تماشا رنگین خیال کا ہے   خوش نقش دل کے اوپر مصحف جمال کا ہے

چندر کے پاس تارا مشتاق خال کا ہے   دل کوں خوشی ہے مژدہ اس فرد حال کا ہے

یعنی کہ ہر طرح میں شوق وصال خوش ہے

ایضاً

آج مشکل ہے ہمن کوں زندگانی یا نصیب   مکہ چھپاوے ہے مکہ بو نکہت میں یار جانی یا نصیب

رات تر ہیت روز ہجر کی بہانی یا نصیب   ہر سحر ہی کام دل کا خون فشانی یا نصیب

کس کے آگے جا کہوں درد نہانی یا نصیب

وا ہے مدت سوں گرفتار خم زلف رسا   گاہ آشفتہ پریشاں ہوں کہو یہ مسد

چشم و دل کوں دے شوق تجھ درس کا ہے ای دلربا   حال میرا بوجھنی یار آ یا دل کوں دینا

تجھ بنا جاتی ہی عمر رایگانی یا نصیب

عاشق بیمار کون آرام عشرت سون چہ حظ | تشنۂ دیدار کون مصری و شربت سون چہ حظ
طالب دلدار کون اموال و دولت سون چہ حظ | چشم کو ہر بار کون خواب فراغت سون چہ حظ

زہر ہی بی دوست عیش جاودانی یا نصیب

آپڑا ہی کام مجھ کون دلبر طناز سون | اڑ پڑی ہی آگ جس کے عاشق دمساز سون
طرح تو سیکھا ہی شوخی سون ادا سون ناز سون | گر کہون دل کے حقیقت مونس و ہمراز سون

سون کیے کہوں شوخ و سرکش ہی فلانی یا نصیب

جان فدا ہون اوپر گر ہی ہر گھڑی ناز و عتاب | پاکبازان سون چھپا وہ ہر چند رہکہ در نقاب
شادمان اغیار کون رکہتا ہی ہنس ہنس دل خراب | کیوں نہ ہووین چشم مشتاقان ز خون دل پر آب

ہی رقیبان پر میا سون مہربانی یا نصیب

عمر تب عشق مین کلر وکی دکھ سہکہ کر قبول | تا رہی رونق فزا در چشم دل وہ تازہ پہول
حسن بچن اغیار کے ناحق ہوا مجھ سون ملول | خار و خس سون مل گیا قول و قسم خاطر سون بہول

شد بہاری زندگی میری خزانی یا نصیب

ہی بلا جس کے کلوٹین کا کل پر شکن کا جال | ہر طرف جاوے پریشانی ہر اس پیچ دل کی نال
[illegible] دوتا ہی وقت روز وصال | چاہتا ہون درد ہجران کا کہوں یا شرح حال

کان دہر سنتا نہین میری کہانی یا نصیب

عشق کے گلزار ہیت گر گل بن بہار رنگ رنگ | خار سون ہی بلبلان زار کون ہر روز جنگ

عاشقاں کوں عیش کی لذت سیں موہن کے سنگ ‏ ‏ شمع رو کے عشق میں انکار ہو و ہے جوں پتنگ

قدر وصل دلربا جس نے نجانی یا نصیب

واسوخت

یاد کر یاد دمے من کہ کبھی یاری تھی ‏ ‏ چشم امید مجھی تجھ سوں زدلداری تھی
زلف میں تیری میرے دل کی گرفتاری تھی ‏ ‏ جو گذری تھی زحد وعدہ وفاداری تھی

کیسے دو وقتے کبھی وعدہ فراموش کیا
پینہ شوخی کا تغافل کا نئے سر سوں لیا

توں گلستان ملاحت کا گل خوبی ہے ‏ ‏ تجھ او پر نام خدا ختم یو محبوبی ہے
تیری تجھ قامت رعنا کے قد طوبی ہے ‏ ‏ یوسف از شوق تیری عشق کا یعقوبی ہے

اینہ باغ ہی تجھ چہرۂ گلناری کا
خوشہ چین بلبل و گل ہی تیری گلزاری کا

یاد کر یاد کہ تجھ حسن کا گلزار نہ تھا ‏ ‏ عندلیباں کا ہجوم از در و دیوار نہ تھا
کرم تجھ گلشن رخسار کا بازار نہ تھا ‏ ‏ مجھ بنا کوئی تیری گل کا خریدار نہ تھا

نقد دل دے کے تیرا عشق لیا یا قسمت
عشق کے پنتھ میں بیدل ہو جیا یا قسمت

عشق بازاں کوں ستانا مہ من خوب نہیں ‏ ‏ مہک کوں کہو نکہت میں چھپانا مہ من خوب نہیں
وقت جو صحبت کے بہلانا مہ من خوب نہیں ‏ ‏ وعدہ کر کر کے نہ آنا مہ من خوب نہیں

دیدہ برسوں رہی حق کے لقا دین خورسند

ترجیع بند

عاشقاں من ہرن کے ہوئی رہے
عشق کا تخم دل میں بوئی رہے

خون جد سیں سے خم سو رقی رہے
اشک گلگوں سیں چہرہ دھوئی رہے

من کہو نکہت کے بکہاری جوئی رہے
درس دیکہن کے جست و جوئی رہے

زلف کے بو سوں ہوش کہوئی رہے
دل پریشان مشک بوئی رہے

جان نثاران اسیر موئی رہے
جان فشانی سے گفت و گوئی رہے

وہ سر یجن بہانہ جوئی رہے
دیدہ مشتاق ماہ روئی رہے

مکہ کے اوپر کہو نکہت سیلے سوئی رہی
عشق بازاں کے نیند کہوئی رہی

کیا سجن رات کے جگاتے تھی
مست و سرشار رنگ لاتے تھی

سرخ پوشاک میں سہاتے تھی
عاشقاں کے نظر میں بہاتے تھی

چاند مکہ سیں کہو نکہت اٹھاتے تھی
عشق بازاں کا دل لبہاتے تھی

عاشقاں وار وار جاتے تھی
اپنے من کے مراد پاتے تھی

جن گذرتے تھی رات آتے تھے
سیج پہولوں کے خوش بچھاتے تھی

جنکے میٹھی بچن سناتے تھی
ہنو سوتے تھی ہم جگاتے تھی

مکہ کے اوپر کہو نکہت سید سوئی رہے

عشق بازاں کے نیند کھوئی رہے

غیر سوں دل لگانا کون طرح — عاشقاں کوں بہانا کون طرح

جھوٹ سینیاں اں سنانا کون طرح — وعدے کر کے نہ آنا کون طرح

غصہ کی آتش لگانا کون طرح — دل ہمیں جلانا کون طرح

عشق میں اپنے لانا کون طرح — پھر تغافل دکھانا کون طرح

عاشقاں کوں ستانا کون طرح — چاند سا مکھ چھپانا کون طرح

رات دن کا بہانا کون طرح — سونا اور جگانا کون طرح

مہک کے اوپر کھو نکہت سے کھوئی رہے
عشق بازاں کے نیند کھوئی رہے

روز گذرا خوشی سوں آئی رات — پاکباز ان کے دل کی ہوئی بات

لعل شیریں کی حق دلاو زکات — جس کا میٹھا بچن ہے قند و نبات

وعدہ وصل کا لکھا و برات — عاشقاں کے نہ پوچھے ذات و صفات

صدق بازاں کا حق ملاو سنگات — درس دیکھن کے شوق رین دن جات

بادلے میں کھو نکہت کے چاند چھپات — قتل کر عاشقاں کوں پاو حیات

سونے کا بہانہ کر مسکات — کر کھوں دن کبھو رات ہر رات

مہک کے اوپر کھو نکہت سے کھوئی رہے
عشق بازاں کے نیند کھوئی رہے

دل

بی بہاتوں ہی کو ترا ان مول | عشق تیری کا باجتا ہی ڈھول
عاشقاں پر پڑی ہیں دکھ کے جھول | تن کہیں اور دل ہے تیری کول
آرسی دوکان حسن کا کہہ مول | ناز کے شیر سنے کوں پورا تول
پان کھا لال لبہا کے بیہ تنبول | ہو کے سرشار من کے کنٹر کھول
آکے صابر کے ساتھ ہنس بول | فتنہ بیہ بیہ کے عاشقاں کے کول

مہک کے اوپر کہو نکہت سیہ سو رہے
عشق بازاں کے نیند کھوئی رہے

ساقی نامہ

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق | نظر تجھ راہ پر ہی رات و دن طاق
مغاں کے عشق سوں دی جام گلرنگ | کہ مینو شان اوپر تیرا اشفاق
مغنی نے لیا ہی ہوش دل چھین | سنا کے نغمہ ہو ہو بعشاق
کہاں چھوٹے ہمن سوں نشۂ عشق | کہ دل سرمست ہیں از روز میثاق
مستی کیوں نہ ہووے جو بلبل | کہ ہیں پھولوں کے پر از نشہ اوراق
بعشق مہ رخ رکھ دل کوں سرمست | کہ مثل او نہیں در ارض و آفاق

بیا ساقی کہ ہوں درس کا مشتاق
نظر تجھ راہ پر ہی رات و دن طاق

مغنی نے بجا کے شوق سوں چنگ | سنا کے تان تو دی میں بارنگ

بخیر

عجب نت سون بنا ہی کام میرا | کہ کاہی صلح مین ہر کاہ و جنگ
شب ہینے مین ستے جو عشق کے راگ | نہ ہووی نیک و بد کے فکر سون ننگ
مزہ ہی عشق کے دیوانہ ان کون | کہ ہین ناموس سین آزاد وارنگ
خدا دیوی کہ ہووی فصل گل مین | میسر نشہ و دلدار کا سنگ
بھری ہین عاشقان سینے کو مین | کہ ہنس ہنس کے پلاوی جام گلرنگ

بیا ساقی کہ ہون درس کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات و دن طاق

خماری ہون خماری ہون خماری | طواف میکدہ کا انتظاری
میئے وحدت کے خم لبریز سون | فزون ہوتی ہی سب ہشیاری
خوشا آن رندان کہ ساقی کے میسون | کبہی ہین مست و کاہی ہوشیاری
چو بارہ عشق مین آئینہ رو سے | عجب لذت ہی رہنا بیقراری
ملی در زہد اس کون نشۂ عشق | ہووے جو زاہد مغان کا کر بکاری
اپس میکے میکشان کون جز خودی | مغان کے عشق سون دی یادگاری

بیا ساقی کہ ہون درس کا مشتاق
نظر تجہ راہ پر ہی رات و دن طاق

ز کبر نخوت مین نہ کر نیک نامی | جو ہووی میپرستان کا سدای
خبر جا دیوی کوئی محتسب کون | کہ مین ساقی کون دی خط غلامی

ضمیمہ

میر محمود صابر کے فارسی میں منظوم کردہ تاریخی قطعے

سندھ کے حکمران میاں نور محمد کلہوڑہ عباسی ۱۴ صفر ۱۱۶۷ھ کو فوت ہوئے، اور ان کو شہر مورو، ضلع نواب شاہ سے ۱۰ میل مشرق کی طرف اس بستی میں دفن کیا گیا کہ جس کو وہ اپنا پایہ تخت بنانے والے تھے اور 'محمد آباد' کا نام دیا تھا۔ ان کے فرزند میاں غلام شاہ نے اپنے والد کا مقبرہ تعمیر کروایا اور میر محمود صابر نے مندرجہ ذیل دو تاریخی قطعے منظوم کیے:

(الف) مقبرہ کے دروازے کے دائیں طرف نصب شدہ کتبہ:

ہمیشہ زندہ بود ہر کہ نام نیک گزاشت
کہ روشنست مزارش ز رحمتِ یزداں
چو در ہزار و صدوشصت و ہفت در ہجری
وفات یافتہ والیِ سند گشت رواں
مرو بروضہ و آہستہ تر خرام صبا
شگوفہ ریز مبادا شود گل ریحاں
ز فرقتش دلِ اربابِ دیں کہ خوں گردید
چکید از مژہ چوں اشک شد جگر بریاں

(ب) مقبرہ کے احاطہ کے بیرونی دروازے پر جو کتبہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دروازے کے دائیں اور بائیں طرف نصب کیا گیا ہے۔ ہر ایک شعر کے دو مصرعے ایک دوسرے کے نیچے، جُدا جُدا پتھر کی تختیوں پر کندہ شدہ ہیں، لیکن ان تختیوں کو صحیح ترتیب سے ایک دوسرے کے نیچے دیواروں میں نصب نہیں کیا گیا۔

یہاں پر اس قطعہ کے متن کو ہم اس طرح ضبط کر رہے ہیں کہ جس صورت میں غالباً صاحب نے اسے منظوم کیا تھا [1]

خوش آں کسی کہ چو مردان دیں ز ملک جہاں
سفر کند سوی دار بقا بشوقِ جناں
نواب رفت خدا یار خاں عباسی
دریں مقام و دریں روضۂ بہشت نشاں
ولی عہد وی و جانشینِ دولت گشت
غلام شاہ کہ شاہ ست و دلبرِ ایشاں

---

[1] اصل نصب شدہ صورت میں کتبہ کے دو حصے اس طرح ہیں :

دائیں طرف	بائیں طرف
بشد تمام ز تعمیر روضۂ اقدس	ولی عہد وی و جانشین دولت گشت
ز کار داری باقر محب ناصر شہاں	غلام شاہ کہ شاہ ست و دل بر ایشاں
بسال فوت چو تاریخ خواستم دل گفت	امیر و پیر میاں صاحب کہ خصلت
حبیب نور محمد ولی خلد مکاں	[illegible] و نظر کردہ [illegible]
نواب رفت خدا یار خاں عباسی	چو سرفراز شدہ از عطای مصطفوی
[illegible] و دریں [illegible] بہشت نشاں	نمود روضہ ز تعمیر روضۂ [illegible]
بنا [illegible] تاریخ تازہ شد صابر	چو روضہ منزل و آرامگاہ اہل بہشت
[illegible] وزیدہ لطف [illegible]	ز پرتو نور و تجلاست ظاہر و پنہاں
خوش آں کسی کہ چو مردان دیں ز ملک جہاں	ز پرتوش دل اہل نظارہ روشن شد
سفر کند سوی دار بقا بشوق جناں	چو دید از در و دیوار و بام نور افشاں

امیر و پیر میاں صاحبِ کرم خصلت

عدو شکار و نظر کردۂ شہِ مرداں

چو سرفراز شدہ از عطای مصطفوی

نمود روضہ ز تعمیر روضہ رضواں

چہ روضہ منزل و آرامگاہِ اہلِ بہشت

کہ پر ز نور و تجلاست ظاہر و پنہاں

ز پرتوش دلِ اہلِ نظارہ روشن شد

چو دید از در و دیوار و بام نور افشاں

بشد تمام ز تعمیر روضۂ اقدس

ز کار داریِ باقر محبِّ خاص شہاں

بناز مصرعِ تاریخ تازہ شد صابر

ہوا ز خلد و زیدہ بطرف مرقد آں

ز سال فوت چو تاریخ خواستم دل گفت

حبیب و نور محمد ولیِ خلد مکاں

۱ ۱ ۵ ۶ ۴

(ج) ۱۱۷۳ھ میں والیِ سندھ میاں غلام شاہ نے سیوہن شریف میں حضرت مخدوم عثمان عرف قلندر شہباز کی درگاہ کے احاطے کا شاہی دروازہ تعمیر کروایا اور میر محمود صابر نے مندرجہ ذیل قطعۂ تاریخ منظوم کیا، جو بیرونِ دروازہ دہلیز کے ساتھ ساتھ کتبہ کی صورت میں موجود ہے ؎

چہ خوش جناب مبارک کہ نور حقانی

ز روضہ است عیاں ظاہری و پنہانی

قلندر و سخی و کام بخش اہلِ یقیں

ولی و سید عثمان پیر نورانی

بخاص و عام کہ مشہور لعل شہباز است
بپادشاہ گدا باز داد سلطانی
باین جناب ہر آن کس ارادتی دارد
بکام می رسد از دولت فراوانی
غلام شاہ میاں صاحب سعادتمند
نشان حضرت عباس کان احسانی
سخی و غازی و فیاض معدن الطاف
چو سرفراز شد از لطف وجود ربانی
زخاص نیت خود کرد تازہ خوش تعمیر
کہ فرش صحن و در روضہ شد گلستانی
قبول حضرت مخدوم شد نشانی کہ
ز رحمت نبوی و علیؔ و عمرانی
ہر آنکہ دید و بیند زشوق نور ظہور
شود دو چشم و دلش روشن و درخشانی
ہزار یک صد ہفتاد و سہ ز ہجری بود
ز کارداری باقر نشان شد ارزانی
قبولیت کہ ز تعمیر جستم از ہاتف
ندا بگوش من آمد ز لطف سبحانی
زین مصرع تاریخ خوش بگو صابر
"قبول باد نشان در جناب شاہانی"

۱ ۱ ۵ ۷ ۳